WWW.HUDATAHA.COM

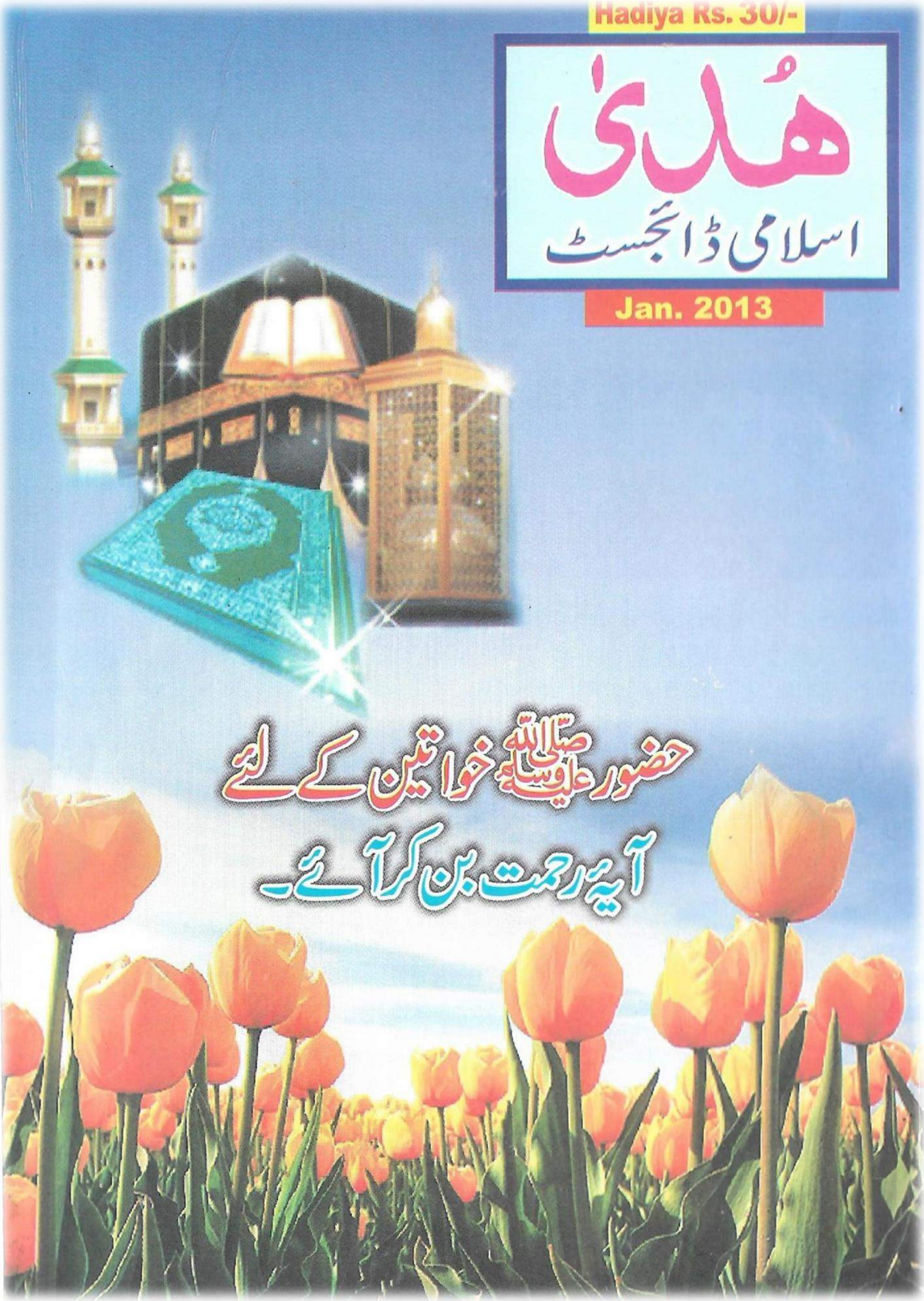

ھدیٰ اسلامی ڈائجسٹ کے

عظیم اولیاء اللہ

نمبرز

بغداد سے لے کر ہندوستان کے گوشہ گوشہ تک

اردو کی تاریخ میں اپنی مثال آپ

پہلا حصہ ہدیہ تیس روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
دوسرا حصہ ہدیہ تیس روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
تیسرا حصہ ہدیہ تیس روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
چوتھا حصہ ہدیہ چالیس روپے (اسٹاک میں موجود نہیں)
پانچواں حصہ ہدیہ ساٹھ روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
چھٹا حصہ ہدیہ پچاس روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
ساتواں حصہ ہدیہ پچاس روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
آٹھواں حصہ ہدیہ پچاس روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
نواں حصہ ہدیہ ساٹھ روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
دسواں حصہ ہدیہ ساٹھ روپے (اسٹاک میں موجود نہیں)
گیارہواں حصہ ہدیہ ساٹھ روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
بارہواں حصہ ہدیہ ساٹھ روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
تیرہواں حصہ ہدیہ ساٹھ روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
چودھواں حصہ ہدیہ ساٹھ روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
پندرھواں حصہ ہدیہ پچھتر روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
سولہواں حصہ ہدیہ سو روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)

نوٹ: مکمل سیٹ یعنی سولہ حصوں کا ہدیہ -/875 روپے محصول ڈاک علاوہ
مکمل سیٹ کا بذریعہ رجسٹری ڈاک خرچ -/370 روپے ہے۔

صدیقی طباعت گھر:

J-16، گراؤنڈ فلور، ابوالفضل انکلیو، پارٹ۔4، جامعہ نگر، اوکھلا، نئی دہلی۔ 110025

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بانی

حضرت مولانا عبدالوحید صدیقیؒ

ھُدیٰ

اسلامی ڈائجسٹ

مسلسل اشاعت کے
۴۵ ویں سال کا
آٹھواں شمارہ

مدیر اعلیٰ:
احمد مصطفیٰ صدیقی
راہی

نمبر مدیر اعلیٰ: 9811619669

فون دفتر: 011-29948432
E-mail: hudadigest@rediff.com
www.hudaislamidigest.com

خط وکتابت کا پتہ:
ناظم ہدیٰ
J-16، گراؤنڈ فلور،
ابوالفضل انکلیو،
پارٹ۔ 4، جامعہ نگر،
اوکھلا، نئی دہلی۔ 110025

ھدایت:
ترسیل زر کے
وقت جملہ بینک
ڈرافٹ
"ہدیٰ میگزین"
کے نام سے
ہی قابل قبول
ہوں گے۔

J-16, Gr. Floor, Abul Fazl Enclave, Part-4, Jamia Nagar, Okhla, N. Delhi-25

انوار

ہُدیٰ

اپنی باتیں..........احمد مصطفےٰ صدیقی راہی.....۴
درسِ قرآن..........احمد مصطفےٰ صدیقی راہی.....۶
ارشاداتِ رسولؐ..........احمد مصطفےٰ صدیقی راہی.....۸
ارشادِ ربانی..........احمد مصطفےٰ صدیقی راہی.....۹
نورالٰہی..........احمد مصطفےٰ صدیقی راہی.....۱۱
نورنبوت..........احمد مصطفےٰ صدیقی راہی.....۱۲
قارئین ہدیٰ..........احمد مصطفےٰ صدیقی راہی.....۱۵

اس ماہ کے خصوصی عنوانات

اللہ تعالیٰ کی یاد..........(مرسلہ: محمد بلال).....۱۹
انسان کا قرآنی تصور..........(تحریر: ڈاکٹر اشفاق احمد ورک).....۲۱
خلفاء راشدین کا نظام سلطنت..........(مرتبہ: محمد یونس).....۲۷
مشعل راہ..........(تحریر: سعدیہ بلال).....۳۱
سید سلیمان ندویؒ کی ایک شاہکار تقریر.....۳۵
قرآن مجید خود اپنے آئینے میں..........(تحریر: مختار).....۴۱
درسگاہِ نبوت کے عظیم طلباء کرام..........(تحریر: محمد بن محمود)..۵۱
اسلام میں الکحل اور خنزیر کی ممانعت.....۷۹
لبرل اسلام اور اسلام..........(تحریر: صلاح الدین چغتائی).....۷۹
پیدائشی یا نسلی مسلمان؟..........(تحریر: رحمان عزیز)..۸۵
عبرت آموز واقعات.....۹۱

گوشۂ خواتین

عورت کے حقوق..........(تحریر: بیگم قدوائی)..۹۷
بے احتیاطی نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے..........(ادارہ).....۱۰۱
خواتین کی چند عادتیں.....۱۰۵
خواتین ہدیٰ کا دسترخوان..........(فرحت صدیقی).....۱۰۷

ممبر آف آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹر کانفرنس

ترتیب و تدوین
احمد مصطفےٰ صدیقی راہی
موبائل: 9811619669

معاون اعزازی
محمد نظر عالم قاسمی

کمپوزنگ:
شاہکار آرٹس

پرنٹر، پبلشر اور مدیر احمد مصطفےٰ صدیقی راہی نے ایرانین آرٹ پرنٹرس، 1534ء قاسم جان اسٹریٹ، دہلی-۶ سے چھپوا کر دفتر ہدیٰ اسلامی ڈائجسٹ، 16-ل، گراؤنڈ فلور، ابوالفضل انکلیو، پارٹ-۲، جامعہ نگر، اوکھلا، دہلی-۲۵ سے شائع کیا

تاریخ اشاعت:
3 دسمبر 2012ء

ھدیٰ

جنوری 2013ء

صفر المظفر ۔ ربیع الاول ۔ ۱۴۳۴ھ

جلد ۴۵..........شمارہ ۵۳۶

اس شمارے کا ہدیہ تیس روپے

مستقل عنوانات

زیارت النبی ﷺ بعد از وصال النبی ﷺ........(مرتبہ احمد مصطفیٰ صدیقی راہی) !!!

قوم یہود اور ہم قرآن کی روشنی میں ۔ تحریر مفکر اسلام مولانا عبدالکریم پاریکھ ۔ ترمیم و اضافہ احمد مصطفیٰ صدیقی راہی..۱۹

طب نبوی ﷺ..........(ادارہ).....۱۲۳

قاہرہ کا قہر..........(معظم جاوید).....۱۲۹

حل المشکلات..........(ادارہ).....۱۳۹

قارئین ہدیٰ کے مراسلات..........قارئین ہدیٰ.....۱۴۷

اخبار ملت..........(ادارہ).....۱۵۵

منظومات

حمد ربّ ذوالجلال..........نادر اَسلوبی...۱۳

نعت رسول مقبولؐ..........پیر نصیر الدین گولڑوی...۱۴

حسینؓ کی وحدانیت..........نظمی صدیقی...۱۸

گلدستۂ ثناء..........شہباز صدیقی امروہوی...۵۰

برائے زائرین حرمین شریفین..........نظیر کنول شادانی دیپال پوری...۸۴

کچھ ایسی .... دیوانگی ہو..........ایم اے کاوش...۸۳

تجلی حرم..........خواجہ محی الدین ظفر...۹۲

نئی تہذیب کے پرستاروں سے..........ظہیر نیاز بیگی...۱۰۴

مقام ترتیب..........اختر کاظمی...۱۱۷

ارمغان حضور رسالت مآب میں..........ضیاء ہانی...۱۲۳

پڑھئے نماز..........اختر کاظمی...۱۳۹

سالانہ ہدیہ چھ سو بیس روپے ہے جس میں رجسٹری ڈاک خرچ کے دو سو روپے اور سال میں کم سے کم دو یا تین نمبر بھی شامل ہیں، ہر شمارہ رجسٹری ڈاک سے بھیجا جاتا ہے۔

سادہ ڈاک سے صرف -/450 روپے

لائف ممبر شپ:

ہندوستان میں -/10000 روپے

ہندوستان سے باہر سالانہ ہدیہ

ایسے حضرات جو ہندوستان سے باہر ممالک میں سالانہ خریدار یا لائف ممبر بننا چاہتے ہیں وہ اپنے مطلوبہ مقام کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز یا سمندری جہاز جس طرح چاہیں بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں۔

ہدیٰ میں شائع ہونے والے ہر مضمون کی نقل یا ترجمہ کے لئے ناشر ہدیٰ کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ ہدیٰ اسلامی ڈائجسٹ میں قرآن کریم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اس لئے ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا ہدیٰ کے شماروں اور صفحات کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

اپنی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ ’’دنیا بھر میں آباد مسلمان خواہ وہ اسلامی ممالک میں بستے ہوں یا آبادی کے لحاظ سے کسی مسلم اکثریتی ملک میں رہتے ہوں آج شدید اضطراب، خوف اور بے یقینی میں مبتلا ہیں۔

اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق کسی ایک بے قصور انسان کا قتل تمام انسانوں کے قتل کے مترادف ہے۔ اگرچہ اپنے دفاع کے لئے اسلام نے دین کے دشمنوں سے جنگ کی اجازت دی ہے لیکن دنیا کے مذاہب میں یہ اعلیٰ وصف صرف اسلام کا امتیاز ہے کہ اس نے مسلمانوں کو جنگ کے دوران بھی زیادتی سے باز رہنے اور نرمی اور صلہ رحمی کا حکم دیا ہے۔ دشمن عورتوں، بچوں، بوڑھوں کو نقصان پہنچانے، اس قوم کی کھیتیاں اُجاڑنے اور شہروں کو تباہ و برباد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ جنگی قیدیوں کے ساتھ بہتر سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔‘‘

ترجمہ: ’’اور تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔ مگر زیادتی نہ کرو اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔‘‘ (سورۃ البقرہ)

قارئین! یہ تمام باتیں محض تلقین و نصیحت کی حیثیت نہیں رکھتیں بلکہ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کفار کی پے در پے جارحیت سے دفاع کرتے ہوئے فتح پانے کے بعد، دور خلافت راشدہ میں اور اس کے بعد اسلامی احکامات پر عمل پیرا مسلمان حکمرانوں کے ادوار میں جب بھی حالتِ جنگ کا سامنا ہوا ان تعلیمات پر سختی سے عمل ہوتا رہا۔ البتہ غیر مسلم اقوام نے جو وحی کی تعلیمات سے محروم یا دور تھیں مخالف قوم کے ساتھ انسانیت کو شرما دینے والے مظالم کے پہاڑ توڑنے کو اپنا حق اور افتخار سمجھا۔

کئی یورپی اقوام اور ایشیا میں منگول و تاتاری درندگی، سفاکی، وحشت و بربریت کی انتہائی شرمناک تاریخ رکھتے ہیں۔ گزشتہ دو سو سالوں میں مغرب میں جمہوری نظام کی بالا دستی، انسانی حقوق کے احترام ’’معنی خیز نعروں‘‘ کے باوجود یورپ میں آج بھی اس سفاکی کے مظاہر دیکھے جاسکتے ہیں۔

باتیں

شدید مظالم، بے قصور مردوں، عورتوں، بچوں کا اجتماعی قتل عام، مسلمان عورتوں کی عصمت کی پامالی، املاک کی بربادی اور ان کی آئندہ نسلوں کا مستقبل تاریک کر دینے کے اقدامات اس کی واضح مثالیں ہیں۔

دنیا کی تاریخ اُٹھا کر دیکھیں تو نظر آئے گا کہ مختلف وقتوں میں مختلف اقوام دوسری قوموں کے ہاتھوں ظلم و استبداد کا نشانہ بنیں، اہلِ کتاب اقوام میں سے نہ یہودی ظلم سے محفوظ رہے نہ عیسائی نہ مسلمان۔ جہاں تک مظلوم ہونے کا تعلق ہے تو مختلف اوقات میں یہ تینوں اقوام ظلم کے آہنی شکنجہ میں کسی جاتی رہیں۔

قارئین! ہمارے بڑے بڑے مسائل میں یہ مسئلہ بھی شامل ہے کہ ہمارے رہنما خود کو فہم و دانش کا سمندر اور عقل کل سمجھتے رہے ہیں جبکہ عوام سمجھتے رہے کہ رہنما اپنے ہموطنوں کے حالات و مسائل جانتے ہی نہیں۔ خود بہت سے رہنماؤں نے بھی عوام سے دور دور رہنے کو فنِ رہنمائی کا ضروری تقاضہ اور اپنی شان سمجھا۔

اس سوچ نے رہنماؤں اور عوام کے درمیان دوریاں اور بدگمانیاں پیدا کیں، ٹھوس اعتماد کے بجائے شکوک وشبہات نے جنم لیا۔ اس صورتحال نے نفسا نفسی اور انفرادی سوچ کو فروغ دیا۔ اب ذاتی وانفرادی مفادات کے حصول کے لئے ذہانت کا استعمال بڑھ گیا ہے۔

انسانی ذہن کی ایک خاص صفت یہ ہے کہ ذہانت جس طرح زیادہ استعمال ہوتی ہے اس میں مہارت و پختگی حاصل ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر تعمیری کاموں میں ذہانت استعمال کی جائے تو نتیجہ میں ذہن میں مثبت خیالات اور آئیڈیاز زیادہ آتے ہیں۔ تخریبی کاموں میں ذہانت استعمال کی جائے تو ذہن شیطانی خیالات کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔

ہمارے ساتھ معاملہ یہ ہوا کہ ہم نے اپنے ذاتی مفادات کو زیادہ سامنے رکھا۔ اجتماعی مفادات کے حصول پر کم توجہ اور کم وسائل صرف کئے۔ نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ ذاتی معاملات میں ہم خوب کامیاب ہیں۔ اجتماعی معاملات میں ہم اکثر اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر پاتے۔ خدا ہمیں نیک توفیقات سے نوازے۔ آمین!

طالب دعا: احمد مصطفیٰ صدیقی راہی

۲۳ رنومبر ۲۰۱۲ بمطابق ۸ رمحرم الحرام ۱۴۳۴ھ

(بروز جمعۃ المبارک)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درس

''سورۃ الغاشیہ'' ایک تا ۲۶

پچھلے ماہ ''سورۃ الاعلیٰ'' ختم ہوگئی تھی۔اب ''سورۃ الغاشیہ'' شروع ہوتی ہے۔ ''سورۃ الغاشیہ'' مکے میں اُتری،اس میں ۲۶ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔
اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا تم کو ہر چیز کو ڈھانپ لینے والی (قیامت) کا حال معلوم ہے؟ (۱) کتنوں کے منہ اس دن ذلیل و خوار ہوں گے (۲) جیسے بڑی محنت کئے ہوئے اور تھکے ہوئے (۳) یہ دوزخی ہوں گے جو جہنم واصل کئے جائیں گے (۴) گرم کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پینے کو ملے گا (۵) کانٹوں والے درختوں کے سوا اور کچھ کھانے کو نہیں ملے گا (۶) اس کے کھانے سے نہ تو گوشت بدن پر چڑھے گا نہ بھوک جائے گی (۷) اس کے برخلاف اس دن کتنے منہ تر و تازہ ہوں گے (۸) اپنی نیک کمائی کی وجہ سے راضی خوشی (۹) اونچے درجے کے باغوں میں براجمان (۱۰) اس میں کسی قسم کی بک بک جھک جھک نہ ہوگی (۱۱) اس میں چشمے جاری ہوں گے (۱۲) بلند پایہ تخت بچھے ہوں گے (۱۳) سامنے آبخورے چنے ہوں گے (۱۴) غالیچے برابر سے بچھے ہوں گے (۱۵) مخملی نہالچے بغیر سلوٹوں کے (۱۶) انسان ذرا اونٹ کی طرف دیکھے کہ ہم نے اپنی قدرت سے اس کو کیسا بنایا ہے (۱۷) آسمان پر نظر ڈالے کہ کتنا بلند کیا ہے (۱۸) پہاڑوں پر نگاہ کرے کہ اس کو کس طرح زمین میں گاڑ دیا ہے (۱۹) اور زمین کی طرف خیال کرے کہ اس کو کیسا صاف بچھایا ہے (۲۰) تو اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! تم یاددہانی کرو تمہارا کام یاددہانی کرنا ہے (۲۱) تم ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو (۲۲) جو کوئی اس قرآن سے منہ موڑے گا اور منکر ہوگا (۲۳) تو اللہ ان کو معمولی عذاب نہیں بلکہ بڑا عذاب دے گا (۲۴) ان کا ہماری طرف لوٹ کر آنا ضروری ہے (۲۵) پھر ان کے اعمال کا حساب لینا ہمارے لئے لازمی ہے (۲۶)

یہاں ''سورۃ الغاشیہ'' ختم ہوئی، اب ''سورۃ الفجر'' شروع ہوتی ہے۔ ''سورۃ الفجر'' مکے میں اُتری،اس میں ۳۰ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔
اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
فجر کے وقت کی قسم (۱) اور دس راتوں کی قسم (۲) جفت اور طاق کی قسم (جن کا جوڑا ہے اور جن کا جوڑا نہیں ہے ان کی

نحمدهٗ و نصلی علیٰ رسوله الکریم

قرآن

''سورۃ الفجر'' ایک تا ۳۰

قسم)(۳) اور رات کی قسم جب وہ تمام ہونے لگے (پچھلے پہر کی قسم)(۴) بے شک اس میں اہلِ عقل کے لئے کافی قسم ہے (۵) اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! تم کو معلوم ارم کی اولادِ قوم عاد کے ساتھ تمہارے پروردگار نے کیا سلوک کیا؟(۶) جو بڑے قد آور اور ستونوں والی عمارت والے تھے(۷) کسی شہر میں ان کے مانند کوئی نہیں ہوا(۸) نیز ثمود کی قوم کے ساتھ بھی جس نے پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر اس کی وادی میں عمارتیں بنائی تھیں(۹) اور فرعون کے ساتھ بھی جس کے خیمہ اور خرگاہ وغیرہ کی میخیں سونے کی ہوتی تھیں(۱۰) جس نے اللہ کی زمین میں بڑی سرکشی کا مظاہرہ کیا تھا(۱۱) اور اس میں بہت فساد پھیلا رکھا تھا(۱۲) کہ تمہارے پروردگار نے ان پر اپنے عذاب کا کوڑا پھٹکار دیا(۱۳) اور تمہارا پروردگار تو ان کے سزا دینے کا منتظر ہے(۱۴) آدمی کا تو یہ حال ہے کہ جب اس کا پروردگار اس کے آزمانے کے لئے کچھ نعمتیں دیتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے میری بڑی عزت کی(۱۵) اور جب اس کے برخلاف امتحان کے لئے اس کے رزق کی بہتات میں کچھ کمی کر دیتا ہے تو پھر یہ کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے میری توہین کی (۱۶) حالانکہ وہ خود یتیم جیسے حق داروں کی عزت نہیں کرتا (۱۷) اور نہ محتاجوں کو خود کھلاتا ہے اور نہ کبھی دوسرے کو رغبت دلاتا ہے کہ وہ کھانا دے (۱۸) اور اس کا اپنا یہ حال ہوتا ہے کہ مُردوں کا چھوڑا ہوا مال سمیٹ سمیٹ کر کھا جاتا ہے(۱۹) اور مال کی محبت میں بہت سخت ہوتا ہے(۲۰) سو خبردار! جب زمین کا کرہ توڑ پھوڑ ڈالا جائے (۲۱) اور تمہارا پروردگار صف بصف فرشتوں کے جھرمٹ میں جلوہ افروز ہو(۲۲) اور نافرمانوں کے لئے دوزخ ظاہر کر دی جائے، تو آدمی چیتے گا، مگر اس وقت کا چیتنا کس کام کا(۲۳) اس وقت کہے گا اے کاش میں اپنے آنے سے پہلے اپنے لئے کچھ کر لئے ہوتا!(۲۴) مگر ہوگا یہ کہ ان کو ایسا عذاب کیا جائے گا کہ ایسا عذاب آج تک کسی کو نہیں کیا گیا ہوگا(۲۵) اور ایسا جکڑا جائے گا کہ ایسا کسی کو نہیں جکڑا گیا ہوگا(۲۶) نفسِ مطمئنہ والوں سے کہا جائے گا کہ اے اطمینان پائی ہوئی جان!(۲۷) اپنے پروردگار کی طرف آجا تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی(۲۸) ہمارے بندوں کی جماعت میں شامل ہو جا!(۲۹) اور ہماری جنت میں داخل ہو جا!(۳۰) یہاں ''سورۃ الفجر'' ختم ہوتی ہے، اگلے ماہ ''سورۃ البلد'' شروع ہوگی۔ انشاء اللہ۔ ☆☆☆

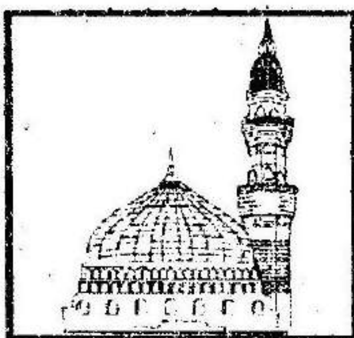

ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

☆ سب سے محبوب عمل وہ ہے جو ہمیشہ بلا ناغہ کیا جائے گو تھوڑا ہی کیا جائے۔

(عن ابن مسعودؓ، صحیحین)

☆ جسے جس کے ساتھ محبت ہے۔ قیامت کے دن وہ اسی کے ساتھ ہوگا۔

(عن ابن مسعودؓ، بخاری)

☆ خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والا وہ شخص ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دیتا ہے جن سے خدا نے منع کیا ہے۔ (عن ابن عمرؓ، بخاری)

☆ اگر کسی مسلمان نے درخت لگایا جس کا پھل کسی انسان یا جانور نے کھایا تو لگانے والے کے لئے یہ صدقہ ہوگا۔ (عن انسؓ، بخاری)

☆ جس شخص کو خدا نے وسعت دی اور اس نے عیال پر تنگی کی تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(عن جبیر بن مطعمؓ، مسند دیلمی)

☆ ایک دینار تو نے خدا کی راہ میں دیا۔ ایک دینار کسی غلام کے آزاد کرنے میں صرف کیا اور ایک دینار کسی مسکین کو صدقہ دیا اور ایک دینار تو نے اپنے خاندان پر صرف کیا۔ ان میں سب سے زیادہ موجب اجر و ثواب وہی دینار ہے جو تو نے اپنے خاندان پر صرف کیا ہے۔

(عن ثوبانؓ، مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

☆ ہر شخص کے لئے اپنی معیشت کی اصلاح کرنا ایک دانشمندانہ کام ہے۔ جن امور سے تمہاری اصلاح ہوتی ہے ان کی جستجو کرنا حب دنیا نہیں ہے۔

(عن ابی الدرداء، بیہقی، کامل ابن عدی)

☆ بدترین وہ شخص ہے جو دو منہ رکھتا ہے۔ ایک منہ سے ایک کے پاس جاتا ہے۔ دوسرے منہ سے دوسرے کے پاس جاتا ہے۔ (عن ابی ہریرہؓ، صحیحین)

☆ چغل خور جو ادھر ادھر کی لگاتا ہے جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (عن حذیفہؓ، صحیحین)

☆ جو گناہ سب سے زیادہ انسان کو جہنم کا مستحق بناتے ہیں وہ زبان اور شرمگاہ کے گناہ ہیں۔

(عن انسؓ، صحیحین)

☆ جو شخص بلا ضرورت لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ گویا انگارے کھاتا ہے۔

(عن ابی عمرؓ، طبرانی)

☆ ریشمی کپڑے پہننے والا قیامت میں ذلیل و خوار ہوگا۔

(عن ابی ہریرہؓ، طبرانی)

☆ لوگوں کی عام گزرگاہ پر جو شخص گندگی ڈالے وہ ملعون ہے اس پر خدا، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

(عن ابو ہریرہؓ، مسند بیہقی) ❄♦❄

ارشاداتِ ربانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ کا وعدہ

''تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے، ان سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کی حکومت عطا کر دے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حکومت عطا کی تھی اور ان کے دین کو، جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے، مستحکم و پائیدار کر دے گا اور خوف کے بعد ان کو ضرور امن بخشے گا بشرطیکہ وہ میری عبادت کرتے رہیں اور میرے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں اور اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری کی روش اختیار کریں تو ایسے لوگ ہی بدکردار اور فاسق و فاجر ہیں۔'' (سورۃ النور: 55)

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت

''اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرمان پر چلتے رہو تاکہ تم پر مہربانی اور رحمت کی جائے۔'' (سورۃ النور: 56)

تین اوقات میں اجازت

''اے اہلِ ایمان، تمہارے غلام، لونڈیاں اور نابالغ بچے، تین اوقات میں تم سے اجازت لے کر تمہارے پاس آیا کریں۔ ایک تو نماز فجر سے پہلے اور دوسرے گرمیوں کی دوپہر میں جب تم اپنے کپڑے اتار دیتے ہو اور تیسرے عشاء کی نماز کے بعد کہ یہ تین اوقات تمہارے پردے اور آرام کے ہیں۔ (دوسرے اوقات میں) ان کے آگے پیچھے نہ تم پر کچھ گناہ ہے اور نہ ان پر کہ (کام کاج کے لئے) ایک دوسرے کے پاس آتے رہتے ہو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی علم رکھنے والا اور بڑا ہی حکمت والا ہے۔'' (سورۃ النور: 58)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے بلاوا

''مومنو! رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بلانے کو ایسا خیال نہ کرنا جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے خوب واقف ہے، جو تم سے آنکھ بچا کر چل دیتے ہیں..... تو جو لوگ ان کے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) حکم کی مخالفت کرتے

ہیں، ان کو ڈرنا چاہئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان پر کوئی آفت آ جائے یا تکلیف دینے والا کوئی عذاب نازل ہو جائے۔" (سورۃ النور:63)

شہر مکہ کے مالک کی عبادت

"کہہ دیجئے کہ مجھ کو تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر مکہ کے مالک کی عبادت کروں جس نے اس کو محترم اور مقام ادب و تعظیم بنایا ہے اور سب چیز اسی کی ہے اور مجھے یہ بھی حکم ہوا ہے کہ میں اسی کا فرمانبردار رہوں اور یہ بھی کہ قرآن حکیم کی تلاوت کیا کروں تو جو شخص راہ راست اختیار کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے اختیار کرتا ہے اور جو راہ راست سے بھٹک جاتا ہے تو اسے کہہ دیجئے کہ میں تو صرف نصیحت کرنے والا اور جہنم کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔" (سورۃ النحل:92,91)

ایمان لانے کے بعد

"کیا لوگ یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ صرف یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے، چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی۔ اور جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں ہم نے ان کو بھی آزمایا تھا (اور ان کو بھی آزمائیں گے) سو اللہ ان کو ضرور معلوم کرے گا جو اپنے ایمان میں سچے ہیں اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں۔"

(سورۃ العنکبوت:2) ❄♦❄

ہمدردان ملت، معاونین و محسنین سے

ضروری التماس

قرآن وحدیث اور توحید و ہدایت کی روشنی پھیلانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیے۔ آج کے ماحول اور معاشرہ کو اسلامی تعلیمات سے سنوارنا وقت کا سب سے بڑا مشترکہ ملی فریضہ ہے!

تعلیمات اسلامی کے روشن سفیر "ہدیٰ" کو

گھر گھر متعارف کرا کر اور سالانہ یا لائف ممبر بنا کر اس صدقۂ جاریہ میں آپ بھی حصہ دار بنئے!

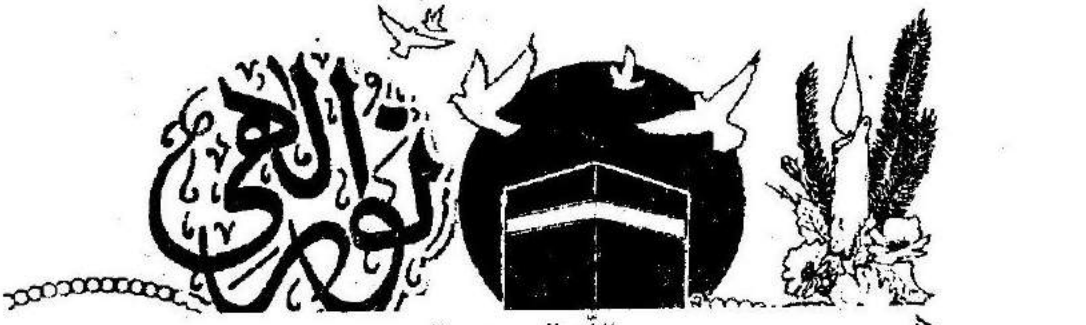

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ارشاد خداوندی ہے: ترجمہ: ''آپ کہہ دیجئے اے اللہ، اے تمام جہاں کے مالک! تو جسے چاہے عزت دے اور تو جسے چاہے بادشاہی دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔''(سورۃ آل عمران۔26)

اللہ پاک نے انسان کے متوازن زندگی گزارنے کے دو اصول متعین کیے ہیں جن اصولوں سے انسان کی زندگی فلاح اور خیر کا باعث بنتی ہے۔ پہلا اصول اللہ کے حقوق اور دوسرا اصول بندوں کے حقوق ہیں۔ بندے کے اوپر اللہ کا حق یہ ہے کہ بندے کو اللہ کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل ہو، اس کا دل اللہ کی محبت سے سرشار ہو، اس کے اندر عبادت کا ذوق اور اللہ کے عرفان کا تجسس کروٹیں لیتا ہو، بندے کا اللہ کے ساتھ تعلق اس طرح استوار ہو جائے کہ بندگی کا ذوق اس کی رگ رگ میں رچ بس جائے۔ یہ بات بھی حقوق اللہ میں شامل ہے کہ بندہ اس بات سے باخبر ہو اور اس کا دل اس بات کی تصدیق کرے کہ میرا رب، مجھے بنانے والا، میرے لیے وسائل فراہم کرنے والا اللہ ہے اور میں نے اللہ سے اس بات کا عہد کیا ہے کہ میں زندگی، خواہ وہ کسی عالم میں ہو آپ کا بندہ، آپ کا محکوم ہو کر گزاروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

طالب دعا: احمد مصطفیٰ صدیقی راہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حدیث مبارکہ ہے:

''تمام مخلوق اللہ کی عیال ہے۔ خدا کے نزدیک محبوب وہ ہے جو عیالِ خدا کو نفع پہنچائے۔'' (طبرانی)

اللہ رب العزت سارے جہانوں کا پرورش کرنے والا، سب کی ضروریات کا کفیل اور سب کا نگہبان ہے۔ چنانچہ جب ہم انسانوں سے بھلائی سے پیش آتے ہیں، اُن کی مدد کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ ہم پر حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق پورا کرنا لازم ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی رشتہ داروں سے شروع ہوتی ہے جن میں والدین سب سے پہلے مستحق ہیں۔ ماں باپ کی خدمت اور ان کی اطاعت اولین فریضہ ہے، اہل وعیال کے لیے حلال رزق کا حصول اور بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت بھی حقوق العباد میں سے ہے۔ اس کے بعد رشتہ داروں اور پڑوسی کا نمبر آتا ہے۔ آخر میں تمام انسان حقوق العباد کے دائرۂ کار میں آتے ہیں۔

دین کا بنیادی جذبہ خیر خواہی ہے لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا، سلام میں پہل کرنا، کسی کی غیبت نہ کرنا اور نہ سننا، اللہ کی مخلوق سے حسنِ ظن رکھنا، بیمار کی مزاج پرسی کرنا، سڑک پر پڑے پتھر یا کانٹوں کو راہ سے ہٹا دینا یہ تمام کام حقوق العباد کے زمرے میں آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

طالب دعا: احمد مصطفیٰ صدیقی راہی

حمدِ ربِّ ذوالجلال

رہے گا اور رہا ہے حد کسی حد میں نہیں آیا
خدا ہے نام جس کا وہ کسی قد میں نہیں آیا

یہاں گمراہ کرتا ہے بشر کو تو لعین اکثر
مگر اُس کا کرم جس پر ہُوا زد میں نہیں آیا

خدا نے نور برسایا ہے آمد پر محمدؐ کی
کہوں کیسے مزہ تقریبِ آمد میں نہیں آیا

نبیؐ کو دیکھ کر رب پر یہاں ایمان لے آئے
عمل جو رب نے چاہا کیا وہ احمدؐ میں نہیں آیا

خطا کا میں بھی پُتلا ہوں مگر بندہ بھی ہوں رب کا
بفضلِ رب گُنہ میرا کسی مد میں نہیں آیا

کھلے گی آنکھ رب کے کس کرشمے سے تری آخر
کلامِ پاک کیا شکلِ محمدؐ میں نہیں آیا

بوقتِ ذکرِ رب، رب کا کرشمہ دیکھئے نادر
کبھی اک وسوسہ بھی دل کی سرحد میں نہیں آیا

(جل جلالہٗ)

نادر اُسلوبی

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

اب تنگیٔ داماں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ
ہیں آج وہ مائل بہ عطا اور بھی کچھ مانگ

ہر چند کہ آقا نے بھرا ہے تیرا کشکول
کم ظرف نہ بن ہاتھ بڑھا اور بھی کچھ مانگ

سلطان مدینہ کی زیارت کی دعا کر
جنت کی طلب چیز ہے کیا اور بھی کچھ مانگ

جن لوگوں کو شک ہے کہ کرم ان کا ہے محدود
ان لوگوں کی باتوں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ

سرکار کا در ہے در شاہاں تو نہیں ہے
جو مانگ لیا مانگ لیا اور بھی کچھ مانگ

اس در پر انجام ہوا حسن طلب کا
جھولی میری بھر بھر کے کہا اور بھی کچھ مانگ

پہنچا ہے جو اس در پہ تو رہ رہ کے نصیر آج
آواز پہ آواز لگا اور بھی کچھ مانگ

(صلی اللہ علیہ وسلم)

پیر نصیر الدین گولڑوی

قارئین ھُدیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قارئین کرام! آج جسدِ ملت میں فرقہ بندی کا زہر اس حد تک سرایت کر چکا ہے کہ نہ صرف اس کے خطرناک مضمرات کا کماحقہٗ احساس و ادراک ہر شخص کے لئے ضروری ہے بلکہ اس کے تدارک اور ازالے کے لئے مؤثر منصوبہ بندی بھی اشد ضروری ہے۔ ہمارے گرد و پیش تیزی سے جو حالات رونما ہو رہے ہیں ان کی نزاکت اور سنگینی اس امر کی متقاضی ہے کہ ہم نوشتۂ دیوار پڑھیں اور اپنے درمیان سے نفرت، بغض اور نفاق کا قلع قمع کر کے باہمی محبت، اخوت و یگانگت اور اتحاد بین المسلمین کو فروغ دینے کی ہر ممکن سعی کریں کہ اسی میں ہماری بقاء ہے۔ اللہ کی کتاب مضبوطی سے تھام لیں۔ ہر انسان اصلاح احوال کا آغاز خود اپنی ذات سے کرے۔ وہ جہاں کہیں بھی جس حیثیت سے ہے سب سے پہلے اپنی اخلاقی ذمہ داری نبھائے اور اسلامی معاشرے کو صحیح خطوط پر منظم کرنے کی ذمہ داری من حیث المجموع تمام اُمتِ مسلمہ پر ڈالی گئی ہے کیونکہ شجر اسلام کو زمانے کی بلاخیزیوں سے محفوظ کرنے کے لئے قرآن حکیم کی تعلیمات اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ہی مشعل راہ ہے۔ اس لئے فرقہ پرستی اور ملک کے طوفانوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے بھی جس ضابطۂ حیات کو اپنانے کی ضرورت ہے وہ قرآن و سنت کے تصورِ اجتماعیت پر مبنی ہونا چاہیے۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ "مسلمانوں کی باہمی محبت اور رحمت کی مثال ایسی ہے جیسے ایک ہی جسم ہو جس میں ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم بے خواب و بے آرام ہو جائے۔" دیکھا جائے تو یہی اجتماعی دور کا وہ لازوال رشتہ ہے جو ملتِ اسلامیہ کے افراد کی کثرت کو ایک وحدت میں بدل دیتا ہے۔

قرآنی اعلان اور تاریخی مشاہدے کی بات ہے کہ باہمی اختلاف ونزاع اور تفرقہ پروری کے نتیجے میں قوموں کا وقار مجروح ہوتا ہے اور دشمن کی نظر میں ان کی حیثیت بالکل گر جاتی ہے۔

قارئین کرام! خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی فرقے کے نام پر جنت کا پروانہ جاری نہیں کیا۔ نجات کی کسوٹی یہی نہیں کہ وہ کس فرقے سے ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ وہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے کتنا قریب ہے اور اپنے فکر وعمل سے دین اسلام کا کس قدر وفادار ہے۔

برادرانِ اسلام! آیئے کم از کم ایک عہد تو کر لیں کہ اختلافات کے ہزاروں دائرے ہو سکتے ہیں مگر ذاتِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم جو ہر ایک کی محسن ہے، اسے محل نزاع واختلاف بنانے سے گریز کریں۔ مسلمانوں کے مابین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، دین، قرآن اور کعبہ پر کوئی اختلاف گوارا نہیں کیا جانا چاہئے۔ فرقہ بندی کے خاتمے کے ممکنہ لائحۂ عمل میں پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے عقائد واعمال کے تمام پہلو مشترک ہیں۔ ان پر عمل کرتے ہوئے اپنی اعتقادی زندگی، عملی زندگی اور اخلاقی و روحانی زندگی کے اصلاح طلب پہلوؤں پر دعوت وتبلیغ کے موضوعات ترتیب دیں۔ حقیقی رواداری کا عملی مظاہرہ اور عدم اکراہ کے قرآنی فلسفہ پر عمل کریں کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ بے شک ہدایت گمراہی سے خوب واضح ہو چکی ہے، ہر شخص اپنے لئے زندگی کا راستہ اختیار کرنے میں آزاد ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اتحاد بین المسلمین کو فروغ دینے کی توفیق سے نوازے۔ (آمین)

طالب دعا:
احمد مصطفیٰ صدیقی راہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم

یا ودود یا حیُّ یا قیوم، ایاک نعبد و ایاک نستعین

درجنوں عظیم نمبروں کے بعد

ہر مشکل جملہ مہماتِ دینی و دنیوی، تونگری و عزت، روزگار اور کاروبار میں اضافہ کے لئے

اب

"کلمۂ طیّبہ نمبر"

کلمۂ طیبہ کی برکت

اور

حیرت انگیز فوائد

جس میں

☆ اللہ کا ذکر، ذکر کی قسمیں اور ذکر کے فائدے ☆ کلمۂ طیبہ کی برکت و عظمت، کلمہ کے معنی اور کلمہ کے فضائل ☆ لا الٰہ الا اللہ اور اعوذ پڑھنے کی برکت ☆ بزرگانِ دین اور پیرانِ پیر حضرت غوثِ پاک نور اللہ مرقدہٗ سے مصدقہ اسم اعظم ☆ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام اور اُن کے علیحدہ علیحدہ خواص ☆ رسول اللہ ﷺ کے ننانوے نام اور ان کے علیحدہ علیحدہ فوائد ☆ درود شریف کی فضیلت ☆ بیس سے زیادہ آیات قرآنی کے مجرب اوصاف ☆ اولیاء اللہ سے منقول روزانہ پڑھے جانے والے اوراد و وظائف۔

دیکھئے ھدیٰ کا اگلا شمارہ

حسینؓ پیکرِ انسانیت

اے کشتۂ تیغِ جفا
تو نے دیا درسِ وفا، درسِ بقا، درسِ فنا
انسان کو، آفاق کو
قرآن ہے کیا، اسلام کیا
اسلام کا پیغام کیا
علم و عمل، صدق و صفا، عفو و عطا، جہد و جلا
شکر و ثنا، صبر و رضا، جود و سخا، فقر و غنا
امن و اماں
انسانیت
نوکِ سناں پہ رکھ کے سر، لختِ جگر، نورِ نظر
تو نے یہ ثابت کر دیا
یہ زور و زر کچھ بھی نہیں
یہ کرّ و فر کچھ بھی نہیں
حق ہے کہ حق کے سامنے یا باطل کا شر کچھ بھی نہیں
وہ وقت کوئی وقت ہو
وہ دور کوئی دور ہو
انسانیت ہی اصل ہے
انسانیت ہی دین ہے، دنیا بھی ہے، عقبیٰ بھی ہے
اے مظہرِ انسانیت
اے پیکرِ انسانیت
اے نازشِ انسانیت
پائندہ تو، تابندہ تو، رہتے جہاں تک زندہ تو
تجھ کو سلام دوسرا
اے کشتۂ تیغِ جفا

نظمی صدیقی

اللہ تعالیٰ کی یاد

مرسلہ: محمد بلال

ویسے تو اللہ کے بہت سارے نام ہیں لیکن ان میں سے ایک نام (اللہ) ذاتی ہے اور باقی سب نام صفاتی ہیں، یہ ذاتی نام (اللہ) اس وقت بھی تھا جب کائنات میں کچھ نہ تھا اور یہ اس وقت بھی ہوگا جب کچھ بھی باقی نہ ہوگا۔ یہ نام کائنات کی روح و جان ہے، یہ دنیا اس وقت تک قائم رہے گی جب تک کسی ایک کی زبان پر بھی یہ مقدس و پاک نام جاری رہے گا۔ اور اگر کوئی ایک زبان بھی "اللہ اللہ" کہنے والی باقی نہ رہی تو دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا اور قیامت آ جائے گی۔ آسمان کو لپیٹ کر رکھ دیا جائے گا، دریاؤں اور سمندروں کا پانی خشک کر دیا جائے گا، سورج چاند اور ستاروں کو اندھیروں میں کر دیا جائے گا، پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر کے زمین کو بالکل برابر یعنی چٹیل میدان کر دیا جائے گا، پھولوں کا تبسم، عنادل (پرندوں) کا معصوم شور، حسین صبحوں کی انگڑائیاں، ٹھنڈی راتوں کا سکوت (خاموشی) اور زندگی کے حسین اور دل فریب نظارے سب کے سب موقوف کر دیئے جائیں گے۔

یہ نام ایسا ہے کہ جس کے ذکر سے زبان کو تازگی اور دلوں کو لذّت اور سکون ملتا ہے یہاں تک کہ پھولوں کی مسکراہٹ، چڑیوں کی چہچہاہٹ، پتوں کی سرسراہٹ، کرنوں کی جگمگاہٹ، دریاؤں کی موجیں اور سمندروں کی لہریں بھی اس کی یاد میں محو (ڈوبے ہوئے) ہیں اور اس کی اطاعت کے لیے ہر دم تیار ہیں۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے چار ہزار پیغمبروں کی صحبت اور خدمت میں رہ کر جو کچھ ان سے سنا اس کا خلاصہ آٹھ نصیحتیں ہیں اور ان آٹھ میں سے ایک "اللہ کو ہمیشہ یاد رکھنا" یعنی اللہ کی یاد اپنے دل میں زندہ رکھوں۔ اللہ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے اور اس کی معرفت سب سے بڑی نعمت ہے، ہم دنیا میں اللہ ہی کو یاد کرنے کے لیے آئے ہیں۔ جن حضرات کو اللہ کی یاد نصیب ہو جاتی ہے.... ان کا

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے فرمایا:

☆ انسانوں میں رذیل ترین وہ ہے جو کھانے پینے اور پہننے میں مشغول رہے۔

☆ جو سچائی جھوٹ کے مشابہ ہو اسے اختیار مت کرو۔

☆ نفس کو اپنے مرتبہ کے لئے خوار نہ کرو۔

عزت اور حشمت انصاف میں سمجھو۔

☆ اگر تم بزرگوں کا مرتبہ چاہتے ہو تو بادشاہوں کی اولاد سے دور رہو۔

☆ جب کوئی مومن بیمار ہو تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ یہ بیماری اس کے لئے رحمت ہے جو گناہوں سے اس کو پاک کرتی ہے۔

☆ درویش فاقے سے مر جاتے ہیں مگر لذت نفس کے لئے قرض نہیں لیتے۔

جس دل میں اللہ کا ذکر جاری رہتا ہے وہ دل زندہ ہے اور شیطانی خواہشات اس پر غلبہ نہیں پا سکتیں۔

زکوٰۃ (تین) قسموں کی ہے۔

(۱) شریعت کی (۲) طریقت کی اور (۳) حقیقت کی۔

☆ وہ شے بیچنے کی کوشش نہ کر جسے لوگ خریدنے کی خواہش نہ کریں۔

☆ اچھائی کرنے کے لئے ہمیشہ کسی بہانے کی تلاش میں رہو۔

☆ دوسروں سے اچھائی کرتے ہوئے سوچو کہ تم اپنی ذات سے اچھائی کر رہے ہو۔

☆ کسی سے اس طرح جھگڑا نہ کرو کہ مصالحت کی گنجائش ہی نہ رہے۔

یہ حال ہوتا ہے:

جگ میں آکر اِدھر اُدھر جب بھی دیکھا
تو ہی تو آیا نظر جدھر بھی دیکھا

یعنی جس چیز کو بھی دیکھا جس چیز پر نظر گئی بس تصور میں یہی آیا کہ اس کا تخلیق کرنے والا صرف اور صرف ایک اللہ ہے:

گلستان میں جا کر ہر اک گل کو دیکھا
جدھر بھی دیکھا اُدھر تو ہی تو ہے

ہر چیز یہی کہہ رہی ہے کہ "اللہ" موجود ہے، وہی خالق ہے، وہی مالک ہے، وہی رازق ہے۔ کائنات کا پتہ پتہ، ذرہ ذرہ اس بات کی گواہی دے رہا ہے۔ بہر حال "اللہ" کی یاد سب سے بڑا مقصود ہے، جب دل میں اللہ کی محبت بھر جائے تو پھر حضرت مجذوب رحمہ اللہ کا شعر یاد آتا ہے جس میں اللہ کی یاد اور اپنے دل کا حال بھی مذکور ہے۔

یاد میں تیرے سب کو بھلا دوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے
تجھ پر سب گھر بار لُٹا دوں خانۂ دل آباد رہے
سب خوشیوں کو آگ لگا دوں غم میں تیرے دل شاد رہے
اپنی نظر سے سب کو گرا دوں تجھ سے فقط فریاد رہے
اب تو ہے بس تا دمِ آخر ورد زبان پر اے میرے اللہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

(مجذوب رحمہ اللہ)

❄♦❄

انسان کا قرآنی تصور

تحریر: ڈاکٹر اشفاق احمد ورک

قرآنِ حکیم جہاں متنوع برکات کا سرچشمہ ہے، وہاں اس کی کثیر الجہتی کی بھی اپنی شان ہے۔ انھی میں ایک جہت قرآن کے تخلیقی حُسن اور ادبی اسلوب کی بھی ہے۔ اس کی ایک مثال سورۂ اخلاص ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے خود اپنا بھرپور اور جامع تعارف بیان فرما دیا ہے۔ اسی طرح حضرت انسان کا ایک بھرپور خاکہ بھی تین آیات میں بیان کر دیا ہے جس سے انسان کے ماضی، حال، مستقبل اور اس کے مزاج و ترجیحات کی ایک تصویر نظروں کے سامنے آجاتی ہے۔

☆ سب سے پہلے سورۂ تین کی آیت پہ نظر کریں، جس میں چار چیزوں کی قسم کھانے کے بعد ارشاد فرمایا گیا:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (التین ۹۵:۴) ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا۔

قرآنِ معظم میں قادرِ مطلق کا یہ خاص اسلوب ہے کہ جہاں لوگوں کی توجہ کسی خصوصی مسئلے یا نکتے کی طرف مبذول کروانا مقصود ہو، وہاں کسی چیز کی قسم کھا کے بات کی جاتی ہے۔ یہ ویسے بھی انسانی فطرت ہے کہ جب کوئی حلف یا قسم اُٹھا کے بات کرے، اس کا ذہن فوری متوجہ ہو جاتا ہے۔ یہاں تو بہ یک وقت چار چیزوں کی قسم کھا کے فرمایا جا رہا ہے کہ ہم نے اس انسان کو بہترین انداز میں تخلیق کیا ہے۔ یہ بات اس ہستی کی طرف سے کہی جا رہی ہے جس کے ایک کُن کہنے سے پوری کائنات وجود میں آجاتی ہے، جو اس دھرتی کے سینے پہ مہیب پہاڑوں اور لامحدود سمندروں کو جمانے اور پھر انھیں روئی کے گالوں کی طرح اڑانے اور پلک جھپکتے میں خشک کرنے کی قدرت رکھتی ہے۔

اب ذرا 'حسنِ تقویم' کے مفہوم کی جامعیت پر غور فرمائیے۔ آج تو کوئی عام سی کمپنی بھی اگر اپنی کسی معمولی سی پراڈکٹ کے بارے میں کوئی دعویٰ کرے تو وہ بالعموم سچ ثابت ہوتا

لازوال اور بیمثال تاریخی تحفہ

بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ نمبر

ہدیٰ کی اس عظیم پیش کش میں انبیاء علیہم السلام کی پاک سرزمین اور بابرکت عبادت گاہ، اسلام کے قبلۂ اول اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آغاز معراج کی مقدس جگہ گنبد صخریٰ اور مسجد اقصیٰ کے مکمل تاریخی اور تازہ ترین حالات

فاتح اعظم سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے بے مثال مجاہدانہ کارناموں کی لرزہ خیز اور حوصلہ انگیز داستان

نادر و نایاب ہفت رنگ تصاویر جو اس سے پہلے آپ کی نظروں سے نہ گزری ہوں گی۔ ناقابل فراموش واقعات اور ایمان افروز تاریخی مضامین سے آراستہ

باوجود بے شمار خصائص و فضائل کے

ہدیہ صرف سو=/100 روپے (محصول ڈاک علاوہ)

صدیقی طباعت گھر

J-16، گراؤنڈ فلور، ابوالفضل انکلیو، پارٹ-I، جامعہ نگر، اوکھلا، نئی دہلی-110025

ہے، جب کہ یہاں تو یہ دعویٰ کرنے والی ہستی خود ربِ کائنات کی ذات ہے اور جس پراڈکٹ کے بارے میں دعویٰ کیا جارہا ہے وہ حضرتِ انسان ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ اس دنیا کی بڑی سے بڑی فرم یا کمپنی اپنی کسی بہتر سے بہتر پراڈکیٹ کے بارے میں احسنِ تقویم جیسے دعوے کی متحمل نہیں ہوسکتی۔ ایسا بڑا بول صرف مالکِ اوّل و آخر ہی کو زیبا ہے۔

آیئے! ذرا اس مُشتِ خاک کو احسنِ تقویم کے چاک پہ چڑھا کر اشرف المخلوق بنا ڈالنے کی حقانیت پہ بھی ایک نظر ڈالتے ہیں۔ انسان کی عظمت کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوسکتا ہے کہ ربِ کائنات نے فرشتوں کو اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ زمین پہ اس کے لیے جمادات و نباتات و حیوانات کا پورا نظام ترتیب دیا۔ پانیوں اور ہواؤں کو اس کے تصرف میں دیا۔ بقول شاعرِ مشرق:

ہیں تیرے تصرف میں یہ بادل، یہ گھٹائیں
یہ گنبدِ افلاک، یہ خاموش فضائیں
یہ کوہ، یہ صحرا، یہ سمندر، یہ ہوائیں
تھیں پیشِ نظر کل تو فرشتوں کی ادائیں

آیئے! ذرا حضرتِ انسان کے ظاہری و باطنی کمالات پہ ایک نظر ڈالتے ہیں۔ قادرِ مطلق نے روئے زمین پر آج تک کروڑوں، اربوں، کھربوں انسان پیدا کیے ہیں۔ اس طرح کہ سب کے خون کا رنگ ایک ہے۔ سب کے پاس ایک جیسا جسمانی ڈھانچہ ہے۔ سب کو دو آنکھیں، دو کان، دو ہاتھ، دو ٹانگیں، ایک ناک، ایک سر اور منہ سے نوازا ہے لیکن صناعی کا معجزہ ملاحظہ ہو کہ ایک کی شکل دوسرے سے نہیں ملتی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جو جسمانی ساخت مقرر کر دی ہے، اس سے ہٹ کے کسی انسانی ڈھانچے کا بنانا تو بہت دور کی بات، کوئی اور ڈھانچہ ذہن میں آ ہی نہیں سکتا، یعنی انسان کے جو جو اعضا جسم کے جس جس حصے پر لگا دیئے گئے ہیں، ان میں کسی قسم کی تبدیلی احاطۂ خیال میں بھی نہیں آسکتی۔ یہ ہے تخلیق کا کمال۔ یہ ہے احسنِ تقویم!

یہ تو ہے انسان کی جسمانی ساخت کا معاملہ اور جہاں تک اس کی ذہنی استطاعت کا تعلق ہے وہ بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ اس نے اپنے اسی ذہن کو استعمال میں لاتے ہوئے کائنات کی تسخیر کا لامحدود سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ کہیں وہ دھرتی کا سینہ چیر کے معدنیات کے خزانوں کا وارث بن گیا، اور کہیں سمندر کی کوکھ سے اناج اُگانے کا رواج قائم کرنے میں کامران ٹھہرا۔ کہیں وہ پرندوں سے بہتر پرواز کرتا ہوا چاند اور مریخ میں سیندھ لگا آیا، اور کہیں اس نے کمپیوٹر، انٹرنیٹ، موبائل فون، فیکس اور برق رفتار طیاروں کے طلسم سے انسانی سوچ سے بھی وسیع دنیا کو ایک گاؤں کی طرح سکیڑ کر رکھ دیا۔ بقول اقبال:

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے، لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

وہ اپنی ایجادات کے زعم میں اتنا آگے نکل گیا کہ خالقِ کائنات سے یوں مکالمہ کرتا نظر آیا:

تو شب آفریدی چراغ آفریدم
سفال آفریدی ایاغ آفریدم
بیابان و کہسار و راغ آفریدی
خیابان و گلزار و باغ آفریدم

(آپ نے رات بنائی، میں نے چراغ بنایا۔ آپ نے مٹی پیدا کی، میں نے اس سے پیالہ بنالیا۔ آپ نے بیاباں، کوہسار اور وادیاں پیدا کیں، میں نے خیابان، گلزار اور باغ بنائے۔)

یہ انسانی ذہن ہی کا کمال ہے کہ ہر طرف نئی سے نئی ایجادات کا غلغلہ ہے اور اس کا ولولہ ہے کہ کسی طور ختم ہونے میں نہیں آرہا۔ کائنات ہے کہ اس کے لامختتم عزائم کے سامنے لرزہ براندام ہے۔ بھیدی بتاتے ہیں کہ ان ساری مارا ماریوں کے باوجود ابھی انسانی ذہن کا دسواں حصہ بھی استعمال نہیں ہوا۔ اسے کہتے ہیں خلقت کا حُسن ـــ اس کا نام ہے احسنِ تقویم!

☆اب ذرا حضرت انسان کے بارے میں سورۂ بنی اسرائیل کی یہ آیت ملاحظہ ہو:

وَكَانَ الْإِنسَانُ عَجُولًا (بنی اسرائیل ۱۷:۱۱) انسان بڑا ہی جلد باز واقع ہوا ہے۔

انسان بحیثیت مجموعی اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرنے میں سہل پسند واقع ہوا ہے۔ اپنے فرائض سے چشم پوشی اختیار کرتا ہے اور محنت سے جی چراتا ہے۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ نے انسان کی کامیابی کا نسخہ سیدھے سادے الفاظ میں یوں بیان کیا تھا:

فرشتوں سے بہتر ہے انسان ہونا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

حکیم الامت نے بھی حضرت انسان کی دائمی کامیابیوں کے لیے یہی نسخہ تجویز کیا تھا کہ:

سمجھے گا زمانہ تری آنکھوں کے اشارے
دیکھیں گے تجھے دور سے گردوں کے ستارے
ناپید ترے بحرِ تخیل کے کنارے
پہنچیں گے فلک تک تری آہوں کے شرارے
تعمیرِ خودی کر، اثرِ آہ رسا دیکھ
خورشید جہاں تاب کی ضَو تیرے شرر میں
آباد ہے اک تازہ جہاں تیرے ہنر میں
جچتے نہیں بخشے ہوئے فردوس نظر میں
جنت تری پنہاں ہے ترے خونِ جگر میں
اے پیکرِ گل کوششِ پیہم کی جزا دیکھ

یہ 'تعمیرِ خودی' اور 'کوشش پیہم' کیا ہے؟ یہ وہی ایجنڈہ ہے جو خالقِ کائنات نے انسان کی پیدائش کے ساتھ اسے تفویض کر رکھا ہے۔ دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ انسان ہر دور میں اس ایجنڈے کو فراموش کرتا رہا۔ خالقِ کائنات بار بار

اسے مختلف پیغمبروں اور آسمانی صحیفوں کے ذریعے یاد دلاتا رہا۔ ہر زمانے میں انسان کو شرک اور فرمودات ربانی کی خلاف ورزی سے منع کیا جاتا رہا اور محنت اور صبر کے میٹھے پھل کی ترغیب دی جاتی رہی لیکن یہ وقتی اور ظاہری مفادات کے حصول کے نشے میں ہمیشہ عجلت پسندی کا شکار نظر آیا۔ اس نے نفس اور شیطان کی پیروی میں ہمیشہ اپنے فرائض منصبی کو پسِ پشت ڈالے رکھا۔ اس نے اپنے لکھے رزق کا انتظار کرنے کے بجائے رشوت، ملاوٹ، لوٹ مار اور بے ایمانی کو ترجیح دی۔ اسے جہاں ذرا اختیار ملا، کچھ شوکت نصیب ہوئی، یہ خدا کا شکر بجالانے کے بجائے خود خدا بن بیٹھا۔ کہیں سے ذرا تکلیف پہنچی تو اسے اپنے کیے کا پھل یا خدا کی طرف سے آزمائش سمجھ کر برداشت کرنے کے بجائے خدا کا شاکی بن گیا۔

زبان سے ہمیشہ یہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پکارتا رہا، جب کہ عملاً درباروں، مزاروں اور دنیاداروں سے مدد طلب کرتا نظر آیا۔ خدا کے دیئے رزق، اولاد، عزت کو دوسروں سے منسوب کرتا دکھائی دیا۔ پیغمبروں کے اعمال اور قرآنی اقوال سے رہنمائی حاصل کرنے کے بجائے خود کو عقلِ کُل سمجھتا رہا۔ زندگی بھر آخرت کے بجائے طالبِ دنیا بنا رہا۔ کبھی دکھ اور تکلیف میں بھی خدا یاد نہیں آتا تھا۔ رفتہ رفتہ اس کے ازالے کے لیے بھی دنیاوی سہارے ڈھونڈ لیے۔ بقول اکبر الہٰ آبادی:

مصیبت میں بھی اب یادِ خدا آتی نہیں اُن کو
دعا منہ سے نہ نکلی پاکٹوں سے عرضیاں نکلیں

☆ حضرتِ انسان کی اسی جلد بازی، عجلت پسندی، محدود سوچ اور کمزور عقیدے ہی کے پیشِ نظر ارشاد فرمایا گیا:

وَالْعَصْرِ۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ۔ (العصر ۱۰۳:۱۔۲) زمانے کی قسم! انسان درحقیقت خسارے میں ہے۔

یہاں زمانے کی قسم کھا کے واضح کر دیا گیا کہ انسان اپنی اسی جلد بازی، ڈھٹائی، ہٹ دھرمی اور کمزوریِ ایمان کی بنا پر سراسر گھاٹے کی طرف جا رہا ہے۔ ساتھ ہی یہ وعید بھی سنا دی کہ اب بھی اگر اس کی بچت کی کوئی صورت ہے تو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرتِ کاملہ پر پختہ ایمان اور صبر و توکل ہی کی بنا پر ممکن ہے۔

آج اگر انسان کو دنیا میں خواری کا سامنا ہے تو انھی صفات سے محرومی کی بنا پر ہے۔ وہ ایک اللہ کو اپنا دستگیر، داتا اور مشکل کشا ماننے کے بجائے جگہ جگہ سر جھکاتا دکھائی دیتا ہے۔ علامہ اقبال نے اس پیچیدہ مرض کا بڑا شافی علاج بتایا تھا کہ:

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

وہ خدا جو فرماتا ہے کہ میں انسان کی شہ

فرقانِ عظیم

☆ یہ لوگ اللہ کے نام سے کڑی کڑی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ "اللہ کسی مرنے والے کو پھر سے زندہ کر کے نہ اٹھائے گا..." اٹھائے گا کیوں نہیں؟ یہ تو ایک وعدہ ہے جسے پورا کرنا اس نے اپنے اوپر واجب کر لیا ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ اور ایسا ہونا اس لیئے ضروری ہے کہ اللہ ان کے سامنے اس حقیقت کو کھول دے جس کے بارے میں یہ اختلاف کر رہے ہیں اور منکرین حق کو معلوم ہو جائے کہ وہ جھوٹے تھے (رہا اس کا امکان، تو) ہمیں کسی چیز کو وجود میں لانے کے لیے اس سے زیادہ کچھ کرنا نہیں ہوتا کہ اسے حکم دیں "ہو جا" اور بس وہ ہو جاتی ہے۔

جو لوگ ظلم سہنے کے بعد اللہ کی خاطر ہجرت کر گئے ہیں ان کو ہم دنیا ہی میں اچھا ٹھکانہ دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے۔ کاش! جان لیں وہ مظلوم جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب کے بھروسے پر کام کر رہے ہیں (کہ کیسا اچھا انجام ان کا منتظر ہے۔)

(سورۃ النحل، آیات ۳۸ تا ۴۲)

رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں، میں وہ بات بھی جانتا ہوں جو اس کے دل کے نہاں خانے میں پوشیدہ ہے۔ وہ جو فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی اور رُک رُک کر نکلتے پانی سے پیدا کیا، پھر زمین پہ اکڑ اکڑ کر کیوں چلتے ہو؟ کیا آسمانوں کو گرا دو گے یا زمین کو پھاڑ دو گے؟

ان تمام حقائق سے ثابت ہوتا ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ نے انسان کو بڑی محبت سے، بہتر توقعات کے ساتھ بہترین ساخت پر پیدا کیا اور اس کی عاجزی، ایمان، صبر اور خیر کی تلقین کی۔ لیکن انسان اپنی جلد بازی، عجلت پسندی اور کمزور ایمان کی بنا پر شیطان کے بہکاوے میں آ کے گمراہی، تکبر، شرک اور دنیاداری کی دلدل میں جا پڑا۔ مرزا غالب نے انسان کی اسی ابتری کے پیش نظر یہ سوال اٹھایا تھا کہ:

ہیں آج کیوں ذلیل، کہ کل تک نہ تھی پسند
گستاخیِ فرشتہ ہماری جناب میں

خاکہ نگاری اشاروں کا فن ہے، جس میں چند جملوں میں کسی شخصیت کے عیوب و محاسن کا احاطہ کر دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید کے ان تین جملوں میں بھی حضرتِ انسان کا مختصر اور جامع تصور بیان کر دیا گیا ہے کہ تمہارے ساتھ خدا کے احسان کا کیا عالم ہے اور خود اپنے ساتھ اس کا سلوک کتنا عجیب ہے؟ اور اس کا نتیجہ کیسا خوف ناک ہے؟

شاعرِ مشرق نے اپنے ایک شعر میں مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ اور ذلتِ موجودہ کا سبب کس خوب صورتی سے بیان کر دیا:

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

❄◆❄

خلفاء راشدین کا نظام سلطنت

مرتبہ: محمد یونس

ظہورِ اسلام سے قبل بنی نوع انسان گمراہی میں مبتلا تھی۔ ہر طرف بدامنی پھیلی ہوئی تھی۔ خونریزی، لوٹ مار، ظلم، ان کا نصب العین بن چکا تھا۔ ذرا ذرا سی بات پر تلواریں نیام سے نکل آتی تھیں۔ برسوں تک آپس کے جھگڑے رہتے۔ دنیا کا ہر حکمراں ایک دیوتا بنا ہوا تھا۔ عام انسانوں کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ ان خودساختہ دیوتاؤں کو سجدہ کریں۔ اُن کی ہر جائز و ناجائز خواہش پر گردن جھکا لیں۔ ان خودساختہ دیوتاؤں کو اپنی روح، اپنی جان اور اپنی آبرو کا مالک تصور کریں، بڑے بڑے حکمرانوں کا تو ذکر کیا ہے۔ اس زمانہ کے چھوٹے چھوٹے عمالِ حکومت بھی اپنے زمانہ کے فرعون بنے ہوئے تھے۔ ذرا سی ناگواری پر جس کو چاہتے موت کے گھاٹ اتار دیتے تھے۔ گھروں کو لوٹ لیتے تھے اور بے زبان عورتوں کی آبروئیں سر بازار لٹا کرتی تھیں۔ کمزوروں کا کوئی پُرسانِ حال نہ تھا۔ اس بربریت اور درندگی کے دور میں خلفائے راشدین نے دنیا کے سامنے جہانبانی اور حکمرانی کا جو اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے اس کی مثال دنیا میں اس سے قبل بھی ناپید تھی اور آج بھی ناپید ہے۔

دنیا خواہ کتنی ہی ترقی کیوں نہ کر جائے لیکن پھر بھی زمانۂ حاضر کے حکمرانوں کے لئے خلفائے راشدین کا پاکیزہ کردار قیامت تک نمونہ بنا رہے گا۔

خلفائے راشدین نے پہلی مرتبہ نوع انسانی کو ضمیر کی آزادی اور عقائد کی آزادی عطا کی۔ چنانچہ جب خلیفۂ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند آرائے خلافت ہوئے تو آپؓ نے دنیا کے سامنے پہلی مرتبہ جمہوری نظامِ سلطنت کا ایک اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے مجمع عام میں اعلان کیا۔

''اے مسلمانو! مجھے تم پر حاکم مقرر کیا گیا ہے حالانکہ میں تم لوگوں سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں قرآن وحدیث کے خلاف کوئی کام کروں تو مجھے تنبیہ کرنا اور اگر میں قرآن و حدیث کے موافق کام کروں تو میری اعانت کرنا۔''

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب کبھی کوئی مسئلہ در پیش ہوتا تو لوگوں کے آپس کے مشورے سے کام لیتے۔ ایک ادنیٰ انسان کو بھی یہ حق حاصل تھا کہ وہ خلیفۂ وقت کو غلط بات پر ٹوکے۔

اسلام سے پہلے جب کوئی فاتح قوم کسی ملک کو فتح کرتی تو اس ملک کے تمام باشندوں کو اپنا غلام بنا لیتی۔ ان کی بستیوں کو اُجاڑ کر رکھ دیا جاتا تھا۔ عورتیں، بوڑھے، بچے بے دریغ موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے تھے لیکن خلیفۂ اوّل حضرت ابو بکر صدیقؓ کی اپنے سپہ سالاروں کے لئے سخت ہدایت تھی کہ:

''جنگ میں بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور بیماروں کو ہرگز قتل نہ کرنا، پھلدار درختوں کو برباد نہ کرنا، کھیتوں اور مکانوں کو آگ نہ لگانا۔ جب کسی قوم پر فتحیاب ہو تو اسے نرمی کے ساتھ اسلام کی دعوت دینا۔ ان پر کسی قسم کی سختی نہ کرنا۔ مفتوحہ ممالک کے لوگوں کے حفظِ مراتب کا خیال رکھنا۔ جو عزت کے لائق ہوں ان کی عزت کرنا جو لوگ ترکِ دنیا کے عبادت خانوں میں بیٹھ گئے ہوں ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کرنا اور نہ ان کے عبادت خانوں کو ضرر پہنچانا۔''

چنانچہ مسلمان جس علاقہ میں بھی فاتحانہ حیثیت سے داخل ہوئے انہوں نے وہاں کے باشندوں کے ساتھ خلیفۂ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ کی ہدایت کے مطابق نہایت مہربانی اور خوش اخلاقی کا برتاؤ کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ خلفائے راشدین نے دنیا کے سامنے جیسا پاکیزہ اور منصفانہ نظامِ سلطنت پیش کیا ہے اس کی مثال تاریخ عالم میں مفقود ہے۔

خلفائے راشدین کے دور حکومت کی امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ ان کی تمام تر توجہ مخلوقِ خدا کے لئے وقف تھی۔ انہوں نے بلا امتیاز مذہب وملت مخلوق خدا کی خدمت کی ہے۔ خود بھوکے رہے ہیں لیکن کیا مجال کہ ان کی وسیع مملکت میں کوئی ایک فرد بھی بھوکا سو جائے۔ انہوں نے پیوند لگے ہوئے اور پھٹے ہوئے کپڑے پہنے ہیں لیکن مخلوقِ خدا کی خوشحالی کے جملہ اسباب فراہم کر دیئے ہیں۔ وہ عالیشان محلوں اور شاندار کوٹھیوں میں نہیں رہتے تھے بلکہ مسجد نبویؐ کے کھلے صحن میں بیٹھ کر اپنا فرض انجام دیتے تھے تا کہ ہر شخص ان تک پہنچ کر اپنا درد دل بیان کر سکے۔ خلفائے راشدین نے جس ایثار اور قربانی کا ثبوت دیا ہے اس [illegible] تال تلاش بسیار کے باوجود بھی نہیں مل سکتی۔

دنیا کی حکومت کے اچھے اور بُرے ہونے کا معیار اس حکومت کے عمال پر موقوف ہے۔ جس حکومت کے عمال جتنے زیادہ فرض شناس اور دیانت دار ہوں گے وہ حکومت اتنی ہی مستحکم اور قابلِ ستائش ہوگی۔ اسی لئے خلفائے راشدین عمال کے تقرر میں بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے۔ چنانچہ کسی لائق سے لائق حاکم سے اگر ذراسی بھی کمزوری صادر ہو جاتی تھی تو اسے حکومت کے لئے نا اہل قرار دے دیا جاتا تھا۔

صرف ان لوگوں ہی کو جہانبانی کے فرائض سپرد کئے جاتے تھے جن کی انصاف پسندی اور دیانت مسلمہ ہوتی تھی۔ اور اس کے باوجود بھی عمالِ حکومت کی بڑی سختی کے ساتھ نگرانی کی جاتی تھی۔ اگر کسی عامل سے ذرا سی بھی کوتاہی ہو جاتی تھی تو اس سے بڑی سختی کے ساتھ جواب طلب کیا جاتا تھا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ جیسے سپہ سالار سے کون واقف نہیں جنہوں نے خلافتِ اسلامیہ کے لئے ملک کے ملک فتح کر کے خلافت کی بنیادوں کو مستحکم کیا ایک جنگ میں انہوں نے مالک بن نویرہ ملحد کے قتل کرنے میں جلد بازی سے کام لیا تھا اس لئے ان سے سختی کے ساتھ جواب طلب کیا گیا۔ اس غلطی پر حضرت عمر فاروقؓ نے ان کو سپہ سالاری کے عہدہ سے برطرف کر دیا۔ حضرت عمر فاروقؓ جب کسی کو کسی علاقہ کا حاکم مقرر کرتے تھے تو اس سے عہد لیا جاتا تھا کہ وہ حدود سے آگے نہ بڑھے گا۔ ترکی گھوڑے پر سوار نہیں ہوگا۔ باریک کپڑا نہیں پہنے گا۔ چھنا ہوا آٹا نہ کھائے گا۔ دروازے پر دربان نہیں رکھے گا۔ اور اہلِ حاجت کے لئے ہمیشہ اپنا دروازہ کھلا رکھے گا۔ اگر کوئی عامل ان ہدایتوں پر عمل نہیں کرتا تھا تو اس سے نہایت سختی کے ساتھ مواخذہ کیا جاتا تھا۔ ایسے بیشمار واقعات گزرے ہیں چنانچہ فاتح ایران حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے غلطی سے اُمرائے ایران کے طرز پر اپنے لئے ایک عالیشان محل بنوایا۔ جب اس کی اطلاع حضرت عمر فاروقؓ کو ملی تو آپ نے اپنے ایک قاصد کے ذریعہ اس محل کو آگ لگوادی اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو یہ ہدایت کی کہ وہ سادہ زندگی اختیار کریں اور چمڑے کے خیمہ میں رہیں تا کہ ہر شخص بلا روک ٹوک ان تک پہنچ سکے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ بھی عمال کے تقرر میں بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے۔ آپ نے ایک خصوصی شعبہ قائم کر رکھا تھا جو عمال کی نگرانی کے فرائض انجام دیتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ کو مُنذر بن جارود والیٔ اصطخر کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ اپنا زیادہ وقت سیر و شکار میں صرف کرتا ہے۔ آپ نے اسے سختی کے ساتھ تنبیہ کی۔ جب اس پر بھی اس کی اصلاح نہ ہوئی تو معزول کر دیا۔ اسی طرح حاکم بصرہ کے متعلق

اسلامی معاشرے میں استاد کا احترام

فرمایا حضور نبی کریمؐ نے دنیا میں تمہارے تین باپ ہیں ایک وہ جو تمہاری پیدائش کا سبب ہے۔ دوسرا وہ جس نے اپنی لڑکی تمہارے نکاح میں دے دی۔ تیسرا وہ جس سے تم نے دولت علم حاصل کی، اور ان میں بہترین باپ تمہارا استاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''نبی تو ان پڑھ تھے۔ رحمٰن (اللہ) نے (ان کو) قرآن کی تعلیم دی، اور آپ کو وہ باتیں سکھائیں جو آپ پہلے نہ جانتے تھے۔'' اللہ تعالیٰ خود معلم و مودب ہیں جنھوں نے بواسطہ جبرئیل علیہ السلام، جناب رسول کریمؐ کو قرآن و آداب کی تعلیم دی۔ لہٰذا شرف و عزت کے لحاظ سے استاد یا معلم کا مقام بہت بلند ہے اور خصوصی آداب کا مستحق ہے۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''جب تک میرے استاد حمادؒ زندہ رہے میں نے کبھی ان کے مکان کی طرف پاؤں نہیں پھیلائے۔'' علم دوست اور علم پرور بادشاہ استاد کی تعظیم کے لئے تخت سے اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور ان کو اپنے برابر بٹھاتے تھے۔ شاگرد کو چاہئے کہ استاد کی موجودگی میں گربہ مسکین کی سی حالت رکھے، اس سے نظریں ملا کر بات نہ کرے، اس کے سامنے اکڑ کر کھڑا نہ ہو۔ ہر بات ادب سے پوچھے، معاندانہ سوال نہ کرے بلکہ مفید طلب بات پوچھے اور ہر سوال کا سعادت مندانہ جواب دے، اسے ناراضی کا موقع نہ دے۔ اس کے ہر حکم کی تعمیل کرے۔ اگر کوئی سوال استاد حل نہ کر سکے یا کسی معاملہ میں تسلی نہ کرا سکے تو دوسرے استاد سے پوچھ لے مگر پہلے کا ذکر نہ کرے اس سے تنقیص کا پہلو نکلتا ہے۔ ہمیشہ استاد کے اسباق و اقوال پر عمل کرے، اس کی ذات اور افعال پر نظر نہ رکھے۔ وہ بہرحال تمہارے نفع و ہدایت کے لئے کافی ہے۔ اس کی جس قدر ممکن ہو خدمت کرو۔

معلوم ہوا کہ وہ عیش و تنعم کی زندگی گزارتا ہے۔ اسے بھی پہلے تنبیہ کی اور بعد میں معزول کر دیا۔ ان حقائق اور واقعات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ خلفائے راشدین حکمرانی اور جہانبانی کے معاملہ میں کس قدر محتاط تھے۔

قارئین کرام! کیا زمانہ حاضرہ کی کوئی ایک حکومت بھی کوئی ایک ایسی زندہ مثال پیش کرتی ہے جو اپنے عمال کا اس قدر سختی سے جائزہ لیتی ہو۔

حضرت علیؓ کا وجود رعایا کے لئے آیت رحمت تھا۔ بیت المال کے دروازے غرباء و مساکین کے لئے ہر وقت کھلے رہتے تھے اور جو رقم بیت المال میں جمع رہتی وہ نہایت فیاضی کے ساتھ مستحقین میں تقسیم ہوتی۔ بیواؤں اور یتیموں کے لئے گرانقدر وظائف جاری کر رکھے تھے۔ لیکن خود نہایت سادہ زندگی گزارتے تھے۔

قارئین کرام! خلفائے راشدین کے اس اعلیٰ کردار اور ایثار کا جب ہم زمانہ حاضرہ کے حکمرانوں کے کردار سے مقابلہ کرتے ہیں تو کوئی تناسب دکھائی نہیں دیتا۔ جب تک زمانہ حاضرہ کے حکمران خلفائے راشدین کے نقش قدم پر نہیں چلیں گے اس وقت تک اس دنیا میں امن و سکون کا قائم ہونا محال ہے۔

❄◆❄

مشعل راہ

تحریر: سعدیہ بلال

روح کا تعلق سوچ، دل، دماغ، حتیٰ کہ پورے جسم سے ہے۔ لیکن روح ان میں سے کسی ایک کے بھی تابع نہیں۔ لیکن حکم الٰہی سے یہ امر ربی ہر جسم میں وقت مقررہ تک مقید رہتا ہے۔ کیونکہ روح جسم میں حرکت کو متحرک رکھنے کے لئے یہ جسم کی ضرورت بنائی گئی ہے۔ جبکہ انسان اس نایاب چیز کے ملنے پر ہی اشرف المخلوقات کے اعزاز سے نوازا گیا۔ ورنہ حمد اور تسبیح کے لئے فرشتے ہی بہت تھے۔ جن میں ستر ہزار فرشتے ہر روز بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں اور ہر روز بدل جاتے ہیں جو ایک بار طواف کر گئے سو کر گئے۔ پھر قیامت تک ان کی باری نہیں آئے گی۔ اس سے فرشتوں کی کثرت تعداد کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ دنیا کے معمولات اور دیگر کاموں پر مامور فرشتے فجر اور عصر کے اوقات میں بدل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے نیک بندوں کی سفارش بھی کرتے ہیں۔ اسی لئے فجر اور عصر کی نماز کی بڑی اہمیت ہے۔ قرآن حکیم میں بھی عصر کی نماز کی اہمیت فرمائی گئی ہے۔

تہجد کی نماز کا بہت ثواب ہے۔ کیونکہ اس کے پڑھنے والے کے ایثار اور جذبۂ خشوع سے قرب الٰہی تک کی منزل سے قرب کا اندازہ ہوتا ہے۔ جبکہ سورۃ مزمل میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کوئی شک نہیں کہ رات کا اٹھنا سخت پامال کرتا ہے اور اس وقت قیام (ذکر) بھی خوب درست ہوتا ہے۔ پھر فرمایا تو اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

ایک اور خاص بات کی وضاحت ضروری ہے کہ تہجد کے بعد جس قدر قرآن حکیم آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لینا چاہئے۔ کیونکہ اس وقت تلاوت کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور تلاوت کر رہا ہوتا ہے۔ یعنی اسے قرب الٰہی میں تلاوت کا فیض نصیب ہوتا ہے یہ سب فیضان روح کی پاکیزگی سے ہی انسان کے سفر حیات میں ہمسفر رہتا ہے اور روح کی پاکیزگی کا اندازہ اس حقیقت سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جب تک یہ امر ربی جسم میں قائم رہتا ہے جسم گلتا سڑتا نہیں اور جب روح جسم سے جدا ہو جاتی ہے تو دنیا کے اسباب فنائیت کے سبب روح سے جدا ہونے

بے مثال تحفہ، بہار آفریں ایک تاریخی دستاویز

نشاناتِ ارضِ قرآن نمبر

جو دو بارہ چھپ چکا ہے

حضرت آدمؑ سے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک

ادوار مبارک کی دل نواز جھلکیاں

تذکرۂ انبیاء کا تسلسل

آج کے عہد کے صاحبانِ فکر ونظر اور آنے والی نسلوں تک کے لئے وسیلہ اور مشعل راہ

ہر مسلمان گھرانے کی زینت اور باعث برکت

سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مصور کتاب، کعبہ شریف، مقام ابراہیمؑ، حجر اسود، چاہِ زمزم اور غلاف کعبہ کی تفاصیل کے ساتھ معماران کعبہ کا ذکر، صاحبِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلۂ نسب، بنی سعد کی بستی، مولدِ نبیؐ، جبل نور، غار حرا، غار ثور، مسجد نبویؐ اور حرم مدینہ کے نقوش اور مکتوب نبویؐ کا عکس

وہ سب کچھ جن سے آنکھیں روشن ہو جائیں گی، روح جھوم جائے گی، وجد کا عالم طاری ہو جائے گا (انشاء اللہ) پوری کرے خدائے محمدؐ کارکنانِ ''ہدیٰ'' کی مراد۔

ہدیہ صرف سو=/75 روپے (محصول ڈاک علاوہ)

صدیقی طباعت گھر:

J-16، گراؤنڈ فلور، ابوالفضل انکلیو، پارٹ۔I، جامعہ نگر، اوکھلا، نئی دہلی۔110025

والا جسم بھی فنا ہو جاتا ہے اور روح اپنے مقام کو چلی جاتی ہے۔

قیامت کے دن صور کی آواز پر لوگ اپنے ٹھکانوں سے اُٹھ کر رب کی طرف دوڑ پڑیں گے۔ اس آواز میں اتنی کشش ہوگی کہ تمام انسان کھنچے چلے آئیں گے اور یہ سب کچھ اس قدر حیران کن ہوگا، جیسے انہونی کی طرح ہو گیا۔ قیامت کے دن کی طوالت ایک ہزار برس کی ہوگی۔ نبی پاکؐ نے فرمایا کہ قیامت کا یہ طویل عرصہ مومن کے لئے اس طرح گزر جائے گا جیسے مومن نے چار رکعت نماز ادا کر لی۔ اس سے قطع نظر کہ روح کی آمد کیسے ہوتی ہے اور کیسے جسم سے پرواز کر جاتی ہے۔ زمانۂ اولیٰ کے نافرمان، گستاخ، کافر اور مشرکین کہا کرتے تھے۔ جیسا کہ سورۃ واقعہ میں بیان ہے: ''اور کہا کرتے تھے کہ بھلا ہم جب مر گئے اور مٹی ہو گئے اور ہماری ہڈیاں بھی۔ تو کیا ہمیں پھر اٹھنا ہوگا اور ہمارے باپ دادا کو بھی''۔

یعنی وہ اس بوتے پر کفر کیا کرتے تھے کہ نہ تو وہ اٹھائے جائیں گے اور نہ ہی ان کا حساب ہوگا۔

موجودہ دور میں بھی بہت سے مسلمان ایسے ہیں جو فخریہ گناہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے گا۔ جبکہ قرآن مجید میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ جو تمہارے آگے اور پیچھے ہے اس سے ڈرو۔ تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

یہ ہیں کہ نافرمانی پر اللہ تعالیٰ سے جنت مانگتے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی تمسخر ہے باقی مشرک کے سوا جسے چاہے بخش دے۔ کیونکہ بخشش اور عطا تو اللہ کی رضا سے مربوط ہے۔ جبکہ دعا کی قبولیت کا بالواسطہ تعلق انسانی اعمال سے ہے۔

حضورؐ نے فرمایا کہ نافرمان اور مشرک کی دعا شب قدر میں بھی قبول نہیں ہوتی۔ والدین احسان والا معاملہ کرنے کا حکم ہے۔ احتساب کا نہیں۔ جو مسلمان احسان کو والدین پر جتاتا اور احسان والا معاملہ نہیں کرتا وہ نافرمان ہے۔

نماز کے متعلق فرمایا گیا کہ نماز برائی سے روکتی ہے۔ موجودہ دور میں نمازیوں کی تعداد بھی کافی ہے لیکن اس کے باوجود برائی شب و روز بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کی اہم وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے۔ بہت سے مسلمان نماز تو پڑھتے ہوں، مگر نماز کو ادا نہ کرتے ہوں۔ اکثر لوگوں کو شاید معمولات حیات میں باطل آمیزش نماز قائم نہ کرنے دیتی ہو۔ لوگ طرح طرح کے انداز سے اپنی دولت کی حفاظت تو کرتے ہیں لیکن ان سے اپنے ایمان کی حفاظت نہیں ہوتی۔ ایمان کی آزمائش تو ایک روپے کے سودے میں بھی پوشیدہ ہوتی ہے۔ یہ ایسے بھی ہے کہ لاکھوں، کروڑوں کی دولت ملنے کے باوجود اللہ کے احکام تصرف بھول جاتے ہیں۔ والدین، مساکین اور مسافر کا حصہ ان تک خوشی سے نہیں

حضرت عمرؓ کا فیصلہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک منافق مسلمان اور یہودی کا آپس میں جھگڑا تھا، یہودی بولا۔ چلو رسول اللہؐ کے پاس جو وہ فیصلہ کر دیں وہ ٹھیک ہے، اس منافق نے کہا نہیں بلکہ کعب بن اشرف کے پاس چلو۔ کچھ دیر یہی ردوبدل ہوتا رہا۔

آخر دونوں رسول اللہؐ کے پاس چلنے کو تیار ہوئے۔ جب وہ دونوں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا تو حضورؐ نے یہودی کے حق میں منافق کے خلاف فیصلہ صادر کیا۔ لیکن منافق حضورؐ کے فیصلے پر راضی نہ ہوا اور یہودی سے کہا کہ چلو عمرؓ کے پاس، وہ دونوں حضرت عمرؓ کی خدمت میں آئے، یہودی نے کہا۔

''اس سے پہلے رسول اللہؐ نے میرے حق میں فیصلہ صادر فرمایا ہے۔'' حضرت عمرؓ نے کہا کہ اچھا ٹھہرو میں آتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ مکان کے اندر چلے گئے اور وہاں سے شمشیر برہنہ ہاتھ میں لئے باہر تشریف لائے اور ایک ہی وار میں اس منافق کا سر اڑا دیا اور فرمایا کہ: ''جو شخص اپنے خدا کے اور اس کے رسولؐ کے فیصلہ کو نہیں مانتا اس کے ساتھ میں یہ فیصلہ کرتا ہوں'' اسی وقت حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ'' حضرت عمرؓ نے حق و باطل کے درمیان فرق کر دیا''۔ اس دن سے آپ کا لقب فاروق ہو گیا یعنی فرق کرنے والے حق و باطل کے درمیان۔

پہنچاتے۔ ایسے لوگ خود کو صرف مسلمان کہلاتے ہیں۔ ان کے اندر تصدیق من قلب والا معاملہ دھندلا پڑ چکا ہے۔ جن کی اکثریت کے سبب نمازیوں کی تعداد کافی ہونے کے باوجود برائی بڑھتی جا رہی ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے گریز کرنا چاہیئے وہ دلوں کی بات بھی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرنا چاہیئے، محل بھی ویران ہو جاتے ہیں۔ بادشاہوں اور صدور کو ہتھکڑیاں لگ جاتی ہیں۔ جہاں اس کی رحمت ہے۔ تو وہاں عبرت بھی ہے۔

دولت کا کیا کہنا جب یہ آتی ہے تو انسان کا انداز گفتگو اور طرز بود و باش بدل دیتی ہے۔ جب جانے لگتی ہے تو اس کی شناخت تک چھین کر لے جاتی ہے اور کبھی تو انسانوں میں کئی ایک کو ایسا کر دیتی ہے کہ وہ چڑھتے سورج کی کرنوں میں ڈھل جانے کا ڈھنگ ڈھونڈتے ڈھونڈتے اپنا ضمیر کھو بیٹھتے ہیں۔ اس لئے بہتر تو یہی ہے کہ باحیثیت مسلمان ایمان، متانت اور برداشت کو بروئے کار لاتے ہوئے دولت کو حاصل کرنے اور خرچ کرنے میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی لازماً تعمیل کریں۔ اس طرح ممکن ہے دنیا اور آخرت دونوں جہاں سنور جائیں۔

❄◆❄

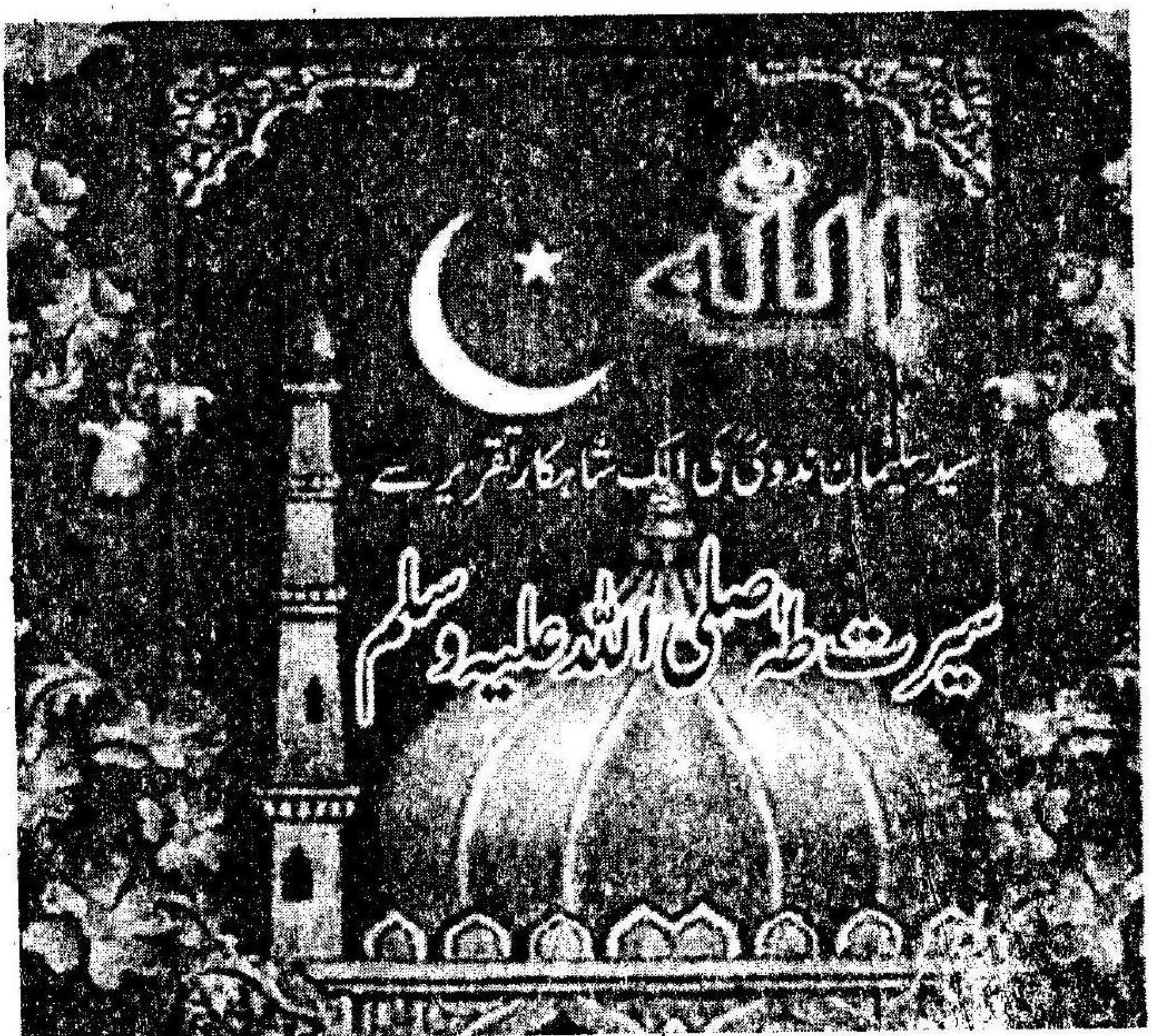

عزم و استقلال، شجاعت، صبر، شکر، توکل، رضا، [illegible]، مصیبتوں کی برداشت، قربانی، قناعت، استغناء، ایثار وجود، تواضع، خاکساری، نشیب و فراز، بلند و پست، تمام اخلاقی پہلوؤں کے لئے جو مختلف انسانوں کو مختلف حالتوں میں یا ہر انسان کو مختلف صورتوں میں پیش آتے ہیں ہم کو عملی ہدایت اور مثال کی ضرورت ہے مگر وہ کہاں مل سکتی ہے؟ صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ حضرت موسیٰؑ کے پاس ہم کو سرگرم شجاعانہ قوتوں کا خزانہ مل سکتا ہے مگر نرم اخلاق کا نہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کے ہاں نرم اخلاق کی بہتات ہے مگر سرگرم اور خون میں حرکت پیدا کرنے والی قوتوں کا وجود نہیں۔ انسان کو اس دنیا میں ان دونوں قوتوں کی معتدل حالت کی ضرورت ہے اور ان دونوں قوتوں کی جامع اور معتدل مثالیں صرف پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح میں مل سکتی ہیں۔

غرض ایک شخصی زندگی جو ہر طائفۂ انسانی

ھدیٰ اسلامی ڈائجسٹ کی خصوصی اشاعتیں جو دستیاب ہیں

معجزات و کرامات نمبر
ہدیہ صرف -/60 روپے
انبیاء کرام اور رسولِ پاکؐ کی حیات پاک سے وابستہ معجزات

عہد ساز نقوش اسلام نمبر
اسلام کی روشن تاریخ سے ایمان افروز اور روح پرور واقعات کی تفصیلات ۔ ہدیہ -/60 روپے

شیخ عبد القادر جیلانی نمبر
ہدیہ -/60 روپے
بے مثال دستاویز اور وصیت

انبیائے کرام نمبر
ہدیہ -/70 روپے
حضرت آدمؑ سے نبی آخر الزماںؐ تک

ازواج مطہرات نمبر
ہدیہ -/50 روپے
اہل ایمان کی مائیں امہات المومنین کی ایمان افروز داستانیں

لبیک اللھم لبیک نمبر
ہدیہ -/60 روپے
ماہِ ذی الحجہ کے فضائل اور عبادتیں

فہم قرآن نمبر
ہدیہ -/60 روپے
غار حرا سے نزول قرآن تک

عظیم قصص القرآن نمبر
ہدیہ -/60 روپے
قرآنی قصوں کا مجموعہ

وظائف درود وسلام نمبر
ہدیہ -/60 روپے
ایک ہزار کے قریب درود وسلام کے وظائف

حقوق العباد نمبر
ہدیہ -/100 روپے
ابو البشر سے سلسلۂ نبوت تک والدین

ملائکہ نمبر
ہدیہ -/50 روپے
فرشتوں کے بارے میں معلومات سے بھرپور

عظیم جنت الفردوس نمبر
ہدیہ -/60 روپے
بھرپور جنت کے حسین وجمیل نظارے

احوال قبور نمبر
ہدیہ -/60 روپے
فکر عقبیٰ کے اسباق آغاز موت سے قبر تک

دیدار نبیؐ نمبر
ہدیہ -/50 روپے
خواب میں رسول اللہؐ سے ملاقات کے ہزاروں پاکیزہ واقعات

اصحاب رسول نمبر
ہدیہ -/60 روپے
ان ہستیوں کی کہانی جنہوں نے رحمۃ للعالمینؐ کے سائے میں زندگی بسر کی

امام اعظم نمبر
ہدیہ -/50 روپے
جس میں امام اعظمؒ کے بیشمار محاسن واوصاف تفصیلات کے ساتھ یکجا درج کئے گئے ہیں۔

دین اور فہم دین نمبر
ہدیہ -/50 روپے
دینی زندگی اور عبادت کے بنیادی مسائل قرآن وحدیث کی روشنی میں

فہم حدیث نمبر
ہدیہ -/60 روپے
ارشاد گرامی ﷺ کا ایک ایک زریں لفظ جو ظاہری وباطنی زندگیوں کی مکمل فلاح کا باعث ہے

اعمال روحانی اور دعا نمبر
ہدیہ -/60 روپے
حیرت انگیز قرآنی اعمال اور روحانی دعائیں

محبوب سبحانی شہباز آسمانی نمبر
ہدیہ -/50 روپے
ریاضت، ولایت، تصوف اور حقانیت کی امتیازی فضیلت کے حالات وکرامات

فہم سیرت رسول نمبر
ہدیہ -/60 روپے
سیرت پاک، پیدائش سے وفات تک

نورانی حکایات نمبر
ہدیہ -/60 روپے
سبق آموز اور تحیر خیز واقعات زندگی

عجائبات اسمائے ربانی واسرار آیات قرآنی نمبر
ہدیہ -/60 روپے

بذریعہ ڈاک منگوانے والوں کے لئے ہر خصوصی نمبر کیلئے محصول ڈاک چالیس (۴۰) روپے ہدیہ کے علاوہ ہے۔

صدیقی طباعت گھر:

J-16، گراؤنڈ فلور، ابو الفضل انکلیو، پارٹ-4، جامعہ نگر، اوکھلا، نئی دہلی - 110025

اور ہر حالت انسانی کے مختلف مظاہر اور ہر قسم کے صحیح جذبات اور کامل اخلاق کا مجموعہ ہو صرف محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔ اگر دولت مند ہو تو مکہ کے تاجر اور بحرین کے خزینہ دار کی تقلید کرو..... اگر غریب ہو تو شعب ابی طالب کے قیدی اور مدینہ کے مہمان کی کیفیت سنو...اگر بادشاہ ہو تو سلطان عرب کا حال پڑھو...... اگر رعایا ہو تو قریش کے محکوم کو ایک نظر دیکھو.... اگر فاتح ہو تو بدر و حنین کے سپہ سالار پر نگاہ دوڑاؤ.... اگر تم نے شکست کھائی ہے تو معرکہ احد سے عبرت حاصل کرو..... اگر تم استاد اور معلم ہو تو صفہ کی درسگاہ کے معلم قدس کو دیکھو... اگر شاگرد ہو تو روح الامین کے سامنے بیٹھنے والے پر نظر جماؤ.... اگر واعظ اور ناصح ہو تو مسجد نبوی کے منبر پر کھڑے ہونے والے کی اتباع کرو... اگر تنہائی اور بے کسی کے عالم میں حق کے منادی کا فرض انجام دینا چاہتے ہو تو مکہ کے بے یار و مددگار نبی کے اسوۂ حسنہ کی تقلید کرو... اگر تم حق کی نصرت کے بعد اپنے دشمنوں کو زیر اور مخالفوں کو کمزور بنا چکے ہو تو فاتح مکہ کا نظارہ کرو.... اگر اپنے کاروبار اور دنیاوی جدوجہد کا نظم و نسق درست کرنا چاہتے ہو تو بنی نضیر، خیبر، فدک کی زمینوں کے مالک کے کاروبار اور نظم و نسق کو دیکھو.... اگر یتیم ہو تو عبداللہ و آمنہ کے جگر گوشہ کو نہ بھولو...... اگر بچے ہو تو حلیمہ سعدیہ کے لاڈلے بچے کو دیکھو..... اگر تم جوان ہو تو مکہ کے چرواہے کی سیرت کو پڑھو...... اگر سفری کاروبار میں ہو تو بصریٰ کے کارواں سالار کی مثالیں ڈھونڈو...... اگر عدالت کے قاضی اور پنچایتوں کے ثالث ہو تو کعبہ میں نور آفتاب سے پہلے داخل ہونے والے ثالث کو دیکھو جو حجر اسود کو کعبہ کے گوشے میں کھڑا کر رہا ہے، مدینہ میں کچی مسجد کے صحن میں بیٹھنے والے منصف کو دیکھو جس کی نظر انصاف میں شاہ و گدا امیر و غریب سب برابر تھے۔ اگر تم بیویوں کے شوہر ہو تو خدیجہؓ اور عائشہؓ کے مقدس شوہر کی حیات پاک کا مطالعہ کرو..... اگر تم اولاد والے ہو تو فاطمہؓ کے باپ اور حسنؓ و حسینؓ کے نانا کا حال پوچھو..... غرض تم جو کوئی بھی ہو اور کسی حال میں بھی ہو تمہاری زندگی کے لئے نمونہ، تمہاری سیرت کی درستی و اصلاح کے لئے سامان، تمہارے ظلمت خانہ کے لئے ہدایت چراغ اور راہنمائی کا نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت کبریٰ کے خزانہ میں ہر وقت اور ہمہ دم مل سکتا ہے۔

پٹنہ کے مشہور واعظ اسلام ماسٹر حسن علی مرحوم ''نور اسلام'' نام کا ایک رسالہ نکالتے تھے اس میں انہوں نے اپنے ایک ہندو تعلیم یافتہ دوست کی رائے لکھی کہ اس نے ایک دن ماسٹر صاحب سے کہا کہ ''میں آپ کے پیغمبر کو دنیا کا سب سے بڑا کامل انسان تسلیم کرتا ہوں۔'' انہوں نے پوچھا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں تم حضرت عیسیٰؑ کو کیا سمجھتے ہو؟ ہندو نے

جواب دیا "محمد ﷺ کے مقابلے میں عیسیٰ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے کسی دانائے روزگار کے سامنے ایک بھولا بھالا بچہ بیٹھا ہو۔ میٹھی میٹھی باتیں کررہا ہو"۔ ماسٹر صاحب نے دریافت کیا کہ تم کیوں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کا کامل انسان جانتے ہو؟ اس نے جواب دیا "مجھ کو ان کی زندگی میں بیک وقت اس قدر متضاد اور متنوع اوصاف نظر آتے ہیں جو کسی ایک انسان میں تاریخ نے کبھی یکجا کر کے نہیں دکھائے۔ بادشاہ ایسا کہ پورا ملک اس کی مٹھی میں ہو اور بے بس ایسا کہ خود اپنے کو بھی اپنے قبضہ میں نہ جانتا ہو بلکہ خدا کے قبضہ میں.... دولت مند ایسا ہو کہ خزانے کے خزانے اونٹوں پر لدے ہوئے اس کے دارالحکومت میں آرہے ہوں اور محتاج ایسا کہ مہینوں اس کے گھر چولہا نہ جلتا ہو اور کئی کئی وقت اس پر فاقے گزر جاتے ہوں۔ سپہ سالار ایسا ہو کہ مٹھی بھر نہتے آدمیوں کو لے کر ہزاروں غرق آہن فوجوں سے کامیاب لڑائی لڑا ہو اور صلح پسند ایسا کہ ہزاروں پر جوش جاں نثاروں کی ہمرکابی کے باوجود صلح کے کاغذ پر بے چوں وچرا دستخط کر دیتا ہو، شجاع و بہادر ایسا ہو کہ ہزاروں کے مقابلے میں تن تنہا کھڑا ہو، اور نرم دل ایسا کہ کبھی اس نے انسانی خون کا ایک قطرہ بھی اپنے ہاتھ سے نہ بہایا ہو۔ باتعلق ایسا کہ عرب کے ذرہ ذرہ کی اس کو فکر، بیوی بچوں کی اس کو فکر، غریب و مفلس مسلمانوں کی اس کو فکر، خدا کی بھولی ہوئی دنیا کے سدھارنے کی اس کو فکر، غرض سارے جہاں کی اس کو فکر ہو، اور بے تعلق ایسا کہ اپنے خدا کے سوا کسی اور کی یاد اس کو نہ ہو اور اس کے سوا ہر چیز اس کو فراموش ہو۔ اس نے کبھی اپنی ذات کے لئے اپنے برا کہنے والوں سے بدلہ نہیں لیا اور اپنے ذاتی دشمنوں کے حق میں دعائے خیر کی اور ان کا بھلا چاہا لیکن خدا کے دشمنوں کو اس نے کبھی معاف نہیں کیا اور حق کا راستہ روکنے والوں کو ہمیشہ جہنم کی دھمکی دیتا اور عذاب الٰہی سے ڈراتا رہا۔ عین اس وقت جب اس پر ایک تیغ زن سپاہی کا دھوکہ ہوتا ہو وہ ایک شب زندہ دار زاہد کی صورت میں جلوہ نما ہو جاتا ہے.... عین اس وقت جب اس پر کشور کشا فاتح کا شبہ ہو وہ پیغمبرانہ معصومیات کے ساتھ ہمارے سامنے آجاتا ہے..... عین اس وقت جب ہم اس کو شاہ عرب کہہ کر پکارنا چاہتے ہیں، وہ کھجور کی چھال کا تکیہ لگائے کھردری چٹائی پر بیٹھا درویش نظر آتا ہے.... عین اس وقت جب عرب کے اطراف سے آکر اس کے صحن مسجد میں مال و اسباب کا انبار لگا ہوتا ہے، اس کے گھر میں فاقہ کی تیاری ہو رہی ہے، عین اس عہد میں جب لڑائیوں کے قیدی مسلمانوں کے گھروں میں لونڈی اور غلام بن کر بھیجے جارہے ہیں فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاکر اپنے ہاتھوں کے چھالے اور سینے کے داغ باپ کو دکھاتی ہیں، جو چکی پیستے پیستے اور مشکیزہ بھرتے بھرتے ہاتھ

اور سینے پر پڑ گئے تھے.....عین اس وقت جب آدھا عرب اس کے زیر نگیں ہوتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر دربار ہوتے ہیں اور ادھر ادھر نظر اٹھا کر کاشانۂ نبوت کے سامان کا جائزہ لیتے ہیں آپ ﷺ ایک کھردری چارپائی پر آرام فرما رہے ہیں، جسم مبارک پر بانوں کے نشان پڑ گئے ہیں، ایک طرف مٹھی بھر جو رکھے ہیں، ایک کھونٹی میں خشک مشکیزہ لٹک رہا ہے۔ سرور کائنات کے گھر کی یہ حالت دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑتے ہیں۔ سبب دریافت ہوتا ہے، عرض کرتے ہیں یارسول اللہ ﷺ! اس سے بڑھ کر رونے کا اور کیا موقع ہوگا؟ قیصر و کسریٰ باغ و بہار کے مزے لوٹ رہے ہیں اور آپ ﷺ پیغمبر ہو کر اس حالت میں ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے.... عمرؓ! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ قیصر و کسریٰ دنیا کے مزے لوٹیں اور ہم آخرت کی سعادت؟

ابوسفیان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے حریف تھے فتح مکہ کے دن وہ حضرت عباسؓ کے ساتھ کھڑے ہو کر اسلامی لشکر کو آتا دیکھ رہے ہیں، رنگ رنگ کی بیرقوں اور جھنڈیوں کے سایہ میں اسلام کا دریا امنڈتا آرہا ہے۔ قبائل عرب کی موجیں جوش مارتی ہوئی بڑھتی چلی آرہی ہیں، ابوسفیان کی آنکھیں اب بھی دھوکہ کھاتی ہیں وہ حضرت عباسؓ سے کہتے ہیں "عباسؓ تمہارا بھتیجا تو بڑا بادشاہ بن گیا" عباس رضی اللہ عنہ کی آنکھیں کچھ اور دیکھ رہی

علم کا دروازہ

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذہن رسا اور روشن فکر پائی تھی۔ پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل میں آپ کی نگاہ نکتہ رس معاملہ کی تہ تک پہنچ جاتی تھی۔ جس طرح آپ اشجع الناس یعنی سب سے زیادہ بہادر تھے اسی طرح افقہ یعنی فیصلہ چکانے میں سب سے بڑے قاضی بھی تھے۔ فصاحت اور بلاغت تو آپ کے لبوں کو چومتی تھی اور تقریر و خطابت آپ کے گھر کی کنیزیں تھیں۔ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ذات گرامی ہی تھی، جس نے علم نحوی کی بنیاد رکھی۔ صحابہ کرامؓ نے حضرت علیؓ کے بارے میں یہ حدیث سنی تھی۔ "میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے۔"

شیر خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ زاہد تھے، اہل تقویٰ تھے، برائیوں کے مٹانے اور نیکیوں کے قائم کرنے والے تھے، مگر اس کے ساتھ ساتھ طبیعت میں جائز حدود تک ظرافت بھی پائی جاتی تھی ورنہ زہد کے ساتھ خوش طبعی کم ہی دیکھنے میں آئی ہے اس حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اپنے اپنے دور خلافت میں حضرت علیؓ سے امور سلطنت کے لئے مشورے لیتے تھے۔ آپ کے فیصلے صائب اور رائے مخلصانہ ہوتی تھی۔ اسی رفاقت، دوستی اور باہمی روابط کے خوشگوار ہونے کا سبب تھا کہ ایک طرف اسلامی حکومت کو حد درجہ استحکام اور قوت حاصل تھی اور دوسری طرف مفسدین اور معاندین اسلام کی ریشہ دوانیاں کامیاب نہ ہوسکیں۔

امیر المومنین حضرت علیؓ کی ذات زہد و ورع اور فقر و سادگی کا نمونہ تھی۔ گھر میں کوئی خادم نہ تھا چکی پیتے پیتے حضرت سیدہ فاطمہؓ کے مقدس ہاتھوں میں گھٹے پڑ گئے تھے۔ گھر میں اوڑھنے کے لئے صرف ایک ہی چادر تھی۔ معاشی تنگی کے باعث کئی کئی دن گھر میں کھانا پکانے کے لئے آگ نہ جلتی تھی۔

عالم اسلام کا

واحد مکمل دینی ڈائجسٹ

ھدیٰ

آپ کی ایمانی دولت کو پختہ کرتا ہے

خود بھی مطالعہ کیجئے اور دیگر مومنین کو بھی

ہدیٰ پڑھنے کی ترغیب دیجئے۔

تھیں فرمایا ''ابوسفیانؓ! یہ بادشاہی نہیں نبوت ہے۔''

عدی بن حاتم قبیلہ طے کے رئیس مشہور حاتم طائی کے فرزند تھے اور مذہباً عیسائی تھے وہ حضور علیہ السلام کے دربار میں آتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی عقیدت مندیوں اور جہاد کا ساز و سامان دیکھ کر ان کو اس فیصلہ میں دقت ہوتی ہے کہ محمد ﷺ بادشاہ ہیں یا پیغمبر دفعتاً مدینہ کی ایک غریب لونڈی آ کر کھڑی ہوتی ہے اور کہتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرنا ہے فرماتے ہیں، دیکھو مدینہ کی جس گلی میں کہو میں تمہاری بات سن سکتا ہوں۔ یہ کہہ کر اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اس کی حاجت پوری کر دیتے ہیں۔ اس ظاہری جاہ و جلال کے پردے میں یہ عجز، خاکساری، تواضع دیکھ کر عدی کی آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹ جاتا ہے اور وہ دل میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ یہ یقیناً پیغمبرانہ شان ہے فوراً گلے سے صلیب اتار لیتے ہیں اور محمد ﷺ کا حلقۂ اطاعت اپنی گردن میں ڈال دیتے ہیں۔

محدث خطیب بغدادی کی ایک ضعیف روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت ندا آئی کہ محمد ﷺ کو ملکوں ملکوں پھراؤ اور سمندروں کی تہوں میں لے جاؤ کہ تمام دنیا ان کے نام کو پہچان لے۔ ان کو آدمؑ کا خلق، شیثؑ کی معرفت، نوحؑ کی شجاعت، ابراہیمؑ کی دوستی، اسماعیلؑ کی زبان، اسحاقؑ کی رضا، صالحؑ کی فصاحت، لوطؑ کی حکمت، موسیٰؑ کی سختی، ایوبؑ کا صبر، یونسؑ کی اطاعت، یوشعؑ کا جہاد، داؤدؑ کی آواز، دانیالؑ کی محبت، الیاسؑ کا وقار، یحییٰؑ کی پاکدامنی اور عیسیٰؑ کا زہد عطا کرو اور تمام پیغمبروں کے اخلاق میں ان کو غوطہ دو، جن علماء نے اس روایت کو اپنی کتابوں میں جگہ دی ہے ان کا منشاء درحقیقت یہی ہے کہ پیغمبر اسلام علیہ السلام کی صفت جامعیت کو نمایاں کریں کہ جو کچھ اور انبیاء علیہم السلام کو متفرق طور پر عطا ہوا تھا وہ سب مجموعی طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(خطبات مدراس سے ماخوذ) ❄♦❄

قرآن مجید خود اپنے آئینے میں

تحریر: مختار

راہ نما ☆الم۔ یہ کتاب (قرآن کریم) اس میں کوئی شبہ نہیں (کہ اللہ کا کلام ہے اور اللہ سے) ڈرنے والوں کی راہ نما ہے، جو غیب پر ایمان لاتے اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے اور جو کچھ ہم نے دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو کتاب (اے محمدؐ) تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔ (۲:۱۔۴)

فرقان ☆الم۔ اللہ، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ زندہ ہمیشہ رہنے والا۔ اس نے (اے محمدؐ) تم پر سچی کتاب نازل کی جو پہلی (آسمانی) کتابوں کی تصدیق کرتی ہے، اور اُسی نے تورات اور انجیل اُتاری (یعنی) لوگوں کی ہدایت کے لئے پہلے (تورات اور انجیل اُتاری) اور (پھر قرآن جو حق اور باطل کو) الگ الگ کر دینے والا (ہے) نازل کیا (۳:۱۔۴)

ہدایت ☆یہ (قرآن) لوگوں کے لئے بیانِ صریح اور اہل تقویٰ کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔ (۳:۱۳۸)

نصیحت ☆کہہ دو میں تم سے اس (قرآن) کا کوئی صلہ (یا بدلہ) نہیں مانگتا۔ یہ تو دنیا کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے۔ (۶:۹۵)

انتباہ ☆الٓمٓصٓ (اے محمدؐ! جو) کتاب تم پر نازل ہوئی ہے اس سے تم کو تنگدل نہ ہونا چاہئے۔ اس لئے (یہ اتاری گئی ہے) کہ تم اس کے ذریعہ سے دنیا کے لوگوں کو) ڈر سناؤ اور (یہ) ایمان والوں کے لئے نصیحت ہے۔ (۷:۱۔۲)

بصیرت ☆یہ (قرآن حکیم) تمہارے رب کی طرف سے دانش و بصیرت

مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے اور
ب قرآن پڑھا جائے تو توجہ کے ساتھ سنا کر
ر خاموش رہا کرو تا کہ تم پر رحم فرمایا جائے۔
(۷:۲۰۳_۲۰۴)

شفا ☆ لوگو! تمہارے پاس تمہارے
ب کی جانب سے نصیحت اور دلوں کی
ریوں کی شفا اور مومنوں کے لئے ہدایت
ر رحمت آ گئی ہے۔ کہہ دو کہ اللہ کے فضل اور
ایت سے۔ (یہ کتاب اُتری ہے) تو چاہئے
ک اس سے خوش ہوں۔ یہ اس سے بہتر ہے
ر وہ جمع کرتے ہیں۔ (۱۰:۵۷_۵۸)

مستحکم ☆ الرٰ۔ یہ وہ کتاب ہے
س کی آیتیں مستحکم ہیں۔ اور خدائے دانا اور
خبر کی طرف سے تفصیل کے ساتھ بیان کر دی
ئی ہیں (وہ یہ) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت
ہ کرو اور میں (یعنی پیغمبر) اس کی جانب سے
م کو ڈر سنانے والا اور خوشی دینے والا ہوں۔
ور یہ کہ اپنے رب سے معافی طلب کرو، اور
س کے آگے توبہ کرو۔ وہ تم کو ایک وقت مقرر
تک متاعِ نیک سے بہرہ ور کرے گا اور ہر
بزرگی والے کو اس کی بزرگی (کی داد) دے گا
اور اگر منہ پھیر لو گے تو مجھے تمہارے سلسلے میں
بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ (۱۱:۱_۳)

روشن ☆ الرٰ۔ یہ کتابِ روشن کی
آیتیں ہیں ہم نے اس قرآن کو عربی میں
نازل کیا ہے، تا کہ تم سمجھ سکو۔ (۱۲:۱_۲)

تفصیل ☆ یہ (قرآن) ایسی بات
نہیں ہے جو (اپنے دل سے) بنائی گئی ہو بلکہ
جو (کتابیں) اس سے پہلے (نازل ہوئی)
ہیں ان کی تصدیق (کرنے والا) ہے اور ہر
چیز کی تفصیل (کرنے والا) اور مومنوں کے
لئے ہدایت و رحمت ہے۔ (۱۲:۱۱۱)

حق ☆ المرٰ۔ (اے محمدؐ) یہ کتاب
(الٰہی) کی آیتیں ہیں اور جو تمہارے رب کی
جانب سے تم پر نازل ہوئی ہے۔ حق ہے لیکن
اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ ۱۳:۱

فرمان ☆ اور اسی طرح ہم نے اس
قرآن کو عربی زبان کا فرمان نازل کیا ہے
اور اگر تم علم آنے کے بعد ان لوگوں کی خواہش
کے پیچھے چلو گے تو خدا کے سامنے تمہارا کوئی نہ
مددگار ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔ (۱۳:۳۷)

قندیل ☆ الرٰ۔ یہ ایک کتاب (پُرنور
ہے) اس کو ہم نے تم پر اس لئے نازل کیا ہے
کہ لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی
طرف لے جاؤ (یعنی) ان کے رب کے حکم
سے، غالب اور تعریف کے لائق (اللہ) کی
راہ کی جانب، وہ خدا جو کچھ آسمانوں اور زمین
میں ہے سب اسی کا ہے۔ (۱۴:۱_۲)

پیغام ☆ یہ (قرآن) لوگوں کے نام
(اللہ کا پیغام) ہے تا کہ ان کو اس سے خوف
دلایا جائے اور تا کہ وہ جان لیں کہ وہی اکیلا
معبود ہے اور تا کہ اہلِ عقل نصیحت پکڑیں۔

(۵۲:۱۴)

مبین ☆ الرٰ۔ یہ (اللہ) کی کتاب اور قرآنِ روشن کی آیات ہیں۔ ۱:۱۵

نگھبانی ☆ بے شک یہ (کتاب) نصیحت ہم ہی نے اُتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔ (۹:۱۵)

عظیم ☆ اور ہم نے تم کو سات (آیات) جو (نماز میں) دہرا کر پڑھی جاتی ہیں (یعنی سورۃ الحمد) اور عظمت والا قرآن عطا فرمایا ہے۔ (۸۷:۱۵)

منصف ☆ اور ہم نے جو کتاب تم پر نازل کی ہے تو اس کے لئے کہ جس معاملہ میں ان لوگوں کو اختلاف ہے تم اس کا فیصلہ کر دو اور (یہ) مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ (۶۴:۱۶)

بیان ☆ اور ہم نے تم پر (ایسی) کتاب نازل کی ہے کہ (اس میں) ہر چیز کا بیان (مفصل ہے) اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے۔ (۸۹:۱۶)

☆ اور جب تم قرآن کا مطالعہ کیا کرو تو شیطانِ مردود سے پناہ مانگ لیا کرو۔ ۹۸:۱۶

عزم ☆ کہہ دو کہ روح القدس اس کو تمہارے رب کی جانب سے سچائی کے ساتھ لے کر نازل ہوئے ہیں تا کہ یہ (قرآن) مومنوں کو ثابت قدم رکھے اور حکم ماننے والوں کے لئے تو یہ ہدایت اور بشارت ہے۔

(۱۵۲:۱۶)

گنجینہ ☆ اور ہم نے اس قرآن میں طرح طرح کی باتیں بیان کی ہیں تا کہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ (۴۱:۱۷)

اوقات ☆ (اے محمدؐ) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک (ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی) نمازیں اور صبح کو قرآن پڑھا کرو کیونکہ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا موجبِ حضورِ (ملائکہ) ہے۔ (۷۸:۱۷)

بے مثال ☆ کہہ دو کہ اگر انسان اور جن اس بات پر جمع ہو جائیں کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں تو اس جیسا نہ لاسکیں، اگرچہ کہ وہ ایک دوسرے کی مدد کریں۔ ہم نے اس قرآن میں سب باتیں طرح طرح سے بیان کر دی ہیں مگر اکثر لوگوں نے انکار کے سوا قبول نہ کیا۔ (۸۸:۱۷۔۸۹)

سچائی ☆ اور ہم نے قرآن کو سچائی کے ساتھ نازل کیا ہے اور وہ سچائی کے ساتھ نازل ہوا۔ (۱۵۳:۱۷)

آسان ☆ سب تعریف اللہ ہی کو ہے جس نے اپنے بندے (احمدؐ) پر کتاب نازل کی اور اس میں کسی قسم کی کجی (اور پیچیدگی) نہ رکھی، (بلکہ) سیدھی (اور سلیس اتاری) تا کہ (لوگوں کو) عذابِ سخت سے، جو اس کی طرف سے (آنے والا) ہے۔ ڈرائے۔ اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں، خوشخبری سنائے کہ

ان کے لئے اجرِ نیک ہے۔ جس میں (بہشت میں) وہ ابدالآباد رہیں گے اور ان لوگوں کو بھی ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے (کسی کو) بیٹا بنا لیا ہے، ان کو اس بات کا کچھ بھی علم نہیں اور نہ ان کے باپ دادا ہی کو تھا۔ (یہ) بڑی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے اور یہ جو کہتے ہیں محض جھوٹ ہے۔ (۱۸:۱۔۵)

امثال ☆ اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں (کو سمجھانے) کے لئے طرح طرح کی مثالیں بیان کی ہیں لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔ (۱۸:۵۴)

مژدہ ☆ (اے پیغمبرؐ) ہم نے یہ (قرآن) تمہاری زبان میں آسان (نازل) کیا ہے تاکہ تم اس کے ذریعے پرہیزگاروں کو خوش خبری پہنچا دو اور جھگڑالوؤں کو ڈر سنا دو۔ ۲۰:۹۷

کتاب الٰہی ☆ طٰہٰ (اے محمدؐ) ہم نے تم پر یہ قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم تکلیف میں پڑ جاؤ۔ بلکہ اس شخص کو نصیحت دینے کے لئے جو خوف رکھتا ہو۔ یہ اُس (ذات برتر) کا نازل کیا ہوا ہے۔ جس نے زمین اور اونچے اونچے آسمان بنائے۔ (یعنی خدائے) رحمٰن جس نے عرش پر قرار پکڑا۔ (۲۰:۱۔۵)

عبرت ☆ اور ہم نے اس کو اسی طرح کا قرآن عربی نازل کیا ہے اور اس میں طرح طرح کے ڈراوے بیان کر دیئے ہیں تاکہ لوگ پرہیزگار بنیں یا خدا ان کے لئے نصیحت پیدا کرے۔ (۲۰:۱۱۳)

تاریخ ☆ اور ہم نے تمہاری طرف روشن آیات اُتاری ہیں اور جو لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ ان کی خبریں پرہیزگاروں کے لئے نصیحت۔ (۲۴:۳۴)

متبرک ☆ وہ (ذات برتر) بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ اہلِ عالم کو ہدایت کرے، وہی۔ کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور جس نے (کسی کو) بیٹا نہیں بنایا جس کی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور پھر اس کا ایک اندازہ ٹھہرا۔ (۲۵:۱۔۲)

فصیح ☆ اور یہ (قرآن) رب العالمین کا اتارا ہوا ہے اس کو امانت دار فرشتہ لے کر اترا ہے۔ (یعنی) تمہارے دل پر (اس نے القا) کیا ہے تاکہ (لوگوں کو) نصیحت کرتے رہو (اور القا بھی) فصیح عربی زبان میں (کیا ہے) (۲۶:۱۹۲۔۱۹۵)

بشارت ☆ طٰس۔ یہ قرآن اور کتاب روشن کی آیات ہیں۔ ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور بشارت وہ جو نماز پڑھتے، زکوٰۃ دیتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں (۲۷:۱۔۳)

فرض ☆ (اے پیغمبرؐ) جس (خدائے عزوجل) نے تم پر قرآن (کے احکام) کو فرض کیا ہے وہ تمہیں بازگشت کی جگہ لوٹا دے گا۔ کہہ دو کہ میرا رب اس شخص کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت لے کر آیا اور (اس کو بھی) جو صریح گمراہی میں ہے۔ (۲۸۔۸۵)

محفوظ ☆ بلکہ یہ روشن آیتیں ہیں۔ جن لوگوں کو علم سے نوازا گیا ہے ان کے سینوں میں (محفوظ) اور ہماری آیتوں سے ہی منکر ہیں جو بے انصاف ہیں۔ (۲۹،۴۹)

رحمت ☆ کیا ان لوگوں کے لئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو اُن کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے کچھ شک نہیں کہ مومنوں کے لئے اس میں رحمت اور نصیحت ہے (۲۹:۵۱)

دعوت ☆ اور ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کر دی ہے۔ (۳۰:۵۸)

آیات ☆ الٓمٓ۔ یہ حکمت کی (بھری ہوئی) کتاب کی آیات ہیں۔ نیکو کاروں کے لئے ہدایت اور رحمت جو نماز کی پابندی کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔ (۳۱۔۱۔۴)

حقیقت ☆ الٓمٓ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس کتاب کا نازل کیا جانا رب العالمین کی طرف سے ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے خود ہی اس کو بنا لیا ہے۔ (نہیں) بلکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے بر حق ہے تا کہ تم ان لوگوں کو ہدایت کرو جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں آیا تا کہ یہ رستہ پر چلیں۔ (۳۲:۱۔۳)

تصدیق ☆ اور جو کتاب ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے، بر حق ہے اور ان (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے کی ہیں۔ (۳۵:۳۱)

تنبیہ ☆ یٰسٓ۔ قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے۔ (اے محمدؐ) بلا شبہ تم رسولوں میں سے ہو، صراط مستقیم پر، (یہ خدائے) غالب اور مہربان نے نازل کیا۔ تا کہ تم لوگوں کو جن کے باپ دادا کو متنبہ نہیں کیا گیا تھا، متنبہ کر دو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ (۳۶:۱۔۶)

روشنی ☆ صٓ۔ قسم ہے قرآن کی جو نصیحت دینے والا ہے (کہ تم حق پر ہو) (۳۸:۱)

مشعل ☆ یہ قرآن اہلِ عالم کے لئے نصیحت ہے (۳۸:۸۷)

منزل نما ☆ اس کتاب کا اتارا جانا خدائے عزیز و حکیم کی جانب سے ہے۔ (اے پیغمبرؐ) ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے تو خدا کی عبادت کرو (یعنی) اس کتاب کی عبادت کو (شرک

سے) خالص کر کے۔ (۲۹:۱۔۲)

بلیغ ☆ اللہ نے نہایت اچھی باتیں نازل فرمائی ہیں (یعنی) کتاب (جس کی آیتیں باہم) ملتی جلتی (ہیں) اور دہرائی جاتی (ہیں) جو لوگ اپنے رب کا خوف کرتے ہیں ان کے بدن اور دل نرم (ہو کر) اللہ کی یاد کی جانب (متوجہ) ہو جاتے ہیں۔ یہی اللہ کی ہدایت ہے وہ اس سے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ جس کو گمراہ کردے اس کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔ (۳۰:۲۳)

احسن ☆ اور اس سے پہلے کہ تم پر ناگہاں عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو اس نہایت اچھی (کتاب) کی جو تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے، پیروی کرو۔ کہ (مبادا اس وقت) کوئی متنفس کہنے لگے کہ (ہائے ہائے) اس تقصیر پر افسوس ہے جو میں نے اللہ کے حق میں کی اور میں تو ہنسی ہی اُڑاتا رہا، یا یہ کہنے لگے کہ اگر مجھ کو اللہ ہدایت سے فیضیاب کرتا تو میں بھی متقی لوگوں میں ہوتا۔ یا جو عذاب دیکھ لے تو کہنے لگے کہ اگر مجھے پھر ایک بار دنیا میں جانا ہو تو میں نیک لوگوں میں ہو جاؤں۔ (اللہ فرمائے گا) کیوں نہیں میری آیات تیرے پاس پہنچ گئی تھیں مگر تو نے انہیں جھٹلایا اور شیخی میں آ گیا اور تو کافر بن گیا۔ (۳۹:۵۵۔۵۹)

اول و آخر ☆ حٰم اس کتاب کا اُتارا جانا خدائے غالب و دانا کی طرف سے ہے جو گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے اور سخت عذاب دینے والا اور صاحب کرم ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (۴۰:۱۔۳)

واضح المعانی ☆ حٰم (یہ کتاب خدائے) رحمٰن و رحیم (کی جانب) سے اُتری ہے (ایسی) کتاب جس کی آیتیں واضح (المعانی) ہیں (یعنی) قرآن عربی ان لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں۔ جو بشارت بھی سناتا ہے اور خوف بھی دلاتا ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگوں نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں (۴۱:۱۔۴)

عالی رتبہ ☆ جن لوگوں نے نصیحت کو نہ مانا جب وہ ان کے پاس آئی اور یہ تو ایک عالی رتبہ کتاب ہے اس پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے (اور) دانا (اور) خوبیوں والے (اللہ) کی اُتاری ہوئی ہے۔ (۴۱:۴۰۔۴۳)

بینائی ☆ اور اگر ہم اس قرآن کو غیر زبانِ عرب میں (نازل) کرتے تو یہ لوگ کہتے کہ اس کی آیتیں ہماری زبان میں کھول کر کیوں نہیں بیان کی گئیں، کیا (خوب کہ قرآن تو) عجمی اور (مخاطب) عربی! کہہ دو کہ جو ایمان لاتے ہیں ان کے لئے (یہ) ہدایت اور شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان

کے کانوں میں گرانی (یعنی بہرہ پن) ہے اور یہ ان کے لئے نابینائی (کا باعث) ہے۔ (۴۱_۴۴)

میزان ☆ اللہ ہی تو ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل فرمائی اور (عدل) کی ترازو۔ (۴۲:۱۷)

فضیلت ☆ حٰمٓ کتابِ روشن کی قسم کہ ہم نے اس کو قرآن عربی بنایا ہے تا کہ تم سمجھو اور بڑی کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں ہمارے پاس (لکھی ہوئی اور) بڑی فضیلت اور حکمت والی ہے۔ (۴۳:۴_۱)

اور یہ (قرآن) تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے نصیحت ہے اور (لوگو) تم سے عنقریب پرسش ہوگی۔ (۴۳:۴۴)

مبارک ☆ حٰمٓ اس کتابِ روشن کی قسم کہ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل فرمایا۔ ہم تو رستہ دکھانے والے ہیں۔ (۴۴: ۱_۳)

سلیس ☆ ہم نے اس (قرآن) کو تمہاری زبان میں آسان کر دیا تا کہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں۔ (۴۴:۵۸)

کتاب اللہ ☆ حٰمٓ اس کتاب کا اُتارا جانا خدائے غالب (اور) دانا کی طرف سے ہے۔ ۴۵:۱_۲

دانائی ☆ یہ قرآن لوگوں کے لئے دانائی کی باتیں ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں ان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ (۴۵:۲۰)

صحیفہ ☆ حٰمٓ (یہ) کتب خدائے غالب (اور) حکمت والے کی طرف سے اُتری ہے۔ (۴۶:۱_۲)

للکار ☆ یہ (کفار) یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے قرآن از خود بنا لیا ہے؟ بات یہ ہے کہ یہ (اللہ پر) ایمان نہیں رکھتے اگر یہ سچے ہیں تو ایسا کلام بنا تو لائیں۔ (۵۲:۳۳_۳۴)

غوروفکر ☆ اور اگر یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ اللہ کے ڈر سے دبا اور پھٹا جاتا ہے۔ اور یہ باتیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ فکر کریں۔ (۵۹:۲۱)

دانش ☆ اور (لوگو) یہ (قرآن) اہلِ عالم کے لئے نصیحت ہے۔ (۶۸:۵۲)

کلام پاک ☆ تو ہم کو ان چیزوں کو قسم جو نظر آتی ہیں اور ان کی جو نظر نہیں آتی ہیں اور ان کی جو نظر نہیں آتیں۔ کہ یہ (قرآن) فرشتۂ عالی مقام کی زبان کا پیغام ہے اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں لیکن تم لوگ بہت ہی کم ایمان لاتے ہو اور نہ کسی کاہن کے مزخرفات ہیں لیکن تم لوگ بہت کم فکر کرتے ہو۔ (یہ تو) رب العالمین کا اُتارا ہوا ہے۔ (۶۹:۳۸_۴۳)

خضر راہ ☆ (اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ

حضرت خبیبؓ کا عجیب واقعہ

حضرت حبیب رضی اللہ عنہ حرام مہینے گزرنے تک مشرکین کی قید میں رہے۔ جب لوگوں نے قتل کا ارادہ کیا تو حارث کی بیٹی سے (جو بعد میں مسلمان ہوئی) نظافت اور صفائی کی غرض سے استرہ مانگا، زینب اُسرہ دے کر اپنے کام میں مشغول ہوگئی۔ زینب کہتی ہیں کہ تھوڑی دیر میں دیکھتی ہوں کہ میرا بچہ ان کے زانو پر بیٹھا ہوا ہے اور ہاتھ میں ان کے اُسترہ ہے۔ یہ منظر دیکھ کر میں گھبرا گئی۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے مجھ کو دیکھ کر یہ فرمایا کیا تجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا، ہرگز نہیں انشاء اللہ مجھ سے ایسا کام کبھی نہ ہوگا۔ ہم لوگ غدر نہیں کرتے اور بار ہا زینب یہ کہا کرتی تھیں میں نے کوئی قیدی خبیبؓ سے بہتر نہیں دیکھا، البتہ تحقیق میں ان کو انگور کے خوشے کھاتے دیکھا حالانکہ اس وقت مکہ میں کہیں پھل کا نام و نشان نہ تھا اور وہ خود لوہے کی بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے کہیں جا کر لا نہیں سکتے تھے یہ رزق اُن کے پاس محض اللہ کے پاس سے آتا تھا۔

(حافظہ بریرہ انجم بنت جان محمد)

جنوں کی ایک جماعت نے (اس کتاب کو) سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو بھلائی کا رستہ بتاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ (۷۲:۱-۲)

مقامات ☆ اے (محمدؐ) جو کپڑے میں لپٹ رہے ہو، رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی رات، آدھی رات یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔ (۷۳:۱-۴)

لیل و نہار ☆ اور اللہ تو رات اور دن کا اندازہ رکھتا ہے، اس نے معلوم کیا کہ تم اس کو نباہ سکو گے تو اس نے تم پر مہربانی کی پس جتنا آسانی سے ہو سکے (اتنا) قرآن پڑھ لیا کرو۔ (۷۳:۲۰)

نزول ☆ (اے محمدؐ) ہم نے تم پر قرآن آہستہ آہستہ نازل کیا ہے۔ (۷۶:۲۳)

زبان و بیان ☆ ہم کو ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں (اور) جو سیر کرتے ہیں اور غائب ہو جاتے ہیں۔ اور رات کی قسم جب ختم ہونے لگتی ہے اور صبح کی قسم جب نمودار ہوتی ہے کہ بلاشبہ یہ (قرآن) فرشتۂ عالی مقام کی زبان کا پیغام ہے جو صاحبِ قوت۔ مالکِ عرش کے ہاں اونچے درجے والا سردار (اور) امانت دار ہے اور (مکے والو) تمہارے رفیق (محمدؐ) دیوانے نہیں ہیں۔ بے شک انہوں نے اس

(فرشتے) کو مشرقی کنارے پر دیکھا ہے اور وہ پوشیدہ باتوں (کے ظاہر کرنے) میں بخیل نہیں۔ اور یہ شیطان مردود کا کلام نہیں، پھر تم کدھر جا رہے ہو؟ یہ تو اہلِ عالم کے لئے نصیحت ہے، (یعنی) اس کے لئے ہم جو تم میں سے سیدھی چال چلنا چاہئے۔ (۸۱:۱۵۔۲۸)

عظیم الشان ☆ (یہ کتاب ہزل و بطلان نہیں) بلکہ یہ قرآن عظیم الشان ہے، لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا)

قرآن ☆ ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا ہے، اور تمہیں کیا معلوم کہ شب شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ (۹۷:۱۔۳)

پہچان ☆ اور جب اللہ کے یہاں سے ان کے پاس کتاب آئی جو اُن کی (آسمانی) کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ اور وہ پہلے کافروں پر فتح مانگا کرتے تھے تو جس چیز کو وہ خوب پہچانتے تھے، جب ان کے پاس آ پہنچی تو وہ کافر ہو گئے، پس کافروں پر اللہ کی لعنت۔ (۲:۸۹)

صدق و صفا ☆ کہہ دو جو شخص جبرئیل کا دشمن ہو اس کو غصہ میں مر جانا چاہئے، اس نے تو یہ (کتاب) خدا کے حکم سے تمہارے دل پر نازل کی ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے۔

نہ بھولئے

ہدیٰ اسلامی ڈائجسٹ کی اشاعت میں اضافہ آپ کے علمی اور دینی فریضہ کے ساتھ آپ کی طرف سے ایک صدقۂ جاریہ بھی ہے۔

بلا شبہ ☆ الٓمّٓ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کتاب کا نازل کیا جانا ربّ العالمین کی طرف سے ہے۔ (۳۲:۱)

خضر راہ ☆ رمضان کا مہینہ، جس میں قرآن (اول اول) نازل ہوا جو لوگوں کا رہ نما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق او رباطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے۔ (۲:۱۸۵)

حرف آخر ☆ کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن) خدا کی طرف سے ہو، پھر تم اس سے انکار کرو تو اس سے بڑھ کر کوئی گمراہ ہے جو (حق کی) پرلے درجے کی مخالفت میں ہو۔ (۴۱:۵۲)

◆◆◆

گلدستۂ محامد

چڑیوں کے ترنم میں غنا تیری ہے
لہروں کے تلاطم میں صدا تیری ہے
غنچوں کی چٹک ہو کہ عنادل کی چہک
ہر ساز کے پردہ میں نوا تیری ہے

سنسار کے سب رشیوں کا سرتاج بنے
گدی پہ رسالت کی مہاراج بنے
دعویٰ تو سمانتا کا پیچھے ہوگا
پہلے تو کوئی صاحبِ معراج بنے

مومن تو کوئی بوبکرؓ سے برتر نہ ہوا
برتر تو بڑی بات ہے ہمسر نہ ہوا
صدیق تو دنیا میں ہوئے اور بھی چند
لیکن بجز ان کے کوئی اکبر نہ ہوا

اے صلِ علیٰ عہد عمرؓ کا شہکار
دیکھے گا نہ اس کو زمانہ زنہار
اشتر کے کجاوہ میں ہے عہد فاروق
فاروق کے ہاتھوں میں ہے اشتر کی مہار

اللہ غنی شان جنابِ عثمانؓ
بخشش میں نہیں کوئی جوابِ عثمانؓ
سائل کے لئے قلب کشادہ کی طرح
ہر وقت کھلا رہتا ہے بابِ عثمانؓ

دنیا کے شجاعوں میں نمایاں ہیں علیؓ
غیرت صد سام و نریماں ہیں علیؓ
پشت ان کی نہ دیکھی کسی دشمن نے کبھی
میدان وفا میں شہِ مرداں ہیں علیؓ

شہباز صدیقی امروہوی

طلباء وطالبات کے لیے خصوصی پیش کش

درسگاہِ نبوت کے عظیم طلباءِ کرام

مسجدِ نبوی شریف کے ایک کونے میں واقع چبوترہ آج بھی اہل ایمان کی نگاہوں کا مرکز ہے۔ عربی میں چبوترے کو صفہ کہتے ہیں اور اہلِ صفہ وہ خوش قسمت افراد تھے جو مدینہ منورہ کی مہکتی فضاؤں میں ہر وقت علومِ نبوت کی خوشہ چینی کرتے تھے اور جب حکم ملتا تو میدانوں کا رخ کیا کرتے۔ دینی مدارس انہی عظیم ہستیوں کے نقشِ قدم کی پیروی میں قائم کیے گئے ہیں۔ دینی مدارس کے نئے تعلیمی سال کے افتتاح کی مناسبت سے ایک راہنما اور دلنشین تحریر......

محمد بن محمود

اصحابِ صفہ کن شخصیات کو کہتے ہیں؟

صفہ عربی میں چبوترے کو کہتے ہیں، سرورِ دو عالم رسالت مآب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول یکم ہجری مطابق ۲۷ ستمبر ۶۲۲ عیسوی کو مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے تو مستقل طور پر مسجد نبوی کو اصلاح وارشاد کے لیے منتخب فرمایا اور یہاں مسجد سے متصل باہر ایک سایہ دار چبوترہ بنا دیا گیا جس پر یہ شمعِ نبوت کے پروانے دنیا و مافیہا سے بے خبر ہمہ وقت لسانِ نبوت سے جھڑنے والے بے بہا گوہر سمیٹنے کی فکر میں رہتے۔

ان اصحاب کی تعداد گھٹتی بڑھتی رہتی تھی کیونکہ وہ مسافر حضرات بھی باہر سے آکر اسی چبوترہ پر قیام کرتے جن کا مدینہ منورہ میں کوئی عزیز یا رشتہ دار نہ ہوتا اور جب یہ مسافر نہ ہوتے تو تعداد گھٹ جاتی۔ علامہ نوویؒ تحریر فرماتے ہیں۔

اصحاب صفہ وہ پردیسی اور بے سروسامان صحابہ تھے جو دنیا سے بے رغبت تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی مسجد کو قیام گاہ بنائے ہوئے تھے۔ مسجد کے آخر میں ان کے قیام کے لیے ایک چبوترہ تھا جو مسجد سے علیحدہ تھا اور اس پر سایہ کے لیے کچھ پڑا ہوا تھا اس پر رات گزارتے، ابراہیم حربی اور قاضی عیاض نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے۔ اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کبھی کم ہو جاتے اور کبھی بڑھ جاتے، کبھی ستر ہو گئے اور کبھی کم و بیش حتیٰ کہ یہ تعداد چار سو تک جا پہنچتی جیسا کہ علامہ قرطبی نے سورۂ نور کی تفسیر میں فرمایا ہے اور تفسیر کشاف میں بھی سورۂ آل عمران کی آیت (للفقراء الذین احصر وا فی سبیل اللہ) کی تفسیر میں ایسا ہی لکھا ہے۔ (تہذیب الاسماء واللغات)

جب باہر سے لوگ آکر ان میں مل جاتے تو ان کی تعداد بڑھ جاتی اور ان میں سے کوئی وفات پا جاتا یا گھر والا ہو جاتا تو ان کی تعداد گھٹ جاتی۔

علامہ جلال الدین السیوطیؒ نے اصحاب صفہ کے (۱۰۱) نام گنوائے ہیں اور ایک مستقل رسالہ میں ان حضرات کے اسمائے گرامی جمع کیے ہیں۔

محدث حاکمؒ نے اپنی مشہور کتاب ''مستدرک حاکم'' میں ۲۴ افراد کو اصحاب صفہ میں شمار کیا ہے اور حافظ ابونعیم نے ''حلیۃ الاولیاء'' میں ۴۳ نام لکھے ہیں۔ بہر حال جس کو جو نام دستیاب ہوئے یا جس کی تحقیق جیسی ہوئی اس نے وہ نام لکھ دیئے۔

محدث حاکمؒ نے ''مستدرک صفحہ ۱۹ جلد سوم'' میں جن اصحاب صفہ کے نام درج کیے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ ابو الدرداءؓ ۲۔ ابو ذر غفاریؓ ۳۔ ابو عبسؓ ۴۔ ابو عبیدہ بن الجراحؓ ۵۔ ابو کبشہؓ ۶۔ ابو لبابہؓ ۷۔ ابو مرثد الغنویؓ ۸۔ ابو ہریرہؓ ۹۔ ابو الیسرؓ ۱۰۔ بلال بن رباحؓ ۱۱۔ ثابت بن ودیعہؓ ۱۲۔ ثوبان بن بجدؓ ۱۳۔ حجاج بن عمروؓ ۱۴۔ خباب بن الارتؓ ۱۵۔ خبیب بن یسافؓ ۱۶۔ زید بن خطابؓ ۱۷۔ سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ ۱۸۔ سالم بن عمیرؓ ۱۹۔ سائب بن خلادؓ ۲۰۔ سلمان فارسیؓ ۲۱۔ صفوان بن بیضاءؓ ۲۲۔ صہیب بن سنانؓ ۲۳۔ عبداللہ بن انیسؓ ۲۴۔ عبداللہ بن مسعودؓ ۲۵۔ عتبہ بن مسعودؓ ۲۶۔ عکاشہ بن محصنؓ ۲۷۔ عمار بن یاسرؓ ۲۸۔ عمیر بن عوفؓ ۲۹۔ عویم بن ساعدہؓ ۳۰۔ مسطح بن اثاثہؓ ۳۱۔ مسعود بن ربیعؓ ۳۲۔ معاذ بن حارث القاریؓ ۳۳۔ مقداد بن الاسودؓ ۳۴۔ عبداللہ بن زیدؓ۔

محدث حاکم کتاب الہجرہ میں ان ناموں کو تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں ''ان ناموں کو میں نے بہت سی متفرق احادیث سے جمع کر کے لکھ دیا ہے جن میں اصحاب صفہ اور ان کے پاس آکر قیام کرنے والوں کا ذکر ہے اور روایات کی سندیں میں نے حذف کر دی ہیں۔''

کھانا پہلے سے تین گنا بڑھ گیا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ بے سروسامان حضرات تھے اور حضور اقدس ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جس کے پاس دو کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لے جائے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہو وہ پانچویں کو لے جائے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میرے والد (یعنی ابو بکر صدیقؓ) تین آدمیوں کو لے گئے اور ہمارے والد صاحب مہمانوں کو گھر پہنچا کر پھر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں شرف یاب ہوئے اور وہیں کھانا کھالیا اور کھانے کے بعد پھر وہیں ٹھہرے رہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ عشاء کی نماز پڑھ لی، نماز پڑھ کر پھر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے کھانا کھالیا اور جناب ابو بکر صدیقؓ نے بھی آپ ﷺ کے ہمراہ کھانا کھایا اور اس کے بعد دیر تک بیٹھے رہے پھر اچھی خاصی رات گزرنے کے بعد گھر آئے، گھر آنے پر آپ کی اہلیہ محترمہ نے عرض کی: اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر اتنی دیر آپ کس وجہ سے غیر حاضر رہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے دریافت فرمایا کہ تم نے ابھی تک ان کو کھانا نہیں کھلایا؟ اہلیہ محترمہ نے عرض کیا کہ انہوں نے آپ کے بغیر کھانا کھانے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابو بکرؓ کو غصہ آگیا اور فرمایا خدا کی قسم! میں آج کے اس کھانے میں سے کبھی نہ کھاؤں گا۔ حضرت ابو بکرؓ کا یہ فرمانا تھا کہ آپ کی بیوی نے بھی قسم کھالی کہ میں بھی نہ کھاؤں گی اور مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ ہم بھی (ابو بکرؓ کے بغیر) نہ کھائیں گے۔

جب یہ منظر سامنے آیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ کا غصہ اتر گیا اور فرمایا کہ ہمارا غصہ شیطان کی طرف سے ہے۔ لہٰذا کھانا منگوا کر کھانا شروع کر دیا اور آپ کے ساتھ مہمانوں نے بھی کھایا۔ اس کھانے میں اس قدر برکت ہوئی کہ جب کوئی لقمہ اٹھاتے تھے تو نیچے سے اسی قدر بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھ جاتا تھا۔ یہ ماجرا دیکھ کر تعجب سے حضرت ابو بکرؓ نے اپنی بیوی سے فرمایا: قبیلہ بنی فراس والی! یہ کیا ماجرا ہے؟ بیوی نے بھی تعجب سے عرض کی کہ کیا بتلاؤں میرا دل باغ باغ ہوا جا رہا ہے، یہ کھانا تو باوجود کھائے جانے کے پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ بہر حال سب نے کھایا اور حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں بھی اس کھانے میں سے بھیجا بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ آپ نے بھی اس میں سے تناول فرمایا۔ (صحیح بخاری ۱/۸۴)

افطار کے لئے کچھ نہیں تھا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں اصحاب صفہ میں سے تھا۔ ایک روز میں نے روزہ رکھا۔ جب شام ہوئی تو نماز پڑھ کر قضائے حاجت کے لیے چلا گیا کیونکہ اس روز میرے پیٹ میں تکلیف تھی۔ جب میں واپس آیا تو کھانا کھایا جا چکا تھا اور اصحاب صفہ فارغ ہو چکے تھے۔ اب میں نے دل میں سوچا کہ کس کے پاس پہنچوں؟ غور وفکر کرنے کے بعد دل میں آیا کہ حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس جاؤں۔ وہ اس وقت مسجد میں تھے اور نماز کے بعد نوافل پڑھ رہے تھے۔ جب وہ نفلوں سے فارغ ہو گئے تو میں ان کے قریب گیا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی آیت سکھا دیجئے (آیت کا تو صرف ایک بہانہ تھا ورنہ حقیقتاً) میرا مطلب یہ تھا کہ باتوں باتوں میں کھانے کو پوچھ لیں اور ساتھ لے جا کر کھلا دیں۔ انہوں نے مجھے سورۂ آل عمران کی کچھ آیتیں سکھائیں اور مسجد سے اٹھ کر گھر چلے گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ چل دیا حتیٰ کہ جب دروازے پر پہنچے تو مجھے چھوڑ کر اندر چلے گئے اور دیر ہو جانے پر بھی اندر سے میری کوئی خبر نہ لی۔ میں نے خیال کیا کہ باہر نکلنے کے کپڑے اتارنے میں دیر ہو گئی ہوگی میرے لیے کھانا بھیجنے والے ہیں۔ لیکن بہت دیر ہو گئی اور میرے لئے کچھ اندر سے نہ آیا تو میں چل دیا، میں چلا جا رہا تھا کہ سامنے سے حضور اقدس ﷺ تشریف لاتے ہوئے دکھائی دیئے۔ آپ نے فرمایا ابو ہریرہؓ! آج تمہارے منہ کی بو (جو روزے کی وجہ سے ہو جاتی ہے) بڑی تیز ہے؟ میں نے عرض کی جی یا رسول اللہ! میں نے آج روزہ رکھا تھا اور اب تک افطار کی نوبت نہیں آئی اور نہ کچھ افطار کے لیے میرے پاس ہے فرمایا آؤ میرے ساتھ چلو۔ میں آپ ﷺ کے ساتھ چل دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے دولت کدہ پر پہنچ گئے اور باندی سے فرمایا لاؤ وہ پیالہ لے آؤ۔ چنانچہ وہ پیالہ لے آئی جس کے کناروں میں ذرا سا کھانا لگا ہوا تھا۔ میں نے بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کیا اور پیالہ ہر طرف سے ٹٹول ٹٹول کر نکالتا رہا حتیٰ کہ میرا پیٹ بھر گیا۔ (حلیۃ الاولیاء)

دودھ کا پیالہ سب کے لئے کافی ہو گیا

حضرت ابو ہریرہؓ کا کہنا ہے "اللہ کی قسم، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں بھوک سے نڈھال ہو کر زمین سے جا لگتا تھا اور بھوک کے مارے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ ایک دن میں مسجد کے قریب لوگوں کے راستے میں بیٹھ گیا۔ حضرت ابو بکرؓ گزرے۔ میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کی تفسیر پوچھی۔ میں نے ان سے صرف اس لیے پوچھا تھا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے چلیں گے۔ لیکن وہ آیت کی تفسیر بتا کر چل دیئے۔ پھر حضرت عمرؓ کا ادھر سے گزر ہوا۔

میں نے ان سے بھی کتاب اللہ کی ایک آیت کی تفسیر پوچھی ۔ میں نے ان سے یہ سوچ کر سوال کیا تھا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے چلیں گے لیکن وہ بھی آیت کی تفسیر بتا کر چلے گئے ۔ ان دنوں صحابہؓ کرامؓ عام طور پر فاقے کیا کرتے تھے ۔ کبھی کبھار کوئی مہمان آ جاتا تو اس کے کھانے کو بھی کچھ نہ ہوتا ۔ پھر ابو القاسم (ﷺ) میرے قریب سے گزرے اور مجھے دیکھ کر مسکرا دیئے ۔ وہ میرا چہرہ دیکھ کر دل کی بات بھانپ گئے ۔ چلتے چلتے فرمایا:

''ابو ہرؓ!'' میں نے کہا: ''لبیک یا رسول اللہ ﷺ''!

''آ جاؤ!''

میں آپ کے پیچھے پیچھے گیا۔ آپ گھر میں داخل ہوئے ۔ میں نے اجازت طلب کی ۔ آپ نے اجازت دی اور میں بھی اندر چلا گیا۔ ایک پیالے میں آپ کو تھوڑا سا دودھ نظر آیا۔ دریافت کیا:

''یہ دودھ کہاں سے آیا؟'' گھر والوں نے کہا: ''فلاں آدمی یا فلاں خاتون نے تحفہ بھیجا ہے۔''

فرمایا: ''ابو ہرؓ!'' میں نے کہا: ''لبیک یا رسول اللہ ﷺ!''

اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بلا لاؤ۔

اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے۔ یہ لوگ اپنا گھر بار چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوئے تھے اور

سورۃ آل عمران

اور وہ مصیبت جو پہنچی تھی اس روز جب مقابلہ کو نکلے تھے دونوں لشکر تو وہ اللہ کے حکم سے پہنچی تھی اور (مقصد یہ تھا کہ) دیکھ لے اللہ تعالیٰ مومنوں کو اور دیکھ لے جو نفاق کرتے تھے اور کہا گیا اُن سے لڑو اللہ کی راہ میں یا بچاؤ کرو (اپنے شہر کا) بولے اگر ہم جانتے کہ جنگ ہوگی تو ہم ضرور تمہاری پیروی کرتے ۔ وہ کفر سے اُس روز زیادہ قریب تھے بہ نسبت ایمان کے، کہتے ہیں اپنے منہ سے (ایسی باتیں) جو نہیں ہیں اُن کے دلوں میں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جسے وہ چھپاتے ہیں۔ جنہوں نے کہا اپنے بھائیوں کے بارے میں۔ حالانکہ وہ خود (گھر) بیٹھے تھے کہ اگر وہ ہمارا کہا مانتے تو نہ مارے جاتے ۔ آپ فرمایئے ذرا دور تو کر دکھاؤ اپنے آپ سے موت کو اگر تم سچے ہو اور ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ وہ جو قتل کیے گئے ہیں اللہ کی راہ میں وہ مردہ ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں ۔ اپنے رب کے پاس (اور) رزق دیئے جاتے ہیں۔ شاد ہیں اُن (نعمتوں) سے جو عنایت فرمائی ہیں انہیں اللہ نے اپنے فضل و کرم سے اور خوش ہو رہے ہیں بسبب اُن لوگوں کے جو ابھی تک نہیں آملے اُن سے ۔ اُن کے پیچھے رہ جانے والوں سے کہ نہیں ہے کوئی خوف ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(آیت 166 تا 170)

مسجد نبویؐ میں رہائش پذیر تھے۔ ان کا نہ کوئی گھر تھا اور نہ اسباب۔ رسول اللہ ﷺ ان پر خاص شفقت کیا کرتے تھے۔ آپ کے پاس صدقہ آتا تو ان کے پاس بھیج دیتے اور اس میں سے کچھ نہ لیتے۔ تحفہ آتا تو انہیں بھی اس میں شریک کرتے۔ مجھے فکر پڑ گئی۔ میں نے سوچا: ''اتنا سا دودھ اہلِ صفہ کے کس کام آئے گا۔'' میں ہی یہ دودھ پی لیتا اور جسم میں کچھ طاقت آتی۔ اہلِ صفہ آئیں گے تو رسول اللہ ﷺ مجھی کو حکم دیں گے اور میں ہی انہیں دودھ پیش کروں گا، پھر میرے لیے کیا بچے گا! لیکن اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت گزاری کے بغیر چارہ بھی نہیں تھا۔ بہر حال میں گیا اور انہیں بلا لایا۔ وہ آئے، آپ نے اجازت دی اور وہ گھر میں آکر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب کیا: ''ابو ہرؓ!''

میں نے کہا: ''لبیک یا رسولؐ اللہ!''

''پیالہ اٹھاؤ اور اہلِ صفہ کو دو۔''

میں باری باری سب کو پلانے لگا۔ سب سیر ہو گئے۔ پیالہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا۔ آپ نے پیالہ ہاتھوں میں اٹھایا، میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: ''ابو ہرؓ!''

''لبیک یا رسولؐ اللہ!'' میں نے کہا۔ ''اب میں اور تم رہ گئے۔''

''بالکل صحیح فرمایا، یا رسولؐ اللہ''!

''لو، بیٹھو اور پیو۔''

آپ ﷺ نے پیالہ میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا۔

میں نے بیٹھ کر پیا۔ فرمایا:

''اور پیو۔''

میں نے اور پیا۔

آپ ﷺ کہتے رہے:

''اور پیو''

یہاں تک کہ میں نے کہا: ''نہیں، قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، اب اس کے لیے کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔''

فرمایا:

''اچھا، مجھے دکھاؤ''

میں نے پیالہ دیا، آپ ﷺ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور اس کا نام لے کر پیالے میں بچا دودھ پی لیا۔'' (بخاری)

زیادہ اچھی حالت کونسی ہے؟

ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ اصحاب صفہ کے پاس تشریف لائے اور ان سے دریافت فرمایا کیا حال ہے؟ اس پر انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے خیریت سے رکھا ہے۔ اس کے بعد سید دو عالم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم آج اچھی حالت میں ہو (کیونکہ دین سیکھتے سکھاتے ہو اور اس پر عمل کرتے ہو اور فتنوں میں ڈالنے والی چیزیں تمہارے پاس نہیں ہیں اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب کہ صبح کو ایک پیالے میں کھاؤ گے اور

شام کو دوسرا پیالہ تمہارے سامنے رکھا جائے گا جس میں صبح کے سالن کے علاوہ دوسرا سالن ہوگا اور طرح طرح کی روٹی پکائی جائے گی اور تم اپنے مکانوں کو اس طرح کپڑوں سے ڈھانکو گے جیسے کعبے کو ڈھانکا جاتا ہے۔

یہ سن کر اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو فرمایئے کہ وہ مال پاس ہونے کا دور اس صورت میں آئے گا جب ہم دین دار ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں! اس پر انہوں نے عرض کی کہ اس روز تو ہم اچھے حال میں ہوں گے (کیونکہ دین پر بھی چل رہے ہوں گے اور دنیا جو پاس ہوگی اسے بھی دین پر خرچ کریں گے اس لیے اُس وقت ہم صدقے کریں گے اور غلام آزاد کریں گے چنانچہ جس ثواب سے آج مال نہ ہونے کی وجہ سے محروم ہیں وہ ثواب بھی ہمیں ملے گا پھر آپ یہ کیسے فرمارہے ہیں کہ ہم آج اچھی حالت میں ہیں؟) یہ سن کر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا نہیں نہیں تم آج ہی بہتر ہو جب دنیا تم کو ملے گی تو تم آپس میں حسد کرنے لگو گے اور آپس کے تعلقات کو توڑو گے اور آپس میں بغض رکھنے لگو گے۔

(اصحاب صفہ)

کتنے اچھے سوار ہیں

جس وقت غزوۂ بدر پیش آیا تو حضرت ابو الدرداءؓ اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے۔ غزوۂ اُحد حالت ایمان میں پیش آیا اور اس غزوہ میں آپ ﷺ نے انہیں گھوڑے پر سوار دیکھ کر فرمایا: نعم الفارس عویمر، عویمر کتنے اچھے سوار ہیں۔ احد کے علاوہ دیگر غزوات اور جنگوں میں جناب رسالت مآب ﷺ کے ہم کاب رہے اور آپ نے حضرت ابوالدرداءؓ کو ان کا اسلامی بھائی بنا دیا۔

ایک مسافر جتنا سامان

حضرت عمرؓ نے شام کا سفر کیا اور یزید بن ابی سفیان، عمرو بن عاص اور ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہم کے مکانوں پر جا کر ملاقات کی تو سب کے شاہانہ ٹھاٹھ دیکھے۔ حضرت ابوالدرداءؓ کے گھر پہنچے تو خدم و حشم، تزک و احتشام اور زینت و آرائش تو ایک طرف، مکان میں ضروریاتِ زندگی تک نہ تھیں اور مدرسہ صفہ کا یہ سابق طالب علم ایک جگہ کمبل اوڑھے پڑا تھا اور وہاں چراغ تک نہ تھا۔ حضرت عمرؓ نے یہ حالت دیکھی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے اور پوچھا اس قدر عسرت سے زندگی گزارنے کا سبب کیا ہے؟ حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ دنیا میں ہم کو اتنا ساز و سامان رکھنا چاہیے جتنا ایک مسافر کے لئے درکار ہے۔

آہ! آنحضرت ﷺ کے بعد ہم لوگ کیا سے کیا ہو گئے۔ اس پُر اثر فقرہ کا یہ اثر ہوا کہ

دونوں بزرگوں نے روتے ہوئے صبح کر دی۔
(سیرۃ الصحابہؓ)

آخری وقت تک حدیث کی اشاعت

وفات سے کچھ دن قبل حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے بیٹے یوسف ان کے پاس علم حاصل کرنے آئے لیکن ابوالدرداءؓ اس وقت صاحب فراش تھے۔ پوچھا یوسف کیسے آنا ہوا؟ انہو ں نے عرض کی کہ آپ اور میرے والد صاحب کے درمیان جو تعلق تھا اس نسبت سے زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: جھوٹ بھی کیا بری شے ہے لیکن جو شخص استغفار کر لے تو معاف ہو جاتا ہے۔

حضرت یوسف ان کی وفات تک مقیم رہے۔ وفات سے کچھ پہلے یوسف کو بلا کر کہا کہ لوگوں کو میری موت کی خبر کر دو۔ چنانچہ یوسف نے لوگوں کو بتا دیا کہ ابوالدرداءؓ کا آخری وقت ہے۔ بس اس خبر کا مشہور ہونا تھا کہ آدمیوں کا طوفان امنڈ آیا۔ گھر سے باہر تک آدمی ہی آدمی تھے۔

اندر اطلاع ہوئی تو فرمایا: مجھے باہر لے چلو۔ باہر آ کر اُٹھ کر بیٹھے اور تمام مجمع کو مخاطب کر کے حدیث بیان کی اور جو علم سینۂ نبوت سے صفہ کے چبوترے پر حاصل کیا تھا آخری وقت تک اس کی اشاعت کا اہتمام کرتے رہے۔
(سیرۃ الصحابہؓ)

مدرسہ صُفہ کی شاخ

حضرت ابوالدرداءؓ ان لوگوں میں سے تھے جو جنابِ صاحب وحی کی حیات مبارکہ میں پورے قرآن مجید کے حافظ تھے اسی لیے حضرت عمرؓ نے آپ کو دمشق میں قرآن مجید کی تعلیم کے لیے نامزد فرمایا تھا اور آپ دمشق کی جامع عمری میں درس قرآن دیتے رہے۔ گویا کہ یہ ایک دینی یونیورسٹی بن گئی تھی جو حقیقت میں اسلام کے پہلے مدرسہ صفہ کی ایک شاخ تھی اور اس کے مہتمم حضرت ابوالدرداءؓ تھے، آپ کے ماتحت اور مدرسین بھی تھے اور طلباء کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز تھی۔ لوگ دور دور سے آ کر درس میں شریک ہوتے تھے۔

نماز صبح کے بعد دس دس آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ جماعت بنا دیتے اور ہر جماعت ایک قاری کے زیر نگرانی ہوتی۔ قاری قرآن پڑھاتے ہوئے ٹہلتے جاتے اور پڑھنے والوں کا سنتے رہتے۔ جب کسی طالب عالم کا حفظ قرآن مکمل ہو جاتا تو حدیث وفقہ تعلیم کے لیے اسے اپنی شاگردی میں لے لیتے۔

طلباء جب اساتذہ سے سوال کرتے اور ان کے پاس جواب نہ پاتے تو براہ راست مرکزِ مدرسہ یعنی حضرت ابوالدرداءؓ کی طرف رجوع

کرتے اور اپنی علمی پیاس بجھاتے۔ طالب علموں کے ہجوم واژدہام کا اندازہ اس سے کیجئے کہ ایک روز گنتی کروائی تو سولہ سو (۱۶۰۰) طالب علم حلقۂ درس میں شریک نکلے۔

پوری رات نماز تہجد کی فکر میں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالدرداءؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ کے درمیان مواخاۃ کروادی تھی۔ ایک دن حضرت سلمانؓ آپ کے گھر تشریف لائے تو ام الدرداءؓ کو بوسیدہ پرانے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔ سلمانؓ نے تعجب سے اس حالت کے بارے میں سوال کیا تو ام الدرداءؓ نے جواب دیا۔ ''تمہارے بھائی ابوالدرداءؓ کو دنیا کی کوئی ضرورت نہیں رہی وہ بالکل دنیا سے بے رغبت ہو گئے ہیں'' کچھ دیر بعد ابوالدرداءؓ تشریف لائے۔ جب کھانا چنا گیا تو ابوالدرداءؓ نے حضرت سلمانؓ سے فرمایا کہ کھایئے! میں روزے سے ہوں۔ حضرت سلمانؓ نے فرمایا: جب تک آپ نہ کھائیں گے میں بھی نہ کھاؤں گا چنانچہ دونوں نے کھانا کھایا۔ اس کے بعد رات کو جب سونے کا وقت ہوا اور حضرت ابوالدرداءؓ نماز کے لیے کھڑے ہونے لگے تو حضرت سلمانؓ نے روک دیا اور کہا کہ سو جائیں۔ ابوالدرداءؓ سو گئے کچھ دیر بعد پھر بیدار ہونے لگے تو حضرت سلمانؓ نے پھر روک دیا پھر صبح سے کچھ پہلے فرمایا کہ اب اٹھئے اور پھر

معمولی نیکی پر جنت

امام ابوداؤدؒ بڑے محدث ہیں۔ ایک مرتبہ وہ دریا کے کنارے کھڑے تھے اور کنارے پر پانی کم تھا۔ ایک جہاز دو تین سو قدم کے فاصلے پر کھڑا تھا۔ جہاز میں ایک شخص کو چھینک آئی اور اس نے الحمدللہ کہا اور اتنے زور سے کہا کہ ان کے کان میں آواز آئی۔ تو مسئلہ یہ ہے کہ اس کا جواب یرحمک اللہ کہہ کر دینا چاہئے۔ مگر یہ مسئلہ مجلس سے متعلق ہے۔ یہ نہیں کہ اگر کوئی بازار میں الحمدللہ کہے تو تم گھر سے جواب دیتے جاؤ۔ امام ابوداؤد کے کان میں آواز پڑی، یہ حضرات چونکہ نیکیوں کے حریص تھے، جہاز دور تھا آواز نہیں پہنچ سکتی تھی، فوراً تین درہم میں کشتی کرایہ پر لی، اس میں بیٹھ کر جہاز کے اوپر تک پہنچ گئے۔ وہاں جا کر یرحمک اللہ کہا تو غیب سے آواز آئی کہ اے ابی داؤدؒ! آج تو نے تین درہم کے بدلے جنت خرید لی ہے۔ یہ ہے چھوٹی سی نیکی کا اجر۔ اللہ ہمیں بھی اس طرح کی محبت نصیب فرمائے۔ آمین!

دونوں نے اٹھ کر تہجد کی نماز ادا کی اور پھر حضرت سلمانؓ نے فرمایا: آپ کے نفس کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کے رب کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کے مہمان کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کے اہل و عیال کا بھی آپ پر حق ہے۔ چنانچہ ہر حق دار کو اس کا حق ادا کریں۔ پھر جب یہ دونوں حضرات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ بات بھی ذکر کی، آپ ﷺ نے یہ ماجرا سن کر فرمایا: سلمانؓ نے سچ کہا۔ (ترمذی)

اللہ کی رضا کے لئے معاف کردیا

ایک مرتبہ ایک قریشی نے ایک انصاری کا دانت توڑ دیا، حضرت امیر معاویہؓ کا دور خلافت تھا، آپ نے قریشی کو مجرم ٹھہرایا۔ اس نے کہا کہ پہلے انصاری نے میرے دانت پر مارا تھا۔ امیر معاویہؓ انصاری کو راضی کرنے پر اور انصاری قصاص لینے پر اصرار کر رہا تھا۔ امیر معاویہؓ نے کہا یہ ابوالدرداءؓ بیٹھے ہیں ان سے فیصلہ کروا لیتے ہیں جو یہ فرما دیں اس کو تسلیم کر لینا۔ حضرت ابوالدرداءؓ نے ایک حدیث پڑھی کہ:

جس شخص نے جسمانی تکلیف پہنچنے پر ایذا دینے والے کو معاف کر دیا تو اس کے مراتب بلند اور گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔"

یہ حدیث سنتے ہی انصاری کا غیظ و غضہ یکسر رضا و محبت سے بدل گیا اور اس نے پوچھا کیا یہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! انصاری نے کہا کہ میں معاف کرتا ہوں۔

حضرت ابوذرؓ کے اسلام لانے کا دلچسپ واقعہ

میں قبیلہ غفار میں تھا تو مجھے معلوم ہوا کہ مکہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ میں نے اپنے بھائی کو واقعہ کی تحقیق کے لیے روانہ کیا۔ وہ تحقیق کر کے واپس آئے تو میں نے پوچھا کیا خبر لائے ہو؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! وہ شخص نیکیوں کی تعلیم دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے۔ اس قدر مجمل بیان سے میری تسلی نہیں ہوئی اس لیے میں سفر کا مختصر سامان لے کر مکہ کی طرف خود چل پڑا۔ وہاں پہنچا تو یہ دقت پیش آئی کہ میں رسول اللہ ﷺ کو پہچانتا نہ تھا اور کسی سے پوچھنا بھی خلافِ مصلحت معلوم ہوتا تھا اس لیے خانہ کعبہ میں جا کر ٹھہر گیا اور زمزم کے پانی پر گزر اوقات ہونے لگی۔

ایک دن حضرت علیؓ وہاں سے گزرے تو رک کر پوچھا: تم مسافر معلوم ہوتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو وہ مجھے اپنے گھر لے گئے لیکن میری ان سے کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ صبح اُٹھ کر میں پھر کعبہ گیا کہ لوگوں سے اپنے مقصود کا پتہ

دریافت کروں کیونکہ ابھی تک آنحضرت ﷺ کے حالات سے بے خبر تھا۔ اتفاق سے پھر حضرت علیؓ گزرے اور دریافت کیا کہ اب تک تم کو اپنا ٹھکانہ معلوم نہیں ہوا۔ میں نے کہا: نہیں! پھر وہ دوبارہ مجھے اپنے ساتھ لے کر چلے گئے، اس مرتبہ انہوں نے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا اگر اس کو راز رکھیں تو میں عرض کروں فرمایا مطمئن رہو! میں نے کہا میں نے سنا تھا کہ یہاں کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے پہلے اس خبر کی تصدیق اور اس شخص کے حالات دریافت کرنے کے لیے میں نے اپنے بھائی کو بھیجا مگر وہ کوئی تسلی بخش خبر نہ لایا اس لیے اب میں خود اس سے ملنے آیا ہوں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: ''تم نے نیکی کا راستہ پا لیا سیدھے میرے ساتھ چلے آؤ جس مکان میں میں جاؤں تم بھی میرے ساتھ چلے آنا راستہ میں اگر کوئی خطرہ پیش آئے گا تو میں جوتا درست کرنے کے بہانے سے دیوار کی طرف ہٹ جاؤں گا اور تم بڑھے چلے جانا''۔ چنانچہ میں حسب ہدایت ساتھ ہو لیا اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میرے سامنے اسلام پیش کیجئے۔ آپ نے اسلام پیش کیا اور میں اسلام کے عقیدت مندوں میں شامل ہو گیا۔ قبول اسلام کے بعد آپ نے فرمایا ابوذرؓ! ابھی تم اس کو پوشیدہ رکھو اور اپنے گھر لوٹ جاؤ میرے ظہور کے بعد واپس آنا۔ میں نے قسم کھا کر کہا میں اسلام کو چھپا نہیں سکتا ابھی لوگوں کے سامنے جا کر اعلان کروں گا یہ کہہ کر مسجد میں آیا یہاں قریش کا مجمع تھا میں نے سب کو مخاطب کر کے کہا قریشیو! میں شہادت دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یہ سن کر ان لوگوں نے للکارا کہ اس بے دین کو پکڑو! اس آواز کے ساتھ ہی چاروں طرف سے لوگ مجھ پر ٹوٹ پڑے اور مار مار کر بے دم کر دیا۔ یہ دردناک منظر دیکھ کر حضرت عباسؓ سے ضبط نہ ہو سکا وہ مجھ کو بچانے کے لیے میرے اوپر گر پڑے اور ان لوگوں سے کہا کہ تم لوگ ایک غفاری کی جان لینا چاہتے ہو حالانکہ وہ قبیلہ تمہاری گزرگاہ ہے۔ یہ سن کر سب ہٹ گئے۔

لیکن اسلام کا نشہ وہ نشہ نہ تھا جس کا خمار قریش کے غیظ و غضب کی ترشی سے اتر جاتا، دوسرے دن پھر اس حق گو کی زبان پر یہی نعرۂ مستانہ تھا اور پھر وہی مسجد تھی وہی سرداران قریش کا مجمع اور پھر وہی ستم آرائی۔

مسلم شریف میں فضائل ابی ذرؓ میں ان کے بارے میں دو روایتیں ہیں ایک یہی مذکورہ بالا روایت، اس روایت کے راوی حضرت ابن عباسؓ ہیں دوسری روایت خود ان سے مروی ہے۔ دونوں روایتوں کے واقعات باہم مختلف ہیں۔ دوسری روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ اپنے وطن سے اپنے بھائی انیس اور ماں کو لے کر اپنے ماموں کے یہاں گئے کچھ دن کے بعد ان سے

خفا ہو کر چلے گئے، اتفاق سے انیس کی ضرورت سے مکہ مکرمہ گئے وہاں سے لوٹ کر ابوذرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات و واقعات بیان کیے۔ آپ ﷺ کے اوصاف سن کر ابوذرؓ خود تحقیق کے لیے مکہ پہنچے اور ایک شخص سے آپ کا پتہ پوچھا۔ پوچھتے ہی ہر طرف سے مشرکین ان پر ٹوٹ پڑے اور مارتے مارتے بیدم کر دیا لیکن یہ نہ ہٹے۔ تیسرے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اور ان کو اپنے ساتھ لے گئے اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی پوری ہوئی

حضرت ابوذرؓ کی وفات کا واقعہ نہایت حیرت انگیز ہے۔ ۳۲ھ میں ربذہ کے ویرانہ میں وفات پائی۔

ان کی اہلیہ محترمہ ان کی وفات کے حالات بیان کرتی ہیں کہ جب ابوذرؓ کی حالت زیادہ خراب ہوئی تو میں رونے لگی۔ پوچھا کیوں روتی ہو؟ میں نے کہا تم ایک صحرا میں سفر آخرت کر رہے ہو۔ یہاں میرے اور تمہارے استعمال کے کپڑوں کے علاوہ کوئی ایسا کپڑا نہیں جو تمہارے کفن کے کام آئے۔ فرمایا: رونا موقوف کرو میں تمہیں ایک خوشخبری سناتا ہوں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس مسلمان کے دو یا تین لڑکے مر چکے ہوں وہ آگ سے بچانے کے لئے کافی ہیں۔ آپ ﷺ نے چند آدمیوں کے سامنے جن میں میں بھی تھا یہ فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص صحرا میں مرے گا اور اس کی موت کے وقت وہاں مسلمانوں کی ایک جماعت پہنچ جائے گی۔

میرے علاوہ ان میں سب آدمی مر چکے ہیں اب صرف میں باقی رہ گیا ہوں اس لیے وہ شخص یقیناً میں ہی ہوں اور میں بقسم کہتا ہوں کہ نہ میں نے تم سے جھوٹ بیان کیا ہے اور نہ کہنے والے نے جھوٹ کہا، اس لئے گزرگاہ پر جا کر دیکھو یہ غیبی مدد ضرور آتی ہوگی۔ میں (آپ کی اہلیہ محترمہ) نے کہا اب تو حجاج بھی واپس جا چکے ہیں اور راستہ بند ہو چکا ہے۔ فرمایا تم جا کر دیکھو چنانچہ میں ایک طرف دوڑ کر ٹیلے پر چڑھ کر دیکھنے جاتی تھی اور دوسری طرف بھاگ کر ان کی تیمارداری کرتی تھی۔ اسی دوڑ دھوپ اور تلاش و انتظار کا سلسلہ جاری تھا کہ دور سے کچھ سوار آتے دکھائی دیئے۔ میں نے اشارہ کیا۔ وہ لوگ نہایت تیزی سے آ کر میرے پاس ٹھہر گئے اور ابوذرؓ کے متعلق دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہیں؟ میں نے کہا: ابوذرؓ ہیں۔ پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابوذرؓ؟ میں نے کہا ہاں! وہ لوگ ''میرے ماں باپ آپ پر قربان'' کہہ کر ابوذرؓ کے پاس گئے تو پہلے ابوذرؓ نے آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئی سنائی اور پھر وصیت کی کہ اگر میری

بیوی یا میرے پاس کفن بھر کپڑا نکلے تو اسی کپڑے میں مجھ کو کفنانا اور قسم دلائی کہ تم میں سے جو کوئی حکومت کا ادنیٰ عہدہ دار بھی ہو وہ مجھے نہ کفنائے۔ اتفاق سے ایک انصاری نوجوان کے علاوہ ہر کوئی کسی نہ کسی خدمت پر مامور رہ چکا تھا چنانچہ انصاری نے کہا چچا! میرے پاس ایک چادر ہے اس کے علاوہ دو کپڑے اور ہیں جو خاص میری والدہ کے ہاتھ کے سلے ہوئے ہیں ان میں ہی آپ کو کفنا دوں گا۔ فرمایا: ہاں تم ہی کفنانا۔

اور اس وصیت کے بعد وفات پائی، یہ لوگ کوفہ سے آرہے تھے ان ہی کے ساتھ مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے جو عراق جا رہے تھے۔ بہر حال اس انصاری نوجوان نے ان کو کفنایا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور پھر سب نے مل کر اس صحرا کے ایک حصہ کو ان کے لئے آخری آرام گاہ بنا دیا۔ (مستدرک حاکم)

عشق میری ابتداء عشق میری انتہاء

ابو ذر رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کی ذات سے جو محبت تھی اس کا اظہار لفظوں میں نہیں ہوسکتا۔ ایک مرتبہ آپ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آدمی ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے لیکن اس جیسے اعمال کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا ابو ذر تم جس شخص سے محبت رکھتے ہو اسی کے ساتھ ہو۔ عرض کیا میں خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں فرمایا تم یقیناً اسی کے ساتھ ہو جس سے محبت رکھتے ہو۔

آنحضرت ﷺ کے بعد جب آپ کا نام نامی زبان پر آتا تو آنسوؤں کا دریا امنڈ آتا۔ احنف بن قیس روایت کرتے ہیں کہ میں نے بیت المقدس میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسلسل سجدے کر رہا ہے جس سے میرے دل پر ایک خاص اثر ہوا۔ جب میں دوبارہ لوٹ کر گیا تو پوچھا آپ بتا سکتے ہیں کہ میں نے جفت نماز پڑھی ہے یا طاق؟ اس نے کہا کہ اگر میں لاعلم ہوں تو خدا تو ضرور جانتا ہے اس کے بعد کہا کہ میرے دوست ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خبر دی ہے صرف اسی قدر زبان سے نکلا تھا کہ پھر رونے لگے پھر کہا میرے دوست ابو القاسم نے مجھے خبر دی..... ابھی بات پوری نہ ہوئی تھی کہ پھر آنسو امنڈ آئے، آخر میں سنبھل کر کہا میرے دوست ابو القاسم نے فرمایا ہے، جو بندہ خدا کو سجدہ کرتا ہے خدا اس کا ایک درجہ بلند کر کے ایک بدی مٹا کر ایک نیکی لکھتا ہے۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا: ابو ذر رسول اللہ ﷺ کا صحابی! یہ سن کر میں اپنی کوتاہی پر بہت نادم ہوا۔ (مسند احمد)

اللہ تعالیٰ کی نصرت کا دلچسپ واقعہ

۸ھ میں نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو

نماز کا قبول نہ ہونا

حضرت رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دس درہم کا کپڑا خریدا اور ان میں سے ایک درہم حرام کا تھا تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہ فرمائیں گے۔

غور کرو جب کپڑے میں دسواں حصہ حرام کا ہونے سے نماز قبول نہیں ہوتی تو جس کے سارے کپڑے اور خوراک حرام سے ہوا اس کی نماز کیسے قبول ہوسکتی ہے؟

عبیدہ بن الجراحؓ کی سرکردگی میں تین سو آدمیوں پر مشتمل ایک مہم ساحلی علاقوں کی طرف روانہ فرمائی تاکہ قریش کے قافلوں کی نقل و حرکت کا پتہ چلائیں۔ قافلہ روانہ ہونے کے کچھ دن بعد ہی توشہ ختم ہوگیا۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ نے اہل لشکر سے کہا کہ جس کے پاس جو کچھ ہے لے آؤ۔ سب لے آئے۔ یہ سارا توشہ جمع کیا گیا تو کھجور کی دو تھیلیاں بنیں۔ اب روزانہ سب کو دو دو کھجوریں ملتیں۔ جب یہ بھی ختم ہونے لگیں تو ایک ایک کھجور ملنے لگی۔ اس حدیث کو روایت کرنے والے تابعی حضرت وہب بن کیسان نے حضرت جابرؓ سے جب یہ حدیث سنی تو تعجب سے پوچھا کہ ایک کھجور سے کیا بنتا ہوگا؟ تو حضرت جابرؓ فرمانے لگے کہ "لقد وجدنا فقدنا حین فنیت" اس کی قدر اس وقت محسوس ہوئی جب یہ ایک ملنا بھی بند ہوگیا۔

حضرت قیس بن سعد بن عبادہؓ جو کہ اس لشکر میں شریک تھے نے جب دیکھا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لئے آئے ہوئے ہیں اور فاقہ مستی کا یہ عالم ہے کہ اب پتے کھانے کی نوبت آگئی ہے تو ان سے یہ حالت نہ دیکھی گئی انہوں نے اہل ساحل سے ادھار اونٹ خرید خرید کر ذبح کرنا شروع کر دیئے۔ پہلے دن تین اونٹ ذبح کیے، دوسرے دن بھی تین اور پھر تیسرے دن بھی تین اونٹ ذبح کر کے مجاہدین اسلام کی تواضع کی۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے ان سے کہا: تم ادھار اونٹ خرید کر ذبح کیے جا رہے ہو یہ قرض کہاں سے ادا کرو گے؟ حضرت قیس نے جواب دیا کہ ہمارے گھر میں مال ہے اس سے قرض ادا کروں گا۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے فرمایا وہ تمہارے ابا کا ہے تو قیس نے کہا کہ میرے والد اجنبی حاجتمندوں اور غریبوں کی امداد کرتے ہیں تو اگر میں مقروض ہوں تو کیا میری امداد نہیں کریں گے؟ حضرت ابوعبیدہؓ نے ان کی باتوں سے متاثر ہو کر کچھ نرمی اختیار کر لی لیکن حضرت عمرؓ

نے سختی سے روک دیا چنانچہ حضرت ابو عبیدہؓ نے انہیں منع کر دیا۔

پھر جب یہ لوگ سمندر کے کنارے پہنچے تو اللہ رب العزت نے ان فاقہ مستوں کی ضیافت کا سامان کیا کہ ایک بہت بڑی مچھلی کو سمندر کے کنارے ڈال دیا۔ یہ بہت بڑی مچھلی تھی جس کا نام عنبر تھا اور اس کی لمبائی پچاس ہاتھ تھی۔ بخاری میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں ''فاذا حوت مثل الظرب'' جب ہم ساحل پر پہنچے تو ہم نے ایک چٹان جیسی مچھلی پائی۔ یہ اتنی بڑی مچھلی تھی کہ صحابۂ کرامؓ نے اٹھارہ دن تک اس کا گوشت کھایا اور پھر بھی وہ ختم نہ ہوئی اور یہ لوگ واپسی پر مدینہ منورہ اس کا گوشت لے کر آئے.... حضرت ابو عبیدہؓ کے حکم سے اس کی پسلیوں کی دو ہڈیاں جوڑ کر کھڑی کی گئیں اور حضرت قیس بن سعد بن عبادہ جو کہ لشکر اسلام میں سب سے طویل القامت تھے کو حکم دیا کہ سب سے اونچے اونٹ پر بیٹھ کر اس کے نیچے سے گزریں! حضرت قیس نیچے سے گزر گئے لیکن ان کا سر ان پسلیوں تک نہیں پہنچ پایا۔

نیز حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ نے تیرہ آدمیوں کو اس کی آنکھ میں بیٹھنے کا حکم دیا چنانچہ تیرہ آدمی سہولت کے ساتھ اس کی آنکھ کے گڑھے میں سما گئے۔ اسی سال مکہ فتح ہوا پھر حنین پھر طائف کی جنگیں پیش آئیں، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح ان تمام معرکوں میں بھی پیش پیش رہے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

❄♦❄

محبوبؐ خدا

نور کی کرسی بچھی ہے بیٹھیے بالائے عرش
اے حبیب کبریا اے انجمن آرائے عرش
یا محمدؐ آپ سے ہے دونوں عالم میں بہار
آپ ماوائے زمیں ہیں آپ ہیں ملجائے عرش
تھی یہی خواہش کہ حضرت کا میں پا انداز ہے
کر دیا پورا خدا نے وہ جو تھا ایمائے عرش
لامکاں سے تھا کہیں بڑھ کر عروج شاہ دیں
رہ گیا عرش بریں تک جا کے رہ پیمائے عرش
آپ سردار رسل ہیں آپ ہیں بنیادِ خلق
آپ محبوب خدا ہیں آپؐ قدر افزائے عرش
دیدۂ بینا اگر ان کو نظر آجائے صاف
سینۂ حضرت ہے بیشک عرش اے جویائے عرش
نور کی اک شان تھی تھا نور ہی نور اے بشیر
لامکاں تک عرش سے پہنچا جو فرش آرائے عرش
سید شاہ محمد بشیر الہ آبادی

معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

(جو دوبارہ چھپ چکا ہے)

ابرھہ کی خانہ کعبہ پر چڑھائی سے

ملک الموت کی حضورؐ سے اجازت طلبی تک

سرورِ کونینؐ کی 63 سالہ زندگی کے وقوع پذیر ہونے والے سینکڑوں معجزات پر مشتمل

جن کے ذریعہ لاتعداد انسانوں کے لئے راہ ہدایت روشن ہوئی

حضورؐ کی زندگی اور حضورؐ کا وجود مبارک سب معجزہ ہی معجزہ ہیں۔

ایک ایک لفظ عقیدت و محبت، ادب و احترام اور علم و عرفان کی خوشبوئے جانفزا سے مُعطر

ہدیہ صرف پچھتر =/75 روپے (محصول ڈاک علاوہ)

جرأت و استقامت نمبر

✿ اسلاف کی جرأت و استقامت، عزم و ہمت کے ایمان افروز واقعات

✿ جب مسلمانوں نے دنیا کی دو بڑی طاقتوں سے ٹکر لی

اسلام کی پچیس (۲۵) سالہ ابتدائی تاریخ میں سپر طاقتوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر رکھ دیا اور اُن کے غرور و تکبر کو، شوکت و حشمت کو، سرور و سطوت کو، دولت و جاہ کو ان چند بوریا نشین انسانوں نے پاؤں تلے روند کر رکھ دیا۔

ایسا بھی وقت آیا کہ شہید ہوا، ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا، سر نہیں ملا، دھڑ نہیں ملا، آنکھیں نہیں ملیں لیکن کسی کے ایمان و استقامت میں ذرا بھی فرق نہ آیا اور دنیا کو بتا دیا کہ اسلام ہی دنیا کی سپر طاقت ہے۔

باوجود بے شمار خصائص و فضائل کے

ہدیہ صرف پچھتر =/75 روپے (محصول ڈاک علاوہ)

مندرجہ ذیل پتے پر -/125 روپے کا منی آرڈر بھیج کر منگا سکتے ہیں۔

"لازوال واقعات اسلام" نمبر

ہر مسلم گھرانے اور لائبریری کی زینت

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدینؓ و صحابۂ کرامؓ اور صالحینؒ کی قابلِ تقلید زندگیوں سے لئے گئے بے شمار سنہری واقعات

☆ دورِ نبوت، خلافت راشدہ اور تاریخ میں موجود عدل و انصاف کی عظیم روایات اور حکایات

مسلم خواتین کی شجاعت کے حیرت انگیز واقعات

نوجوانوں کے لئے مشعلِ راہ

انشاء اللہ اس خاص نمبر کا ہر صفحہ اہلِ ایمان کی روح کو سرشار کر دے گا

ہدیہ صرف ساٹھ روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)

صدیقی طباعت گھر: J-16، گراؤنڈ فلور، ابوالفضل انکلیو، پارٹ-I، جامعہ نگر، اوکھلا نئی دہلی-110025

اسلام میں الکحل اور خنزیر کی ممانعت

عالم اسلام کے نامور اسکالر اور مبلغ دین ڈاکٹر ذاکر نائیک کسی تعارف کے محتاج نہیں، انہوں نے اپنے لیکچرز، کتابوں، مناظروں اور جلسوں کے ذریعے اسلام کی حقانیت کو دنیا بھر میں ثابت کر دیا۔ ڈاکٹر صاحب نہ صرف دین اسلام بلکہ تمام اہم مذاہب کے بارے میں اپنے حیران کُن مطالعہ اور معلومات کے حوالے سے بھی شہرت رکھتے ہیں۔ دنیا کی تمام مذہبی کتابوں کے ہزاروں حوالہ جات ان کے دماغی کمپیوٹر میں محفوظ ہیں جنہیں وہ اپنے لیکچرز اور مباحثوں میں ایسے روانی سے استعمال کرتے ہیں کہ دیکھنے اور سننے والے انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔ دین کے حوالے سے ان کی تحقیق اور جستجو لائق تحسین ہے، انہوں نے اپنے لیکچرز کے ذریعے اسلام کو واحد ضابطۂ حیات ثابت کیا ہے اور اس حوالے سے غیر مسلموں کی غلط فہمیوں کو دور کر کے اسلام کی حقانیت واضح کر دی ہے۔ زیر نظر مضمون ڈاکٹر صاحب کے لیکچرز سے اخذ کردہ ہے، جس میں انہوں نے سوالاً جواباً سیشن کے دوران انتہائی مدلل اور دلچسپ انداز میں اسلام میں الکحل اور خنزیر کی ممانعت کی وجوہات بیان کی ہیں اور اس حوالے سے لوگوں کے ذہنوں میں پائے جانے والے مختلف سوالات کا جواب دے کر بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ کر دیا ہے!

ڈاکٹر ذاکر نائیک

سوال: اسلام میں الکحل کا استعمال حرام کیوں [illegible] دیا گیا ہے؟

جواب: ازمنۂ ماقبل تاریخ معلوم سے "الکحل [illegible] معاشرے پر "لعنت کی بارش" کی شکل [illegible] ہے۔ الکحل آج بھی کتنی ہی لاتعداد انسانی جانوں کے زیاں کا باعث ہے اور دنیا بھر میں لاکھوں کروڑوں لوگ اس اذیت ناک کرب سے دو چار ہیں۔ الکحل انسانی معاشرے کو درپیش ان گنت مسائل کی بنیادی جڑ ہے، روز افزوں شرح جرائم، دنیا بھر میں آئے دن اجڑتے بکھرتے ہوئے گھروں اور خاندانوں کی شماریات فی الاصل الکحل کی تخریبی قوت کی زندہ و جاوداں شاہد ہیں۔

اور تو اے بے خبر! سمجھا اسے آب حیات؟

۱۔ قرآن مجید میں الکحل کی ممانعت:

قرآن مجید فرقان حمید کی سورۃ المائدہ کی آیت مبارکہ ۹۰ میں ارشاد ہے۔

ترجمہ:۔ "اے ایمان والو! یقیناً شراب اور جوا اور بُت اور پانسے گندے شیطانی کام ہیں

پس ان سے اجتناب کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔"

۲۔ انجیل میں "ممانعت الکحل"

درج ذیل آیات میں شریعت عیسوی کے صحیفے میں بھی الکحل کی شدت سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔

الف) شراب مضحکہ آور ہے، غصہ آور ہے اور پینے والے کی عقل کو مختل کر کے رہتی ہے۔

(Proverbs 20:1)

ب) اور نشہ شراب میں مدہوش نہ ہو رہو

(Ephesians 5:18)

شریعت عیسوی میں بھی بالتاکید شراب سے ہوشیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے کہ یہ فتنہ در حقیقت "اُم الخبائث" یعنی تمام برائیوں کی ماں ہے۔

۳۔ الکحل دماغ کے مزاحمتی (ردوقبول کے) مرکز کو ناکارہ بنا چھوڑتی ہے۔

انسانی دماغ میں ایک مزاحمتی مرکز ہوتا ہے جو تعقل کے زیر اثر کسی شے کے جائز یا ناجائز ہونے کی خبر لاتا ہے۔ تعقل کا مزاحم مرکز ہی دراصل کسی فرد کو کسی شے کے بُرے ہونے سے خبردار کرواکر روکتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک فرد والدین بزرگوں سے بات چیت کے دوران کبھی بھی غلیظ زبان استعمال نہیں کرنا چاہتا اور بالعموم یونہی ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص فطری حاجت پوری کرنا چاہتا ہے تو وہ عموماً جائے خلوت کا رُخ کرتا ہے کیونکہ دماغ کا مزاحمتی مرکز جو مرکز تعقل ہوتا ہے اسے ٹائلٹ کی طرف جانے کی ہدایت کرتا ہے۔

جونہی "الکحل" اپنا اثر دکھاتی ہے یہ دماغ کے مزاحمتی مرکز سے مزاحم ہونے لگتی ہے۔ القصہ فرد میں تعقل و ادراک کی نارمل حسن ماند پڑنے لگتی ہے اور وہ امتیازی فرق کی جرأت کی تاب لانے کا متحمل نہیں ہو پاتا۔

"شراب سیخ پہ ڈالی، کباب شیشے میں" والا حال ہونے لگتا ہے۔ یہی اصل وجہ ہے کہ مخمور مدہوش فرد ایسا رویہ برتنے لگتا ہے جو اس کی فطری طبیعت کی خصوصیات سے ذرا بھی متماثل نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر نشے میں ڈوبا ہوا شخص اپنے والدین تک سے غلیظ اور غیر مہذب باتوں پر اُتر آتا ہے اور اسے اپنی غلطی کا احساس تک نہیں ہوتا۔ کچھ جرأت رندانہ کے مارے کپڑوں میں ہی پیشاب کر ڈالتے ہیں۔ یعنی ایک طرفہ خطا کے مرتکب ٹھہرتے ہیں، نہ تو ڈھنگ سے بات کر پاتے ہیں اور نہ ہی باقاعدہ طور پر چل ہی سکتے ہیں، پاؤں بے طرح پڑتے ہیں اور شراب کے جنوں میں جانے کیا کیا کچھ بکنے لگتے ہیں جس کا عمومی زندگی میں تصور بھی محال لگتا ہے۔ باہر، اندر رنگ ڈھنگ ایسے قرمزی ہو جاتے ہیں کہ رشتوں کی تمیز تک دھندلا جاتی ہے۔ مارے نشے کے بدکاری و بد

کرداری پر اُتر آتے ہیں، القصہ یہ جام ہائے مئے تلخ، تلخ تر نتائج لاکر رہتے ہیں۔

٤۔ شرابیوں میں بدکاری، غیر محرم و محرم عورتوں سے زیادتی کے واقعات اور ایڈز کا مرض زیادہ ہوتے ہیں:

امریکہ میں جرائم کا نشانہ بننے والوں کے لیے قومی سطح پر قائم بیورو آف جسٹس کے صرف 1996ء کے سروے کے مطابق روزانہ 2,713 واقعات تھے جن میں عورتوں کو زیادتی کا نشانہ بنایا گیا اور اعداد و شمار کے مطابق عورتوں سے زیادتی کے مرتکب افراد کی بڑی اکثریت نے یہ بدکارنامہ نشے کی حالت میں سرانجام دیا۔ عورتوں سے چھیڑ چھاڑ کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد بھی نشے کی حالت میں پائی گئی۔

اعداد و شمار کے مطابق امریکہ میں محرمات سے بدکاری کرنے والوں کی تعداد آٹھ فیصد ہے یعنی ہر سو میں سے (12/13) بارہ تیرہ افراد اپنی ہی ماؤں بہنوں سے زیادتی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ محرمات میں ناجائز جنسی اختلاط کے مظاہر تقریباً تمام کے تمام نشے میں مدہوش فریق یا فریقین کی کارگزاری ہوتے ہیں۔ دنیا کی سب سے زیادہ دہشت ناک بیماری ایڈز کے فروغ میں "الکحل" نہایت فعال عامل و محرک ہے۔

٥۔ عادی شرابی اوّل اوّل گرمیٔ بزم کے تقاضے سے شروع کرتا ہے۔

بہت سے شراب نوش خود کو Social Drinkers یا تقریبات کے تقاضوں کا لحاظ رکھنے والے شراب نوش کہہ کر شراب (شر + آب) کے حق میں دلیل لاتے ہیں۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ تو محض ایک یا دو پیگ، بخاطر بزم یاراں، پی لیا کرتے ہیں کہ کہیں آبگینوں کو ٹھیس نہ لگ جائے ورنہ انہیں خود پر مکمل کنٹرول حاصل ہے اور وہ کبھی نشے میں دھت نہیں ہوئے۔ تحقیق و جستجو سے ثابت ہوا ہے کہ اکثر شرابی بزم یاراں کے ادب آداب نبھاتے نبھاتے عادی مے نوش بن گئے۔ کسی عادی شراب نوش نے پہلی بار جام شراب اس نیت سے نہیں اٹھایا کہ وہ پکا پکا شراب نوش بن جائے کوئی "معاشرتی شرابی" Social Drinker دعوے سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں کئی برسوں سے آداب محافل کے تقاضوں کو نبھانے کی خاطر شراب پیتا رہا ہوں اور مجھے اس قدر ضبط ذات حاصل رہے کہ کبھی بھی، ایک بار بھی نہیں بہکا۔ (دراصل جس وقت کوئی برسوں سے پینے والا شراب نوش یوں کہہ رہا ہو اس وقت وہ یقیناً بہکا ہوا ہوتا ہے۔)

٦۔ حالت مخمور میں کیا گیا ایک شرمناک فعل آخری سانس تک کا پچھتاوا بن جاتا ہے:

فرض کریں کہ ایک معمولی سی شراب اور وہ بھی بتقاضائے محفل یاراں ...... پینے والا صرف ایک مرتبہ اپنا سیلف کنٹرول یا ضبط نفس کھو دیتا ہے اور نشے میں ہوش وحواس سے بیگانہ ہو کر وہ کسی خاتون سے زیادتی کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے یا اپنی محرمات (ماں، بہن، بیٹی وغیرہ) سے بدکاری کر ڈالتا ہے تو بھلے وہ بعد میں لاکھ پچھتاتا پھرے، نادم ہو، پشیمان ہو لیکن ایک عام انسان ہونے کے ناطے یہ احساس گناہ زندگی بھر اس کی ذات کو دیمک کی طرح چاٹتا رہے گا۔ گناہ میں ملوث فریقین کے ذہنی، جسمانی، نفسیاتی خسارے اور نقصان کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا اس پر مستزاد یہ کہ ایک لمحاتی خطا کے شکار اور شکاری دونوں ہی ایک ناقابل تلافی نقصان سے گزرتے ہیں ...... جسے کبھی بھی پورا نہیں کیا جاسکتا۔

۷۔ احادیث مبارکہ میں بھی الکحل کی مکمل ممانعت کی گئی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

الف) ''الکحل'' تمام برائیوں کو جنم دیتی ہے (اُم الخبائث ہے) اور تمام برائیوں سے بڑھ کر شرمناک بُرائی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، جلد سوم، کتاب مسکرات، باب 30، حدیث 3371)

ب) ہر وہ شے جو زیادہ مقدار کی صورت میں نشہ آور ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ (یعنی تمام مسکرات کی کلی ممانعت ہے) (مذکورحدیث کی روشنی میں کسی چسکی یا sip کی گنجائش بالکل نہیں)

ج) اللہ عزوجل شراب پینے والے پر ہی نہیں بلکہ بالواسطہ یا بلا واسطہ کاروبار شراب سے منسلک لوگوں پر بھی لعنت بھیجتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، جلد سوم، کتاب مسکرات، باب 30 حدیث 3380)

د) حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ شراب کے کاروبار میں ملوث یا منسلک دس افراد پر لعنت بھیجتا ہے۔

☆ وہ جو اسے کشید کرتا ہے۔
☆ وہ جس کے لیے کشید کی گئی۔
☆ وہ جو شراب کو پیتا ہے۔
☆ وہ جو شراب ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا ہے۔
☆ وہ جس کے پاس یہ لائی جاتی ہے یا لائی گئی۔
☆ وہ جسے پیش کی جائے۔
☆ وہ جو اسے فروخت کرتا ہے۔
☆ وہ جو کاروبار شراب سے نفع اندوزی کرتا ہے۔
☆ وہ شخص جو شراب خریدتا ہے۔

(بیوروکریسی کے تحفے بھی ملحوظ رہیں)۔
مسکر اشیاء کے استعمال کی ممانعت کی متعدد سائنسی وجوہات ہیں یعنی الکحل سے متعلقہ جان لیوا حقائق سائنسی حوالے سے کلی طور پر مصدقہ ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ تعداد میں اموات کا ایک بڑا مشترکہ سبب درحقیقت الکحل کا استعمال ہی قرار پاتا ہے۔ ہر سال لاکھوں لوگ الکحل کے استعمال کے باعث جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ میرا خیال ہے مجھے شراب و مسکرات کے تمام نقصانات گنوانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بخاطر اینکہ اکثر نقصانات اکثریت کے علم میں ہیں سطور زیریں میں الکحل سے متعلقہ چند امراض کی ایک سادہ سی فہرست ہے۔

۱۔ جگر کی نہایت مہلک بیماری Cirrhosis of Liver الکحل سے وابستگی کا شاخسانہ ہے یہ بہت عام بیماری ہے۔

۲۔ دوسرے امراض میں معدہ، سر، گردن اور آنت کا سرطان عام ہے۔

۳۔ فم معدہ اور آنتوں کی سوزش، لبلبہ کی سوجن کے علاوہ مشہور زمانہ ہیپا ٹائٹس بھی الکحل کے برتاؤ سے ماخوذ امراض ہیں۔

۴۔ امراض قلب، ہائپر ٹینشن جو بلڈ پریشر پر منتج ہوتی ہے، الکحل ہی کی دین ہے انجائنا اور دل کے دوروں کا سبب بھی بلائے الکحل ہے اسی سے Coronary Artherosclerosis کی بیماری بھی ملحق ہے۔

۵۔ یکدم بیگانہ ہوش و حواس ہو رہنے کی بیماری، مرگی، تشنج اور مفلوج ہو رہنے والی کتنی ہی بیماریوں کا تعلق ''الکحل'' کے انسانی بدن میں دخول کے باعث ہوتا ہے۔

۶۔ الکحل کا رندانہ استعمال کتنی ہی اعصابی بیماریوں کی مجتمع علامات جلو میں لئے آتا ہے، جن میں سے کچھ مشہور نام ہیں جیسے

☆ پیر یفرل نیو رو پیتھی۔ Peripheral Naeuropathy

☆ کارٹکل اٹرافی۔ Cortical Atrophy

☆ سیری بیلر اٹرافی۔ Cerebellar Atrophe

۷۔ کورسیکف سنڈروم Korsakoff Syndrome، ورنیکل جس کے ساتھ ساتھ واقعات عہد قریب کا حافظے سے محو ہو جانا اور کچھ مخصوص یادوں کا اختلال ذہنی کا باعث بن جانے کی بیماریاں بھی اسباب بلانوشی کا نتیجہ ہیں اور الکحل کا از حد استعمال Thiamine کی کمی کا باعث بھی بنتا ہے۔

۸۔ بیری بیری Beri Beri اور وٹامن کی کمی کی دیگر بیماریوں کی بہتات بھی ''الکحل'' سے رشتے کا نتیجہ ہے حتیٰ کہ Pallagra جیسی جلدی بیماری بھی الکحل کے صاحبان کو لاحق

ہوسکتی ہے۔

۹۔ Delerium Tremens جیسی مہلک بیماری بھی الکحل استعمال کرنے والوں کو لاحق ہوسکتی ہے۔ آپریشن کے بعد والے مریض بھی کبھی کبھار اس کا نشانہ بنتے ہیں۔ پرہیز یا اجتناب کے دوران بھی یہ بیماری Withdrawal Effects کے طور پر لاحق ہوسکتی ہے۔ اور اس قدر پیچیدہ صورت اختیار کرلیتی ہے کہ بڑے سے بڑے اچھے ہسپتال میں علاج کے باوجود مریض آخرش قبرستان کا رُخ کرتا ہے۔

۱۰۔ بڑی تعداد میں Endocrime جیسے غدودی امراض الکحل کا تحفہ ہیں جیسے Myxodema سے لے کر Hyperthyroidism اور فلورڈ کرشنگ سنڈروم وغیرہ۔

۱۱۔ Hematological کے اثرات بدنہایت دیرپا اور گوناگوں ہوتے ہیں۔ الکحل کے استعمال کی ایک بڑی وجہ Mactrocytic Anemia ہے جو فولک ایسڈ کی کمی کے باعث لاحق ہونے والا مرض ہے۔ zeives Syndrome جو مزید تین بیماریوں کی ماں ہے (جیسے یرقان) بھی الکحل ہی کی بے طلب دین ہے۔

۱۲۔ الکحل استعمال کرنے والوں میں خون کے جسیموں کی ترتیب وترکیب ایسی بگڑتی ہے کہ خدا کی پناہ! اکثر بیماریوں کا علاج موت ہی سے ممکن ہو پاتا ہے۔

۱۳۔ عام طور پر مستعمل گولی فلیجل (Flagyl) شراب کے ساتھ مل کر مرگ دوآتشہ کا سامان مہیا کرتی ہے۔

۱۴۔ مکرر الوقوع انفیکشن (حامل عفونت) تو عادی شراب نوشوں میں بہت عام اور ارزاں ہے۔ کسی بھی بیماری کے خلاف، قوت مدافعت یا جراثیم کے خلاف انسانی بدن کا مزاحمتی نظام، الکحل کے متواتر استعمال سے مکمل طور پر ناکارہ ہوجاتا ہے۔

۱۵۔ شرابی سینے کی انفیکشن کے لئے تو از بسکہ بدنام ہیں نمونیا الگ پھیپھڑوں کی سختی کے باعث وقت دم دم نہیں لینے دیتی ستم بالائے ستم تپ دق بھی ذوق مے کا نتیجہ ہوسکتی ہے اور یہ شراب نوشوں میں عام ہے۔

۱۶۔ شدید نشے کی حالت میں عموماً شراب نوش قے کر ڈالتا ہے شراب، متلی ہے اور اس صورت احوال میں کھانسی کا مدافعتی نظام مفلوج ہوکر رہ جاتا ہے۔ قے کے پھیپھڑوں میں داخل ہونے پر نہ صرف نمونیہ لاحق ہوسکتا ہے بلکہ اکثر پھیپھڑوں کی بیماریاں بھی جنم لیتی ہیں۔ حتیٰ کہ نظام تنفس میں پے در پے خلل موت پر انجام پذیر ہوتا ہے۔

۱۷۔ ''الکحل'' کے اثرات بد کا خواتین پر خطرناک اثر بالخصوص قابل ذکر ہے۔ خواتین

دراصل مردوں کی نسبت زیادہ با آسانی الکحل سے متعلقہ Cirrhosis کا نشانہ بنتی ہیں اور بالخصوص دوران حمل تو الکحل رحم مادر پر شدید تباہ کن اثرات نقش مرتب ہے۔ آج کل رحم مادر میں الکحل سنڈروم کے اثرات وسیع سطح پر علم طب کا موضوع مطالعہ ہیں جن کی رو سے حالیہ علم کے مطابق متوقع بچے کی پیدائش اور بچے کی ذہنی و جسمانی ساخت خطرناک حد تک متاثر ہو سکتی ہے۔

۱۸۔ متعدد جلدی بیماریوں کا دارومدار الکحل کے استعمال پر ہے۔

۱۹۔ خارش، گنجا پن، ناخنوں میں عفونت زاحالت زار اور جبڑوں میں جلن اور سوجن بھی شراب نوشوں میں پائی جانے والی عام بیماریاں ہیں۔

۸۔ شراب ایک مرض ہے۔

ان دنوں میڈیکل ڈاکٹرز ذرا زیادہ ہی روشن خیال ہو چلے ہیں۔ وہ شراب اور شراب کے رسیا لوگوں کو ''عادات بد'' میں شمار کرنے کی بجائے اعتدال کی رو سے انہیں قابل رحم سمجھتے ہیں اور شراب نوشی کو ''عادات قبیحہ'' کی بجائے ''بیماری سے موسوم کرتے ہیں۔

اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن نے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جو حقیقت کی پردہ کشائی کر کے صاف صاف کہتا ہے کہ اگر شراب ایک ''بیماری'' ہے تو یہ دنیا کی واحد محیر العقول بیماری ہے۔ جو بوتلوں میں خرید و فروخت کے لئے موجود ہے۔ جس کی تشہیر کا سامان اخبارات، مجلوں، ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر عام کیا جاتا ہے۔ جس کے فروغ کے لیے باقاعدہ لائسنس جاری کئے جاتے ہیں۔ جو گورنمنٹ کے ریونیو میں فراواں دولت لاتی ہے۔ شاہراہوں پر خونریز اموات کے سانحات کا سامنا کرتی ہے۔ شراب واحد بیماری ہے جو گھروں کو اُجاڑ، شکستہ اور ویران کر کے خاندانوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیتی ہے اور شرح جرائم میں خوب خوب اضافے کا باعث بنتی ہے۔ جس کے فروغ اور پھیلاؤ میں بے چارے جراثیم اور وائرس معصوم ہیں۔

۹۔ الغرض شراب بیماری نہیں شیطان کی نجس حرفت فن ہے:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی حکمت کاملہ سے شیطانی جال سے خبردار کیا ہے۔ اسلام کو دین فطرت یا انسان کا فطری مذہب کہا جاتا ہے۔ اسلام کی ہر خفی و جلی حکمت کا مقصود انسان کی مثالی فطرت کا بھرپور تحفظ ہے جبکہ الکحل فطرت انسانی سے کھلم کھلا انحراف ہے۔ یوں یہ فرد واحد ہی نہیں پورے معاشرے کو غیر فطری نشیبوں میں لا اُتارتی ہے۔ الکحل یا شراب انسان کو اشرف المخلوقات سے گرا کر حیوانات کے درجے پر لا ٹھہراتی ہے وہی انسان جو خود کو شرف انسانی کا دعویدار ہونے کے باعث وحوش سے برتر گردانتا

ہے۔ ''یا حسرت علی العباد'' کہ اشرف المخلوقات کیسے فریب شیطان سے اسفل السافلین بن جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام میں ''الکحل'' کا استعمال حرام قرار دیا گیا ہے۔

خنزیر کیوں ممنوع ہے

سوال: اسلام میں خنزیر کا گوشت کھانا کیوں ممنوع قرار دیا گیا ہے؟

جواب: یہ حقیقت کہ خنزیر کا استعمال اسلام میں حرام ہے، ایک جانی پہچانی حقیقت ہے۔ مندرجہ ذیل نکات، اسلام میں ''حرمت خنزیر'' کے متعدد پہلوؤں کی توضیح کرتے ہیں۔

۱۔ قرآن مجید میں خنزیر کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں کم از کم چار جگہوں پر لحم خنزیر کے استعمال کو حرام اور ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ سورۃ بقرہ کی آیت مبارکہ 173 ملاحظہ ہو۔

ترجمہ:۔ ''اس (اللہ) نے تو بس حرام کیا ہے تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور ہر چیز کہ جس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو۔''

سورۃ مائدہ کی آیت تین میں ارشاد ربانی ہے۔

ترجمہ:۔ ''حرام کیا گیا ہے تم پر مُردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ جانور کہ جس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو۔''

سورۃ انعام کی آیت مبارکہ 145 میں ارشاد ہے۔

ترجمہ:۔ کہہ دو! نہیں پاتا میں اپنے پاس آنے والی وحی میں کوئی چیز حرام کسی کھانے والے پر کہ اسے کھائے سوائے اس کے کہ ہو وہ مُردار، یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت اس لئے کہ وہ یقیناً ناپاک ہے۔''

قرآن مجید میں سورۃ نحل کی آیت 115 میں واضح کیا گیا ہے کہ

ترجمہ:۔ ''حقیقت یہ ہے کہ اس نے تو بس حرام کیا ہے تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور ہر وہ چیز کہ پکارا جائے غیر اللہ (کا) نام اس پر''

کتاب فرقان میں اللہ فرماتا ہے۔

"حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر و ما اھل لغیر اللہ بہ

مندرجہ ذیل بالا آیات قرآنی قلب مسلمان میں یہ یقین پیدا کرنے کے لیے کافی ہیں کہ خنزیر اس لئے حرام ہے کہ اللہ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔

۲۔ خنزیر کی بات انجیل میں حکم ممانعت:

عیسائی حضرات اپنے مذہبی صحف کے حوالے سے ممکنہ طور پر جلد قائل ہو جاتے ہیں۔ انجیل میں خنزیر خوری کی مکمل ممانعت ہے۔ کتاب مقدس Leviticus میں ساتویں اور آٹھویں سطر میں یوں مندرج ہے۔

''اور خنزیر کہ اگر چہ اس کے کھر بٹے ہوئے ہیں۔ بہر حال یہ جانور جگالی نہیں کرتا یہ تمہارے لئے ناپاک ہے۔''

''ان کا گوشت تم نہ کھاؤ گے اور نہ ہی تم ان کے تن مُردہ کو چھوؤ گے وہ تمہارے لئے ناپاک ہیں۔''

انجیل مقدس کی کتاب ''کتاب استثناء Book of Deuteronmy کی آٹھویں سطر میں بھی حرمت خنزیر سے خبردار کیا گیا ہے۔

''اور خنزیر کہ اس کے پاؤں کے کھر دو حصوں میں بٹے ہوئے ہیں مگر یہ جگالی نہیں کرتا، تمہارے لئے ناپاک ہے تم نہ ہی اس کا گوشت کھاؤ گے اور نہ ہی اس کے مُردہ جسم کو ہاتھ لگاؤ گے۔''

اسی طرح بائبل کی کتاب Isaiah کے باب 65 میں سطر 2 تا 5 بھی خنزیر کے حرام ہونے کو واضح کرتی ہیں۔

۳۔لحم خنزیر ،متعدد بیماریوں کا باعث ھے۔

اب مجھے معاملہ غیر مذہبی لوگوں سے آن پڑا ہے اور یہ دیگر غیر مسلم اور ملحد حضرات تبھی قائل ہوں جب انہیں محض تعقل، منطق اور سائنس کی روشنی میں بتایا جائے۔ خنزیر کا گوشت کھانے سے کم از کم مختلف اقسام کی ستر (70) سے زائد بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں۔ کسی شخص کو سور کا گوشت استعمال کرنے کی صورت میں پیٹ میں کیڑے پڑنے کی بیماری کا لاحق ہونا نہایت قرین امکان ہے اور یہ پیٹ میں کیڑے مختلف اقسام کی حامل بیماریوں کے ہمراہ رینگتے ہیں جیسے کرم کروی، کرم سوزنی یا ہک وارم وغیرہ جن میں سب سے زیادہ خطرناک قسم ٹیپیا سولیم (Taenia Solium) کی ہے۔ عام طور پر انہیں ٹیپ وارم (Tape warm) کہا جاتا ہے۔ یہ مریض کی بڑی آنت میں پھلتا پھولتا ہے اور بہت لمبا ہو جاتا ہے۔ اس کے انڈے خون میں شامل ہو کر بدن کے ہر ہر حصے تک جا پہنچتے ہیں۔ اگر یہ دماغ میں سرایت کر جائے تو یہ حافظے کی مکمل تباہی کا موجب بن سکتا ہے۔ آنکھ میں داخل ہو رہنے کی صورت میں یہ ٹیپ فارم بینائی زائل کر سکتا ہے۔ گر یہ دل میں داخل ہو رہے تو ہارٹ اٹیک یقینی بنا سکتا ہے اور اگر یہ جگر کا رُخ کر لے تو جگر کا زیاں الگ، الغرض یہ مریض کے بدن کے ہر ہر عضو کو خطرناک حد تک نشانہ بنا سکتا ہے۔ ایک اور نہایت خطرناک کیڑا TrichuraTichurasis نامی ہے۔

خنزیر کے متعلق ایک عام غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ اگر اسے خوب اچھی طرح آنچ پر پکا لیا جائے تو اس کے انڈے مر جاتے ہیں جبکہ امریکہ میں کیئے گئے ایک تحقیقی منصوبے کے نتائج کے مطابق چوبیس (24) میں سے بائیس (22) مریض اچھی طرح پکا کر کھانے والے نکلے۔ اس سے صاف طور پر روشن ہوتا ہے کہ

شوہر کے حقوق

بیوی پر سب سے بڑا حق ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت پر سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر سب سے بڑا حق اس کی ماں کا ہے۔ (رواہ الحاکم فی المستدرک)

شوہر کی تعظیم وتکریم.... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو کسی مخلوق کے لئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (رواہ الترمذی ۱/۳۴۹)

شوہر کی اطاعت و فرماں برادری...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو عورت اس حال میں دنیا سے جائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو اور خوش ہو تو وہ جنت میں جائے گی۔ (رواہ الترمذی ۱/۳۴۹)

آپ ﷺ کے نزدیک مبغوض عورت.... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے وہ عورت مبغوض ہے جو اپنے گھر سے (بلا اجازت شوہر) شوہر کی شکایت کرتے ہوئے نکلے۔ (مجمع الزوائد)

آپ عام حالات کی تیز تر آنچ بھی استعمال کرلیں تو خنزیر کے انڈے مرنے والے نہیں۔

۴۔ سور کے گوشت میں چربی دار مواد ہوتا ہے۔

جو مواد عضلات کی نمو اور افزائش کا موجب ہوتا ہے وہ خنزیر کے گوشت میں نہایت کم پایا جاتا ہے بہت ہی کم بلکہ یہ چربی سے لبالب بھرا پڑا ہوتا ہے۔ یہ چربی خون کی نالیوں میں جا کر جمنے لگتی ہے دریں صورت ہائپر ٹینشن بالفاظ دیگر بلڈ پریشر کے لئے مہمیز کا کام دیتی ہے اور دل کے دورے کا یقینی سبب بن سکتی ہے۔ اب اس بات میں حیرت کیسی اگر امریکہ میں بسنے والے پچاس (50) فیصد سے زیادہ لوگ ہائپر ٹینشن Hyper Tension جیسے موذی مرض میں مبتلا ہیں۔

۵۔ خنزیر روئے عرض پر غلیظ ترین جانور ہے۔

خنزیر روئے زمین کا سب سے غلیظ جانور ہے۔ اس کے کھانے پینے اور رہنے میں تعفن ہے۔ یہ گوبر، لید اور انسانی فضلہ تک کھا جاتا ہے۔ میرے علم کے مطابق یہ بہترین مہتر یا خاکروب ہے جو خدا نے پیدا کیا۔ دیہی علاقوں میں عموماً حوائج فطری کے لیے جدید ٹائلٹ نہیں ہوتے اور دیہی لوگ کھلی فضا میں ہی کوئی گوشۂ خلوت کی تلاش کرتے ہیں۔ اکثر و بیشتر گندگی اور فضلہ یہ غلیظ خنازیر صاف چٹ کر جایا کرتے

ہیں کچھ لوگ یقیناً منطقی استدلال سے کام لیتے ہوئے احتجاج کر سکتے ہیں کہ آسٹریلیا میں تو باقاعدہ خنزیر خانے تعمیر ہو چکے ہیں جہاں ان خنازیر کو نہایت صاف ستھرے اور غذائی حوالے سے پاکیزہ ماحول میں بسایا گیا ہے مگر یہاں بھی گروہوں کی شکل میں رہتے ہوئے وہ اپنی فطری غلیظ عادات سے باز نہیں آتے آپ چاہے انہیں کتنا بھی صاف و شفاف رکھنے کی سعی رائیگاں کرتے رہیں وہ اپنے ہی نہیں دیگر ساتھیوں کے فضلے کو بھی مزے سے چٹ کر جاتے ہیں۔

۶۔ خنزیر سب سے زیادہ بے شرم حیوان ہے۔

روئے زمین پر خنزیر سے بڑھ کر شرمناک حد تک شرم سے عاری کوئی جانور نہیں۔ یہ واحد جانور ہے جو دوسرے جانوروں کو اپنے ہم جنس ساتھی کے ساتھ لطف ربائی کی دعوت دیتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ امریکہ میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد خنزیر خوری سے حظ اٹھاتی ہے۔ تقریبات میں اکثر و بیشتر رقص کے بعد وہ ''تبادلۂ زوج'' فرماتے ہیں بالفاظ دیگر ''تم میری بیوی کے شبستاں میں اور میں تمہاری بیوی کے بستر پر'' دو عمل کرتے ہیں۔ یقین کریں یہ شرمناک فعل ''خنزیریت'' ہے اور اگر آپ خنزیر خور ہیں تو لامحالہ آپ کا طور طریقہ اور کردار بھی خنزیر جیسا ہو کر رہے گا امریکیوں کی مثال ہی لے لیں۔

(ڈاکٹر ذاکر نائیک نے بجا طور پر غلیظ امریکی معاشرتی تمدن کو ''خنزیریت'' سے تعبیر کیا ہے مگر میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ ''بیوی بدل بازی'' کا یہ امریکی کلچر خنزیر کا گوشت کھانے کے سبب ہی پیدا نہیں ہوا اس کی متعدد دیگر نفسیاتی عمرانی اور تمدنی وجوہ ہیں۔ یہ اکثر امریکیوں کی جنسی کج روی، معاشرتی کج فطری، مادر پدر آزادی اور بے مرکز و محور ''سنہری'' زندگی کی شب بیداری کا شاخسانہ بھی ہے۔ بہت سے دیگر امریکی خنزیر خور ایسا خبیث کھیل نہیں بھی کھیلتے۔ (زاہد کلیم۔ مترجم)

❄♦❄

آیت الکرسی کی فضیلت

اس مقدس آیت کی بڑی بزرگی ہے۔ قرآن مجید کی آیتوں میں سب سے بڑی عظمت کی آیت ہے۔ سوتے وقت اس کو پڑھنے سے رات بھر شیطان قریب نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نگہبانی ہوتی ہے۔ ہر نماز کے بعد پڑھنے والا جنت میں داخل ہوگا۔ اس آیت میں اسم اعظم (الحی القیوم) ہے اور پچاس کلمے ہیں اور ہر کلمے میں پچاس برکتیں ہیں اس کے پڑھنے سے رنج و غم دور ہو جاتا ہے، روزی میں کشائش ہوتی ہے، شیطان ہٹ جاتے ہیں اور ہر آفت و بلا سے محفوظ رہتا ہے۔ جہات ستہ اور داخلِ جوف میں پڑھنے سے ایک مضبوط قلعہ حفاظت کے لیے ہو جاتا ہے کوئی چور ڈاکو داخل نہیں ہو سکتا۔

برائے زائرین حرمین شریفین

پلٹ آئے ہیں یہ مکہ مدینہ دیکھنے والے
یہ بیتِ رب، حبیبِ رب کا روضہ دیکھنے والا

مبارک ہو تجھے اے شہرِ مکہ دیکھنے والے
تصدق تیری آنکھوں کے مدینہ دیکھنے والے

حریم کعبہ و طیبہ میں مرکز اہلِ ایماں کا
بڑے خوش بخت ہیں مکہ مدینہ دیکھنے والے

مسلماں کے لئے اس سے بڑی نعمت تو کیا ہوگی
ہیں قسمت کے دھنی مکہ مدینہ دیکھنے والے

جلالِ ربِّ کعبہ تو نے بیت اللہ میں دیکھا
جمالِ مصطفیٰ بھی دیکھ روضہ دیکھنے والے

خدا کے حکم سے پائی سعادت حجِ اکبر کی
زیارت کا شرف پایا مدینہ دیکھنے والے

تو چاہے جس قدر بھی ناز کرے اپنی قسمت پر
بجا ہے! گنبدِ خضریٰ کا جلوہ دیکھنے والے

بسا لائے ہیں جلوے روضۂ والا کے آنکھوں میں
مقدر کے سکندر ہیں یہ روضہ دیکھنے والے

مرے پاس آ بہ فرطِ شوق آنکھیں چوم لوں تیری
ارے او گنبدِ خضریٰ کا جلوہ دیکھنے والے

تری خوش قسمتی پر اے کنولؔ قربان ہو جاؤں
زمیں کے فرش پر جنت کا روضہ دیکھنے والے

نظیر کنولؔ شادانی دیپال پوری

لبرل اسلام اور اسلام

تحریر: صلاح الدین چغتائی

آج کل لبرل اسلام کا بہت شور ہے۔ عام آدمی تو اس بات پر پریشان ہو جاتا ہے کہ اسلام کی نہ جانے کتنی اقسام ہیں کہ جن میں سے ایک لبرل اسلام ہے۔ یاد رہے کہ اسلام صرف اسلام ہے اس کو کسی دم چھلے کی ضرورت نہیں، جیسے ذاتِ باری نے قرآنِ حکیم میں خود فرمایا:

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ دینِ اسلام ہے''۔

دین درحقیقت نام ہے ضابطۂ حیات کا اور اسلام اللہ تعالیٰ کے حضور سرِ تسلیم خم کر دینے کا نام ہے۔ لہٰذا جب اس آیت کا مفہوم اجاگر کرتے ہیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے وہ ضابطۂ حیات پسند فرمایا ہے جس میں انسان اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر لبیک کہتے ہوئے سر تسلیم خم کر دے۔ اب ساری دنیا کی ڈکشنریاں اٹھا کر محدب عدسہ لے کر ان کا عمیق مطالعہ کر لیں۔ کہیں پر بھی آپ کو سلام کے ساتھ کوئی سابقہ لاحقہ لگانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی۔ یہ تو شیطان کی کارروائی ہے کہ وہ اپنی ابتدائی دشمنی کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے لیے اپنے پسندیدہ کردار کے حامل لوگوں کے ذریعے سے ایسے ایسے استعارے استعمال کراتا ہے کہ جس سے اللہ پاک کی صریح نافرمانی کا پہلو نکلتا ہے۔ قرآن حکیم میں قیامت کا نقشہ کھینچتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا:

ترجمہ: اس روز مجرموں سے کہا جائے گا کہ ''اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ اور اے بنی آدم کیا میں نے تم سے یہ وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی پیروی نہ کرنا۔ وہ تمھارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہا تھا کہ صرف میری عبادت کرنا کہ یہی سیدھا راستہ ہے''۔

اب اللہ تعالیٰ کی عبادت کا طریقہ قرآن اور حدیث میں واضح کر دیا گیا ہے اور یہ بھی کہ اس کے علاوہ کچھ بھی قبول نہ کیا جائے گا۔

قرآن مجید کیونکہ احکامات کی مجمل کتاب ہے اور اس کی تفصیل احادیث میں ہے تو قرآن حکیم تو اجمالی طور پر کوئی قانون بیان کرتا ہے جبکہ اس کی تشریح کے لیے حدیث کی طرف رجوع

کرنا پڑتا ہے۔اب انسانی فطرت میں ہے کہ ہر بات کو جلد قبول کر لیتا ہے جس کو وہ آسان اور اپنے مزاج کے مطابق پاتا ہے لیکن جب کوئی ایسی بات سامنے نظر آتی ہے جو اس کے مزاج کے مطابق نہ ہو تو اسے قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ اپنے آپ کو صحیح ثابت کرنے کے لیے کئی قسم کے دلائل پیش کرتا ہے۔ جبکہ اسلام صرف وہ دلیل قبول کرتا ہے جو قرآن اور حدیث کے مطابق ہو۔

مثلاً قرآن نے کہا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ، ہم نے کہا کہ یہ کون سا مشکل کام ہے لہٰذا ہم نے کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے، لیکن کیا کہہ دینے سے ایمان کا تقاضا پورا ہو گیا؟ اگر ایسا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ زبان سے کہہ دینے کے بعد تو ہم مادر پدر آزاد ہو گئے۔ کیوں کہ قرآن نے جیسے کہا تھا ہم نے کہہ دیا تو کیا ایمان کا اتنا مفہوم ہے جتنا ہم نے کہہ دیا یا اس کا مفہوم کچھ اور ہے۔ اصل مفہوم جاننے کے لیے ہمیں حدیث کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ پھر ہمیں معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان صرف زبان سے کہہ دینا ہی نہیں۔ بلکہ اس کی حاکمیت کو ماننا پڑے گا اس انداز میں کہ وہی بادشاہ حقیقی ہے، اسی کا حکم چلتا ہے وہی منعم حقیقی ہے، اس کی نعمتوں کا شکر بھی ادا کرنا ہوگا۔ وہی معبود حقیقی ہے لہٰذا ہر طرف سے بے نیاز ہو کر اس کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ جتنے احکام اس کی عبادت سے متعلق ہیں ان کو ادا کرنا ہوگا۔ خواہ وہ نماز کی شکل میں ہو روزہ کی شکل میں ہو۔ زکوٰۃ کی شکل میں ہو مختصر یہ کہ حقوق اللہ کی شکل میں ہو یا حقوق العباد کی شکل میں ہو۔

اب دیکھیں قرآن کا حکم کتنا آسان ہے جبکہ حدیث کی تشریح کے بعد یہ حکم ماننا مشکل ہو گیا۔ تو یاروں نے سوچا کہ کیوں نہ کوئی آسان راستہ اختیار کیا جائے کہ بات بھی پوری ہو جائے اور اپنی مرضی بھی پوری ہو جائے تو یوں انہوں نے یہ راہ نکالی کہ قرآن کی ہر بات کو اپنی مرضی کے مطابق مان لو اور حدیث کا سرے سے انکار کر دو۔ یہی خیال بعد میں لبرل اسلام کے نعرہ کا آغاز ہوا لیکن حیرت کی بات یہ ہوئی کہ انکارِ حدیث کا فتنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ با سعادت میں ہی شروع ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ ابولہب کو اسی فتنہ کا باوا آدم کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ حضور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو دعوت دیتے تو یہ بد بخت ان سے کہتا اس کی بات نہ سنو یہ (نعوذ باللہ) جھوٹا ہے۔

اس کے بعد تقریباً 1400 سال اسلام کے ساتھ ساتھ یہ فتنہ انکار حدیث بھی چلتا رہا لیکن تعجب کی بات ہے کہ تقریباً سوا چودہ سو سال کے بعد اس فتنے نے لبرل اسلام کا نعرہ لگایا۔ حالانکہ قرآن حکیم کا فرمان ہے ''اے ایمان والو! پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو''۔ یعنی یہ آدھا تیتر اور

آدھا بٹیر والی بات اللہ پاک کو قطعی پسند نہیں۔ اسلام اس بات کا نام نہیں کہ صاحب ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کو خالق ماننے کے لیے تیار ہیں لیکن اس کے احکامات ہماری مرضی کے مطابق نہیں یا اگر ہم نے ان پر عمل کیا تو دنیا ہم سے ناراض ہو جائے گی۔ یاد رکھئے یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ''مسلمانو! تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تمہیں دیں بلا چون و چرا اس کو لے لو اور جس کام سے روکیں اس سے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو (اگر ایسا نہیں کرو گے) تو یاد رکھو بیشک اللہ تعالیٰ عذاب دینے والے ہیں۔''

سورۃ البقرہ آیت نمبر 204-206 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''انسانوں میں کوئی تو ایسا ہے جس کی باتیں دنیا کی زندگی میں تمہیں بھلی معلوم ہوتی ہیں اور اپنی نیک نیتی پر وہ بار بار خدا کو گواہ ٹھہراتا ہے مگر حقیقت میں وہ بدترین دشمن حق ہوتا ہے جب اسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے۔ تو زمین میں اس کی ساری کوششیں اس لیے ہوتی ہیں کہ زمین میں فساد پھیلائے، کھیتوں کو برباد کرے، نسل انسانی کو تباہ کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈر تو اپنے وقار کا خیال اسے گناہ پر جما دیتا ہے ایسے شخص کے لیے تو بس جہنم ہی کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔''

قرآن کی اتنی واضح ہدایت کے بعد بھی اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے دین کو اپنی خواہشات کے مطابق ڈھالنے کی صرف اس لیے کوشش کرے کہ لوگ اس سے ناراض نہ ہوں یا اس کا اقتدار اور مستحکم ہو جائے تو اس سے زیادہ کیا کہا جا سکتا ہے کہ اس شخص نے آخرت کے بدلے میں دنیا خرید لی ہے لیکن جب پوری کی پوری قوم یا قوم کی اکثریت اس کی تائید میں لگ جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کرنا چاہئے۔ اسی تناظر میں اگر ہم موجودہ حالات میں تفصیلی جائزہ لیں تو خوف محسوس ہوتا ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانیوں میں ہم دن بدن حد سے آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اسی قدر عذاب ہمارے قریب آتا جا رہا ہے۔

ہم نے میراتھن ریس کروائی کہ لبرل اسلام متعارف کرانا چاہتے تھے۔ جب کہ خالق کائنات نے عورت اور مرد کے درمیان ایک توازن قائم کرنے کے لئے شرم و حیا کا جو مادہ دونوں کی ذات میں سمو دیا۔ اس کو ہم نے تار تار کر دیا اور جب مرد و زن کے درمیان شرم و حیا کی دیوار ہٹ جائے تو اس معاشرہ پر سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے اور شیطان چاروں طرف اپنے پر پھیلا دیتا ہے۔

اس سے بڑا مذاق اور کیا ہوگا کہ رکشہ میں بیٹھ کر اسکول جاتے ہوئے ایک پانچ چھ سال کا بچہ اپنی ماں سے پوچھتا ہے کہ ماما! یہ زنا کیا ہوتا ہے۔ ماں کانپ اٹھی اور بچے کا ذہن اِدھر اُدھر

مجھے کیونکر یقین ہو

ایک مرتبہ خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک بدو آیا اور بولا "مجھے یہ کیونکر یقین ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہیں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ فاصلے پر لگے ہوئے کھجور کے درخت کے خوشہ کی طرف اشارہ فرما کر کہا "اگر میں اس خوشۂ خرما کو بلا لوں تو تم میری نبوت کی شہادت دو گے؟" اس نے کہا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشۂ خرما کو بلایا اور وہ درخت سے اتر کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے واپس گیا۔ وہ بدو فوراً اس معجزہ کو دیکھ کر ایمان لے آیا۔

(جامع ترمذی)

اسلام کے فروغ کا، اے مدعی، سبب
خنجر نہیں، ہے خلق و مروت رسولؐ کی

کرنے کے لیے رکشہ والے کو راستہ بتانے لگی۔ ماما سے جواب نہ ملا تو اسکول جا کر یہی سوال بچے نے استانی سے کر دیا۔ وہ سن کر پریشان ہو گئی۔ جب چھٹی کا وقت قریب آیا تو استانی نے گیٹ کیپر کو بلا کر کہا کہ اس بچے کی ماں آئے تو اسے میرے پاس لے آنا، جب بچے کی ماں آئی تو استانی نے بتایا کہ تمہارے بچے نے کیا سوال کیا ہے۔ یہ سن کر وہ عورت کانپ اٹھی اور بے ساختہ کہا کہ "خانہ خراب ہو ٹی وی کا جس نے ہمارے بچوں کا بیڑہ غرق کر دیا ہے"۔

اب سوچنے والی بات ہے کہ ٹی وی کے کارندے جو اس لفظ کو بار بار نشر کر رہے تھے۔ انہیں معلوم نہیں تھا کہ مسلم معاشرے کے لیے یہ لفظ زہر قاتل کی حیثیت رکھتا ہے اور اگر اسلامی حکومت ہوتی تو ایسا ہو نہیں سکتا تھا کہ کسی بھی چینل کو زنا کا لفظ نشر کرنے کی جرأت ہوتی۔

وہ عورت جس کو اسلام نے عزت دے کر پردہ کی چیز بتائی اور مرد کو اس کا نگراں بنایا۔ اسی عورت کو سر راہ رسوا کر کے یہ سمجھا جا رہا ہے کہ ہم اسلام کی بڑی خدمت کر رہے ہیں لیکن افسوس تو اس بات کا ہے کہ وہ خواتین جن کو اسلام سے خدا واسطے کا بیر ہے لبرل اسلام کے جھنڈے تلے اس آزادی، نسواں کے لیے نعرے لگا رہی ہیں۔ جس نے پہلے ہی سرتا پا ڈوبی ہوتی ہیں یعنی ہر طرح سے مادر پدر آزاد ہیں اور جس آزادیٔ نسواں کا تصور لبرل اسلام میں پیش کیا جا رہا ہے اگر اسے کسی گھریلو عورت کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ مر جائے گی مگر ایسا آزادی کا تصور قبول نہ کرنے کے لیے تیار نہ ہو گی۔ جس میں اس کی شرم وحیا کا خاتمہ ہو۔ ❋◆❋

کچھ ایسی ہی مری دیوانگی ہو

یہ میری زندگی پھر زندگی ہو
اگر میں ہوں مدینے کی گلی ہو
اگر مجھ کو جنونِ احمدی ہو
مری صورت کو دنیا دیکھتی ہو
مئے حب محمدؐ جس نے پی ہو
وہ پھر کیسے نہ غرق بیخودی ہو
اسے کیا حشر میں شرمندگی ہو
شفیع جس کا محمدؐ سا نبی ہو
مری تقلید میں ہوں ہوش والے
کچھ ایسی ہی مری دیوانگی ہو
وہ دن آئے کہ میں جاؤں مدینے
خدایا! یہ سفر بھی آخری ہو
تمنا ایک دن ہوتی ہے پوری
مگر یہ شرط ہے دل سے لگی ہو
وہ کیا خاطر میں لائے ہفت اقلیم
غلامی آپ کی جس کی ملی ہو
زمانہ ہو گیا جس سے منور
تمہیں یا شاہِ دیں ! وہ روشنی ہو
دعا ہے وقت آخر لب پہ کاوش
محمدؐ نام کی ایک رٹ لگی ہو

(صلی اللہ علیہ وسلم)

ایم اے کاوش

حقوق العباد نمبر

جو دوبارہ چھپ گیا ہے

جنگ وجدل اور مذہب کے ہاتھوں استحصال انسانیت کب اور
کیوں اور کیسے ہوا؟ ☆ انسان کے ہاتھوں انسان کی تذلیل کب اور کیوں اور کیسے ہوئی؟ نظام کائنات کے اندر موجودہ عدل ومساوات کے رنگارنگ مناظر کو انسان نے کیسے کیسے روپ دیئے؟ حقوق انسانی کی تشریح وتوضیح مذاہب انسانی میں کیا ہے؟ ☆ وہ اسلام میں حقوق انسانی کی غرض وغایت اور اس کی انقلابی اصلاحات کیا ہیں؟ ☆ ان سب سوالات کا جواب آپ کو "ہدیٰ" کے اس عظیم نمبر میں ملے گا، جو "ہدیٰ" کی ایک عظیم روایت کا دلکش اور اچھوتا اقدام ہے۔

☆ انسانی معاشرہ اور حقوقِ انسانی ☆ مذاہبِ عالم اور حقوقِ انسانی ☆ حرمتِ حقوقِ انسانی اور طلوع اسلام ☆ قرآن حکیم اور تعلیمات حقوق انسانی ☆ احادیث نبویہ اور حقوق العباد ☆ نظام خلافت راشدہ اور حقوق انسانی ☆ تدوین فقہ اسلامی اور حقوق انسانیت کی رعایت ☆ عصر حاضر کے انسانی مسائل اور اسلام ☆ انسانی حقوق کی موجودہ صورت حال سے آراستہ۔

وہ سب کچھ جس کی آپ ادارہ "ہدیٰ" سے توقع کر سکتے ہیں

نادر ونایاب ہفت رنگ وہ تصاویر جو اس سے پہلے آپ کی نظروں سے نہ گزری ہوں گی
ناقابل فراموش واقعات اور ایمان افروز تاریخی مضامین سے آراستہ

ہدیہ صرف سو =/100 روپے (محصول ڈاک علاوہ)

صدیقی طباعت گھر

J-16، گراؤنڈ فلور، ابوالفضل انکلیو، پارٹ۔I، جامعہ نگر، اوکھلا، نئی دہلی۔ 110025

هم سب پیدائشی یا نسلی مسلمان ہیں۔ ہم میں سے کسی نے بھی قرآنِ پاک کا بغور مطالعہ نہیں کیا۔ اس لیے ہم سب ایسے ایمان والے ہیں جن کو ایمان لانے کی ضرورت ہے۔

پیدائشی یا نسلی مسلمان؟

تحریر: رحمان عزیز

ہم ہندوستان کی سرزمین میں بسنے یا پیدا ہونے والے افراد پیدائشی طور پر یا نسلی طور پر مسلمان ہیں۔ مسلمانوں کے گھر پیدا ہونے کی وجہ سے مسلمان کہلاتے ہیں۔ پرانے وقتوں میں یا اب بھی جب کسی غیر مسلم کو مسلمان بنایا جاتا ہے تو اسے 5 کلمے پڑھائے جاتے ہیں یا زبانی دہرانے کو کہا جاتا ہے۔ ہم موجودہ ہندوستانی مسلمانوں نے یہ پانچ کلمے زبانی طور پر دہرائے بھی نہیں ہوتے۔ بس نئے پیدا ہونے والے بچے کے کان میں اذان دی ہوتی ہے یا مسلمانوں جیسے نام رکھ لئے ہوتے ہیں۔

جب بھی کوئی شخص مسلمان بنتا ہے تو وہ پہلا کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، اور اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمد اعبدہ ورسولہ پڑھتا ہے۔ انسان اپنے عہدِ طفولیت میں بادل کی گرج بجلی کی کڑک، طوفان، سیلاب، بڑے بڑے پہاڑ، بپھرے ہوئے شیر، ہاتھی کے آگے بھی انہیں خدا بنا کر جھک جاتا تھا۔ ہر بادشاہ ہر غیر اللہ طاقت کا غلام بن جاتا تھا۔ لا الٰہ الا اللہ کا مطلب یہی نہیں کہ وہ تمام بتوں کو خدا ماننے سے انکار کر رہا ہے بلکہ وہ ہر غیر اللہ کا حکم ماننے سے انکار کر رہا ہے۔ کسی انسان کو بھی خدا بنانے کے شرک سے روک رہا ہے۔ الا اللہ کہہ کر اعلان کر رہا ہے کہ میرا پیدا کرنے والا، میرا رازق، اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ اسی اللہ یا رحمان کا بندہ بن گیا ہے جو تمام نوعِ انسانی کا رب، نشو ونما دینے والا، مالک اور معبود ہے۔

جب ہم کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کے سابقہ نبیوں پر، ان پر نازل کردہ کتب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہیں تو اس کا مطلب یہ دہرا دینا نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے ذہنوں میں اللہ کا صحیح تصور ہونا چاہئے۔ اللہ دیکھ رہا ہے ہر جگہ اور ہر وقت موجود ہے۔ وہ زبان ومکان کی قیود سے

آگے ہے۔ جب کسی شخص کا ایمان یہ ہو کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے تو وہ روزہ دار کی طرح کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوتے ہوئے بھی کچھ کھاتا نہیں ہے۔ چاہے اسے کوئی انسان دیکھ رہا ہے یا نہیں۔ اسی طرح سے کوئی نوجوان ٹریفک کے اشارے کی خلاف ورزی نہیں کرتا چاہے چوراہے پر سپاہی کھڑا ہے یا نہیں۔ وہ جانتا ہے کہ قانون کی پابندی خدا کا حکم ہے۔ کوئی افسر رشوت نہیں لیتا اسے پتہ ہے کہ خدا دیکھ رہا ہے۔ اسے آخرت میں اپنے اختیار کے غلط استعمال کا جواب دینا ہے۔ وہ بے ایمانی نہیں کرتا۔ وہ حق حلال کی محنت سے کماتا ہے اور آخرت کی بڑی عدالت میں جواب دہ ہونے پر ایمان کی وجہ سے حرام چیزوں سے اجتناب کرتا ہے۔

ایمان یہ ہے کہ زندگی کے ہر شعبے میں ہر وقت قرآنی اقدار و قوانین پر عمل کرنا ہے۔ معاش حلال کے اصولوں کے مطابق کمانا ہے۔ انسانوں سے باہمی تعلقات میں ایک دوسرے کے حقوق و فرائض ادا کرنے ہیں۔ والدین سے اچھا سلوک اور احسان اللہ کی بتائی اقدار کے مطابق کرنا ہے۔ عورت شادی شدہ زندگی میں مرد کی وفادار رہے گی۔ بچوں کی پرورش کرنے سے آگاہ ہے۔ انہیں قانون کا پابند شہری بنانا اس کا نصب العین زندگی ہے۔ پردے کے احکام کی پابندی وہ خود معاشرتی سکون اور امن قائم رکھنے کی خاطر کرتی ہے۔ طالب علم ڈگری محنت سے حاصل کرتا ہے۔ سفارش یا رشوت دے کر حاصل نہیں کرتا۔ افسر رشوت یا سفارش سے باز رہتا ہے اور اپنے فرائض کی انجام دہی ایمانداری سے کرتا ہے۔ تاکہ وہ آخرت کی بڑی عدالت میں سزا سے بچ سکے اور جنت کی ابدی خوشگواریاں حاصل کر سکے۔ گویا انسان خود ہی اللہ کی تمام حدود و قیود اور احکام کے مطابق چلتا ہے۔ پرائم منسٹر اور چیف منسٹر شہرت دولت اندھی قوت کے لئے اقتدار حاصل نہیں کرتے بلکہ خدا کے احکام نافذ کرنے کے لیے اقتدار حاصل کرتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ حکومت کا عہدہ حاصل کرنے کے بعد ان پر عام شہری سے زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اگر میرے دور اقتدار میں کوئی کتا بھی بھوک سے مر گیا تو میں اس کے لیے جواب دہ ہوں۔ ہر انسان کا شرفِ انسانیت قائم رکھنا ان کا ایمان ہوگا۔

ہم عام طور پر سمجھتے ہیں کہ جس کا قرآن پر ایمان ہے اس کا قرآن ہے۔ اس بات کا یہی مطلب ہے کہ انسان کا آخرت پر بھی ایمان ہے۔ حقیقت میں ایمان اسی کا ہے جس کا ایمان آخرت پر ہے اور وہ اپنے اعمال کے لیے خود کو جواب دہ پاتا ہے۔ جس نے ایمان لانے کے بعد کوئی عمل ایمان کے مطابق نہیں کیا اس کا ایمان ہی تسلیم نہیں۔ ہمارا ایمان یہ ہونا چاہئے کہ ہمارے ہر عمل کا نتیجہ نکلے گا۔ اللہ دل میں گزرنے والے خیالات اور نظروں کی خیانت تک سے

واقف ہے۔ اچھے عمل کا اچھا نتیجہ، برے عمل کا برا نتیجہ نکلے گا۔ اگر ہر کسی کا ایمان یہ ہو تو کرپشن، بے ایمانی، جرائم خود بخود ختم ہو جائیں گے۔

بچوں کو سمجھانے کے لئے ہم نے سن رکھا ہے کہ جھوٹ بولنے سے زبان کالی ہو جاتی ہے۔ یہ ایسا ہی سچ ہے جیسے آگ میں انگلی ڈالنے سے درد ہوتا ہے یا زہر کھانے سے ہلاکت ہو جاتی ہے۔ اخلاقی اقدار بھی اسی طرح سے سچی ہیں۔ اخلاقی اقدار کو توڑنے سے نقصان ہوتا ہے۔ ہمارا ایمان یہ ہونا چاہئے کہ ہر کام اور عمل کے اندر جزا و سزا موجود ہے۔ کوئی پکڑنے والا ہو یا نہ ہو، کوئی ہمیں عدالت میں لے جائے یہ نہ لے جائے، ہمیں خود رضا کارانہ غلطی کا اعتراف کرنا ہے اگر ندامت ہے تو اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ تاکہ زندگی کا باب بند ہونے سے پہلے ہم اپنے اچھے اعمال کے پلڑے میں وزن زیادہ کر سکیں اور یوں جہنم سے بچ کر جنت کے حقدار ہو جائیں۔ اللہ جانتا ہے کہ بندے سے غلطیاں ہوتی ہیں۔ بھول چوک اور لغزش ہو سکتی ہے لیکن کوشش کریں گناہ کبیرہ سے ہر ممکن بچیں اور اگر کوئی چھوٹی موٹی لغزش ہو جائے تو اس کا اثر ختم کرنے کے لئے اچھا عمل کریں۔ کوئی عمل بھی معاف نہیں ہوتا۔ انسانی ذات، نفس، خودی، شخصیت یا روح ایک ایسی سلیٹ یا تختی ہے جس کو کھرچا نہیں جا سکتا۔ ہماری گردن میں لٹکی ہوئی۔ ہماری ساری زندگی کی CD کھرچے جانے کے قابل نہیں ہے۔ کوئی سوچ کوئی عمل قابل معافی نہیں۔ خیالات دل و نگاہ کی پاکیزگی ضروری ہے۔ ہمیں ہر لمحہ اپنا گارڈ خود بننا ہے اور ہر بری سوچ اور عمل سے بچنا ہے۔

جب بھی کوئی شخص ایمان لاتا ہے تو وہ ایک معاہدہ پر دستخط کرتا ہے کہ میں نے اپنی جان اور مال اللہ کے ہاتھ فروخت کر دی ہے اور اس کے عوض اللہ مجھے جنت دے گا۔ ہم قرآن پڑھ کر (Reason Logic) سے سمجھ کر Discuss کر کے۔ ایمان نہیں لائے ہوئے۔ نہ عقل کی تسلی سے یا دل کا اطمینان کر لینے کے بعد ایمان لائے ہیں۔ ہم پیدائشی یا نسلی مسلمان ہیں۔ یہاں شہری اور حکومت کے درمیان کوئی معاہدہ ہوا ہی نہیں۔ وگرنہ مسلمان ہونے کے اعلان کے ساتھ ہی شہری اسلامی حکومت کے ساتھ معاہدہ کرتا ہے کہ وہ مظلوم کی مدد کے لیے جان تک دے گا۔ اپنی کمائی ہوئی رقم قومی ضروریات اور انسانیت کی بھلائی کے لیے ساری زندگی دیتا رہے گا۔ جان و مال کی ایسی بڑی قربانی وقتی طور پر کسی دنیوی صلہ یا تعریف کے لیے نہیں بلکہ آخرت میں اللہ تعالیٰ سے جنت کے حصول کے لیے کرے گا۔ اسے یہ بھی یقین ہوتا ہے کہ اگر وہ ساری زندگی محنت سے جان مار کر کماتا ہے اور دوسروں کی ضرورت کے لیے زیادہ سے زیادہ دیتا ہے تو بالآخر اس دنیا میں، اس کے ملک میں ایسا نظام بن جائے گا جہاں خود

اس کی ضرورت رکی نہ رہے گی۔ حکومت اس کی اور اس کے بچوں کی ہر ضرورت وخواہش پوری کرے گی اور یوں یہ دنیا بھی جنت کا نمونہ بن جائے گی۔

افراد اور اقوام کی زندگی میں وہ مواقع آجاتے ہیں جہاں مرکر زندگی حاصل کرنا ہوتی ہے۔ جہاں حق آجائے تو باطل بھاگ جاتا ہے۔ حقیقت میں باطل حق کے سامنے ٹھہر ہی نہیں سکتا۔ ایسے مواقع پر مرگ باشرف حاصل کرکے حیاتِ جاوداں حاصل کی جاتی ہے۔ ایسے مواقع پر فرد کی موت، فرد کے اگلے جہان میں ابدی زندگی اور پیچھے رہ جانے والی جماعت کے لیے اس دنیا میں زندگی کی نوید بنتی ہے۔ ایسے مواقع جہاں پست سطح زندگی سے اعلیٰ سطح کی زندگی حاصل کرنا ہو وہاں پر عقل ایسے بہانے سمجھاتی ہے کہ انسان تذبذب وکشمکش کا شکار ہوجاتا ہے۔ عقل اسے کہتی ہے کہ تم مر بھی گئے تو جماعت کو کیا فائدہ۔ ابھی اپنی زندگی بچاؤ۔ اپنے ذاتی مفاد کے لیے دلائل دیتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ موت تو بہرحال آنی ہے۔ اگر خود سے کسی اعلیٰ مقصد کے حصول کے لیئے خدا کی راہ میں قربان کر دی تو جنت کی ابدی زندگی کی خوشگواریاں حاصل ہوجائیں گی۔

ایسے تذبذب کے مواقع پر اللہ تعالیٰ جو کہ انسانوں کو پیدا کرنے والا ہے کہتا ہے کہ مال کی محبت اور بیوی بچوں کا پیار تمہیں جہاد کی راہ سے روک سکتا ہے۔ دنیوی مفادات کی کشش تمہیں کشمکش میں ڈال سکتی ہے۔ ایسے میں اللہ کا مکافاتِ عمل یا آخرت پر ایمان تمہیں اس کشمکش سے نکال سکتا ہے۔ اس لیے ایسے مواقع پر ہمیشہ یاد رکھو کہ زندگی یہاں مر جانے سے ختم نہیں ہوتی۔ زندگی بہتی ندی کی طرح یہاں سے وہاں تک چلتی رہتی ہے بس ذرا اوٹ میں چلی جاتی ہے۔ زندگی مسلسل چلتی ہے۔ اعمال کا نتیجہ آخرت میں نکلنا ہے۔ یہاں پائی شہادت ضائع نہ جائے گی۔ ایسے تذبذب کے مواقع پر اپنے آخرت پر ایمان کو پختہ رکھیں۔ اس کشمکش سے آسانی سے نکل جائیں گے۔

کسی اعلیٰ مقصد کے حصول یا مظلوم کی مدد کے لیے موت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ جہاں ہم نے مسلمان ہوتے وقت اللہ سے معاہدہ کیا تھا کہ ہم نے اپنا مال اور جان اللہ کے ہاتھ بیچ دیئے ہیں یعنی ایسی حکومت کا ساتھ دینے کا اعلان کرتے ہیں جو ظالم کی کلائی مروڑنے اور مظلوم کا ساتھ دینے والی ہو اور اس اعلیٰ مقصد کے حصول کے لیے ہم اپنا مال حتیٰ کہ عزیز ترین شے جان تک قربان کرنے کا عہد کرتے ہیں۔

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے\
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

اسلام تلوار کے زور پر نہیں پھیلا تھا بلکہ مسلمان افواج کے اچھے اعمال اور اطوار دیکھ کر مفتوح قوم کے لوگ ایمان [illegible] تھے۔ سلام

میں جبر نہیں ہے۔ کوئی بھی شخص قرآنی احکام کی سچائی دیکھتے ہوئے ایمان لا سکتا ہے۔

مسلمان شہری اور حکومت کے درمیان معاہدے کے مطابق شہری اپنا جان و مال اللہ کی راہ میں قربان کرنے کا پابند ہے۔ جب بھی حکومت اشارہ کرے تو وہ جان ہتھیلی پر رکھ کر مظلوم کی مدد کے لیے چل پڑتا ہے۔ اسلامی حکومت میں ہر شہری سپاہی ہوتا ہے۔ کوئی علیحدہ فوج نہیں ہوتی۔ انسانوں کے لیے مال کی محبت اکثر انہیں بخیلی اور دولت چھپانے پر مجبور کر دیتی ہے۔ کوئی بھی شخص اپنی محنت سے کمائی ہوئی دولت دوسرے کو دینے کے لیے تیار نہیں ہوتا، لیکن مومن اپنی محنت سے کمائی دولت، دوسرے مسلمان اور غیر مسلم انسانوں کے لیے بھی ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار رہتا ہے اور وہ ایسا وقتی طور پر نہیں کرتا بلکہ ساری زندگی اپنی کمائی میں سے زکوٰۃ اور خیرات دوسرے انسانوں کے لیے ان کا حق سمجھتے ہوئے نکالتا رہتا ہے۔ ایسے میں کسی انسان کا شرفِ انسانیت محروم نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ زکوٰۃ و خیرات کی رقم کسی ذاتی شخص کی طرف سے نہیں ہوتی بلکہ نظام یا حکومت کی طرف سے ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے کے لیے امداد ہوتی ہے۔

اے ایمان والو! ایمان لاؤ

قرآنِ پاک کی ایک آیت کا ترجمہ ہے۔

جنت کی چوکھٹ

حضرت امام محمدؒ کے زمانے میں کسی آدمی نے اس طرح کی قسم کھائی اگر اللہ نے میرے فلاں کام کو سرانجام فرمایا تو میں جنت کی چوکھٹ کو چوموں گا۔ اگر چوم نہیں سکا تو مجھ پر اتنا جرمانہ عائد کیا جائے۔ آخر میں کام انجام کو پہنچا۔ اب وہ حیران و سرگرداں رہا کہ جنت کہاں سے آئے جو میں اس کی چوکھٹ کو چوم سکوں۔ وہ اس وقت کے موجود کافی علماء کرام و مفتیان عظام سے ملتا رہا لیکن ان سبھی نے اس کو ناامید کیا اور کہا تمہاری قسم یقینی طور پر ٹوٹ گئی اور تم پر کفارہ قسم کا لازم ہے۔ آخر وہ شخص کسی کے مشورہ سے حضرت امام محمدؒ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور اپنی حقیقت سے آگاہ کیا۔ حضرت امام محمدؒ نے ارشاد فرمایا کہ گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے فقط ایک سوال کا جواب دو کہ تمہاری ماں زندہ ہے کہ نہیں۔ حضرت میری ماں زندہ ہے۔ امام محمدؒ نے فرمایا کہ اچھا تو پھر دیر نہ کر جلدی جا کر ان کے پیروں کو چوم لو اور ایسے کرنے سے تمہاری قسم بالکل پوری ہوگی کفارہ وغیرہ قطعاً لازم نہ ہوگا اور میرے قول کی تائید حضور پر نور ﷺ کے اس ارشاد عالیہ سے ہوتی ہے جو آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جنت ماں کے قدموں کے تلے ہوتی ہے پھر اگر جنت قدموں تلے ہے تو چوکھٹ بھی ضرور وہاں ہوگی۔

(مولوی لطف اللہ سومرو کی کتاب حقوق الوالدین سے اقتباس)

راز

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ وصال ہوگیا۔ خواجہ ابوسعید نے بلند آواز میں کہا خواجہ صاحب کی وصیت تھی میری نماز جنازہ وہ شخص پڑھائے جس نے تمام عمر نہ حرام کھایا ہو اور نہ جس کی نماز و نوافل قضا ہوئے ہوں۔ سوگواروں میں مشائخ، اولیاء اکرام، علماء تمام موجود تھے کوئی شخص بھی آگے نہ بڑھا تو سلطان شمس الدین التمش کھڑے ہوئے اور کہا حضرت خواجہ نے میرا راز فاش کر دیا۔ میں تو اسے زندگی بھر پوشیدہ رکھنا چاہتا تھا کہ میں ہی وہ عاجز ہوں جس کی نہ کبھی فرض یا نفلی نماز قضا ہوئی اور نہ کبھی حرام کا لقمہ کھایا۔ یہ فرمایا اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یاد رہے سلطان التمش وہ عادل حکمران تھے جو قرآن پاک کی کتابت کر کے گھر کا خرچہ چلاتے تھے۔

''اے ایمان والو ایمان لاؤ'' یہ بات بادی النظر میں سمجھ میں نہیں آتی کہ ایمان والوں کو ایمان لانے کے لیے کہا جا رہا ہے۔ فتح ملک کے موقع پر بہت سے لوگ فاتح افواج سے مغلوب ہو کر فوری ایمان لے آئے تھے۔ جبکہ انہوں نے قرآن پاک کے احکام کو سمجھ کر دل سے تسلیم نہیں کیا تھا۔ ایسے موقع پر کہا گیا تھا کہ اے لوگو اپنے آپ کو مومن مت کہو کیونکہ ابھی ایمان تمہارے دل میں نہیں اترا۔ حضورؐ نے مکے کی زندگی تیرہ سال صرف قرآنِ پاک کی تعلیم و تبلیغ ہی کی تھی۔ جس کے نتیجے میں 313 ایسے مجاہدین پیدا ہوئے جنہوں نے دنیا کی تاریخ بدل دی۔ جس طرح میٹرک اور او۔ لیول کرنے کے لیے کوئی کام کرنا پڑتا ہے۔ کچھ سیکھنا، محنت کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح ایمان لانے کے لئے بھی ضروری ہے کہ آپ قرآنِ پاک کا مطالعہ بغور کریں۔ قرآن پاک کی دی ہوئی اقدار، اصول، احکام، قوانین کو منطقی وجہ سے سمجھیں۔ آپس میں تبادلۂ خیال کریں اور دماغ کی تسلی اور دل کے اطمینان کے بعد ان سچائیوں کو سچا تسلیم کریں۔ اس طرح کے ایمان کو ایمان کہا جائے گا۔ اب ایمان یقیناً یقینِ کامل کہلاتا ہے۔ ایسے ایمان کے بعد آپ کو ان احکام کی پابندی کے لیے کسی خارجی دباؤ یا دیکھنے والے کی ضرورت نہ ہوگی۔ بلکہ آپ خود بخود ان احکام کو ماننے والے اور ان کے آگے جھکنے والے بن جائیں گے۔ ہم سب پیدائشی یا نسلی مسلمان ہیں۔ ہم میں سے کسی نے بھی قرآنِ پاک کا بغور مطالعہ نہیں کیا۔ اس لیے ہم سب ایسے ایمان والے ہیں جن کو ایمان لانے کی ضرورت ہے۔

❄◆❄

عبرت آموز واقعات

مدینہ منورہ میں ایک مجاہد اور بزرگ ابو قدامہ شامیؒ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں رومیوں کے خلاف جہاد کرنے کا شوق اور ولولہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا۔ ایک بار وہ مسجد نبوی شریف میں بیٹھے ہوئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے۔ ان کے ساتھیوں نے کہا اے ابو قدامہ! آج آپ اپنے جہاد کا کوئی عجیب وغریب واقعہ سنائیے۔ ابو قدامہ نے فرمایا ایک بار میں رقہ نامی شہر میں اونٹ خریدنے گیا تا کہ اس پر اپنا اسلحہ لاد سکوں۔ ایک دن میں وہاں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی اے ابو قدامہ! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگوں کو جہاد کی دعوت اور ترغیب دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسے بال عطا فرمائے ہیں جو میرے علاوہ کسی عورت کو عطا نہیں فرمائے۔ میں نے ان بالوں کو کاٹ کر ایک رسی بنا لی ہے اور اس پر اچھی طرح مٹی مل دی ہے تا کہ ان بالوں کو کوئی دیکھ نہ سکے۔ میری تمنا ہے کہ آپ میرے بالوں کی اس رسی کو اپنے ساتھ لے جائیں۔ دشمنوں کے ساتھ جہاد کے وقت آپ یا کوئی اور ضرورت مند مجاہد اس رسی کو گھوڑے کی لگام وغیرہ میں استعمال کرے تا کہ اسے اللہ تعالیٰ کے راستے کا غبار نصیب ہو جائے۔ میں ایک بیوہ عورت ہوں۔ میرا خاندان سب اللہ کے راستے میں شہید ہو چکے ہیں اگر مجھے جہاد کرنے کی اجازت ہوتی تو میں بھی شریک ہوتی۔ اس نے وہ رسی مجھے دے دی اور کہنے لگی اے ابو قدامہ! میرے شہید خاوند نے اپنے پیچھے ایک لڑکا بھی چھوڑا ہے۔ جو قرآن کا عالم، گھڑ سواری اور تیر اندازی کا مشاق ماہر خوبصورت نوجوان ہے۔ وہ راتوں کو قیام کرتا ہے اور دن کو روزے رکھتا ہے اس کی عمر پندرہ سال ہے ابھی وہ اپنے والد کی چھوڑی ہوئی زمین پر گیا ہوا ہے ممکن ہے کہ وہ آپ کی روانگی سے پہلے آ جائے تو میں اسے اللہ تعالیٰ کے حضور بطور ہدیہ آپ کے ساتھ میدانِ جہاد میں بھیج

تبلیغی تاثرات

توحید کی شمع فروزاں تک تبلیغ کے پروانے آئے
انوار کے بکھرے ذرّوں سے دلہائے فسردہ گرمائے

تسلیم و رضا کے بندوں میں یہ کیف کا عالم صلِ علیٰ
سرشاریٔ عشقِ رسولؐ و خدا اعجاز مسلسل دکھلائے

اسلام کی عظمت کے حامی، افضال الٰہی کے طالب
دیکھو تو وہ اپنے دامن میں گلہائے عقیدت بھر لائے

طوفانِ حوادث لاکھ اُٹھیں، اور کوہ مصائب ٹوٹ پڑے
اللہ نگہباں ہے ان کا کیوں عزمِ مصمم گھبرائے

راضی برضائے مولیٰ ہیں، افکارِ جہاں سے کیا مطلب
اوراد و وظائف صبح و مسا، سجدوں کے لئے دل تڑپائے

اس نام محمدؐ کے صدقے، اس دینِ محمدؐ پہ قرباں
اللہ نے مسلم نام رکھا، حق یہ ہے کہ مسلم ہو جائے

لو جس کے نہیں ہے دل میں لگی معیار عمل پھر کیا سمجھے
وہ راہِ حقیقت کیا جانے وہ نعمت عقبیٰ کیا پائے

تو صوم و صلوٰۃ سے غافل ہے کیا اپنی بزرگی بھول گیا
اے بندۂ حق سچ سچ بتلا کیوں سر ہے جھکا اور شرمائے

بس فتح و ظفر ہے پیشِ نظر واللہ نہیں کچھ خوف و خطر
قرآں کی تلاوت سینہ سپر، دامانِ محمدؐ کے سائے

خواجہ محی الدین ظفرؔ

دوں گی اور آپ کو اسلام کی حرمت کا واسطہ دیتی ہوں کہ میری اجر وثواب حاصل کرنے کی تمنا ضروری پوری کرو۔

میں (ابو قدامہ) نے وہ رسی اس سے لے لی اور اسے اپنے سامان میں رکھ لیا اس کے بعد میں اپنے رفقاء سمیت رقہ سے روانہ ہو گیا ابھی ہم مسلمہ بن عبدالملک کے قلعہ کے پاس پہنچے تھے کہ ایک گھڑسوار نے مجھے پیچھے سے آواز دی ہم رک گئے تھوڑی دیر میں وہ گھڑسوار آپہنچا اور اس نے ملاقات کے بعد کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے آپ کی ہمراہی سے محروم نہیں فرمایا اور مجھے ناکام نہیں لوٹایا۔ میں نے کہا اے عزیز! اپنے چہرے سے کپڑا ہٹاؤ تا کہ میں تمہیں دیکھ کر فیصلہ کرسکوں کہ تم پر جہاد لازم ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر لازم ہوگا۔ تو ساتھ لے جاؤں گا ورنہ واپس لوٹا دوں گا۔ اس نے چہرہ کھولا تو وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ایک لڑکا تھا میں نے کہا بیٹا تمہارے والد زندہ ہیں؟ اس نے کہا میں آپ کے ساتھ اپنے والد کا انتقام لینے کے لئے نکلا ہوں اللہ کے راستے میں شہید ہو چکے ہیں میں نے پوچھا اے بیٹے! کیا تمہاری والدہ نہیں ہیں۔ اس نے کہا جی ہاں میں نے کہا جاؤ ان سے اجازت لے کر آؤ اگر اجازت دیں تو آجاؤ ورنہ ان کی خدمت کرو کیونکہ جنت تلواروں کے سائے اور ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ نوجوان نے کہا اے ابو قدامہ لے کر آپ نے مجھے نہیں پہچانا میں اس خاتون کا بیٹا ہوں جس نے آپ کو رسی دی ہے۔ میں شہید ابن شہیدان شاء اللہ بنوں گا میری والدہ نے مجھے قسم دی ہے کہ میں واپس لوٹ کر ان کے پاس نہ جاؤں۔ انہوں نے مجھے کہا اے پیارے بیٹے! کافروں سے ڈٹ کر ثابت قدمی کے ساتھ لڑنا اور اپنی جان اللہ تعالیٰ کو پیش کرنا اور اللہ کے قرب کی جستجو کرنا اور اپنے شہید والد اور ماموں جان کے ساتھ جنت میں ملنے کی کوشش کرنا اور قیامت میں میری شفاعت کرنا اور پھر اپنا منہ آسمان کی طرف اٹھایا اور دعا کی اے میرے اللہ! میرے آقا میرے مولیٰ یہ میرا بچہ ہے میرے دل کا پھول اور کلیجے کا ٹکڑا ہے اسے تیرے سپرد کرتی ہوں۔

ابو قدامہ کہتے ہیں کہ میں نے جب یہ باتیں سنیں تو میں رونے لگا۔ لڑکے نے کہا کہ چچا جان آپ کیوں رو رہے ہیں اگر آپ کو میرا بچپن دیکھ کر رونا آرہا ہے تو اگر مجھ سے کوئی چھوٹی عمر والا شخص اللہ کی نافرمانی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بھی عذاب دے گا میں نے کہا کہ نہیں تمہاری چھوٹی عمر پر نہیں رو رہا بلکہ تمہاری والدہ کا دل دیکھ کر رو رہا ہوں تمہاری شہادت کے بعد اس پر کیا گزرے گی بہر حال ہمارا لشکر روانہ ہو گیا۔

ایک دن غروب آفتاب کے وقت ہم نے دشمن کے علاقے کے بالکل قریب پہنچ کر پڑاؤ ڈالا۔ چونکہ ہم روزے دار تھے اس لئے وہ

نوجوان ہمارے افطار کے لئے کھانا بنانے لگا۔ اچانک اسے اونگھ آ گئی اور وہ سو گیا۔ نیند کے دوران وہ مسکرانے لگا۔ جب وہ بیدار ہوا تو میں نے کہا کہ بیٹے نیند میں ہنس رہے تھے اس نے کہا میں نے ایک ایسا عجیب خواب دیکھا کہ میں عجیب وغریب سبز باغ میں ہوں اس میں گھوم رہا تھا میں نے چاندی کا محل دیکھا جس پر موتی جواہرات جڑے تھے اس کے سونے کے دروازے پر پردے لٹکے ہوئے تھے اچانک میں نے دیکھا کہ کچھ نوجوان لڑکیوں نے پردے ہٹائے ان لڑکیوں کے چہرے چاندی کی طرح خوبصورت تھے انہوں نے مجھے دیکھا تو خوش آمدید کہنے لگیں میں نے ان میں سے ایک کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا تو اس نے کہا جلدی نہ کرو ابھی وقت نہیں آیا پھر میں نے سنا کہ وہ دوسرے سے کہہ رہی تھیں کہ یہ میرے مرضیہ کا خاوند ہے پھر وہ مجھ سے کہنے لگیں تم پر اللہ کی رحمت ہو آگے بڑھو۔

ابوقدامہ کہتے ہیں کہ خواب سن کر میں نے کہا بیٹے تم نے بڑی خیر کی بات دیکھی ہے اب ان شاء اللہ خیر ہوگی صبح کے وقت جنگ کا اعلان ہوا تو ہم میں سب سے پہلے اسی نوجوان نے حملہ کیا اور دشمنوں کو خوب قتل کیا اور ان کی صفوں میں قلب تک گھستا چلا گیا۔ میں نے اسے لڑتے دیکھا، اس کے گھوڑے کی لگام پکڑی اور کہا اے بیٹے تم ابھی بچے ہو لڑائی کے گروں سے واقف نہیں ہو اس لئے پیچھے جاؤ۔ اس نے کہا چچا جان آپ نے قرآن کی آیت نہیں سنی۔

ترجمہ: ''اے ایمان والو! جب تم کافروں سے میدان جنگ میں لڑو تو پیٹھ نہ پھیرو'' تو کیا چچا جان آپ چاہتے ہیں کہ میں پیچھے ہٹ کر دوزخ والوں میں سے ہو جاؤں۔ اسی دوران دشمن نے ہم پر یک بارگی حملہ کر دیا اور وہ ہم دونوں کے درمیان حائل ہو گئے اور بہت سے مسلمان شہید ہو گئے۔ جب لڑائی تھمی تو مقتولوں کی تعداد گننے میں نہیں آ رہی تھی۔ ان کا خون زمین پر بہہ رہا تھا۔ خون اور غبار کی کثرت سے چہرے پہچانے نہیں جا رہے تھے۔ میں گھوم رہا تھا نوجوان تڑپتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ اے مسلمانو! میرے چچا ابوقدامہ کو بلاؤ میں فوراً ہی اس کے پاس گیا تو اس نے کہا چچا رب کعبہ کی قسم میرا خواب سچا نکلا میں رسی والی خاتون کا بیٹا ہوں میرے کپڑے اسے دے دینا اور میری چھوٹی بہن وہ ابھی دس سال کی ہے جب گھر جاتا وہ میرا استقبال کرتی تھی اس نے مجھے رخصت کرتے وقت کہا تھا کہ بھائی جان اللہ کے واسطے واپس آنے میں زیادہ دیر نہ کرنا اگر اس سے ملاقات ہو تو میرا سلام کہئے گا اور کہئے گا کہ تمہارے بھائی نے کہا ہے کہ اے پیاری بہن اب قیامت تک اللہ نگہبان ہے اور پھر مسکرایا اور گواہی دی اللہ کے سواء کو معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی

اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں الفاظ کہے اور روح پرواز ہوگئی ہم نے اسے دفن کردیا۔ ہم لڑائی سے لوٹے میں اس کے گھر کی طرف گیا بچی انتظار کررہی تھی چچا جان آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ میں نے کہا جہاد سے۔ وہ کہنے لگی میرا بھائی آپ کے ساتھ نہیں آیا۔ یہ سن کر میں رونے لگا اور پھر خود کو سنبھالا اور کہا کہ اس گھر کی مالکن کو بتاؤ ابوقدامہ سے بات کریں۔ میری آواز سن کر وہ خاتون آئی اور سلام کیا اور کہا کہ خوشخبری دینے آئے ہو یا تعزیت کرنے۔ میں نے کہا کہ خوش ہو جاؤ اللہ نے تمہارا تحفہ قبول کرلیا ہے۔ وہ رونے لگی واقعی اللہ تعالیٰ نے قبول کرلیا ہے اور وہ دعائیں کرنے لگی۔ میں نے کہا بیٹی تمہارے بھائی نے تمہیں سلام کہا ہے اور اس نے کہا میرے بعد اللہ تمہارا نگہبان ہے۔ یہ سن کر اس بچی نے چیخ ماری اور بے ہوش ہوکر گرگئی۔ تھوڑی دیر بعد میں نے اسے ہلایا تو اس کی روح پرواز کر چکی تھی۔ میں نے نوجوان کے کپڑے اس کی والدہ کے سپرد کیئے اور میں نوجوان اور بچی کے انتقال پر صدمے اور اس عورت کے صبر و استقلال پر تعجب کے ساتھ واپس آگیا۔

(بحوالہ کتاب فضائل جہاد)

مسلمان کا بدلہ

امام قرطبیؒ اپنی تاریخ میں بیان کرتے ہیں:

حضرت امیر معاویہؓ کے زمانے میں ایک مسلمان کو گرفتار کرکے رومیوں کے پایۂ تخت قسطنطنیہ میں پہنچا دیا گیا۔ اس مسلمان نے رومی بادشاہ کے سامنے جرأت کے ساتھ بات کی تو سپہ سالار نے اسے تھپڑ مارا۔ اس قریشی قیدی کی زبان سے نکلا اے معاوہؓ! ہمارا اور آپ کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کرے گا آپ ہمارے امیر ہیں اور ہم اس طرح سے ضائع کیئے جارہے ہیں۔ یہ بات جب حضرت معاویہؓ تک پہنچی تو آپ نے فدیہ بھجوا کر اس قیدی کو آزاد کروالیا اور اس سے اس رومی سپہ سالار کا نام پوچھ لیا جس نے اسے تھپڑ مارا تھا پھر حضرت معاویہؓ نے بہت غور و فکر کے بعد اپنے ایک نہایت معتمد اور صاحب فراست اور تجربہ کار عسکری قائد کو اس کام کے لئے منتخب کیا اور اسے کہا تم کسی تدبیر سے اس سپہ سالار کو پکڑ کر لے آؤ۔ اس قائد نے کہا کہ اس کے لئے میں پہلے ایک ایسی کشتی بنانا چاہتا ہوں جس کے چپو خفیہ ہوں اور وہ بے حد تیز رفتار ہو۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا تمہیں جو سمجھ آئے وہ کرو اور آپ نے اسے ہر طرح کے اسباب فراہم کرنے کا حکم جاری فرمادیا۔ جب کشتی تیار ہوگئی تو آپ نے اسے بے شمار مال و دولت اور تحفے تحائف دے کر فرمایا کہ تم ایک تاجر بن کر قسطنطنیہ جاؤ اور کچھ تجارت کرنے کے بعد بادشاہ کے وزیروں، سپہ سالاروں اور خصوصی درباریوں کو تحفے تحائف دینا مگر اس سپہ سالار کو کچھ نہ دینا۔ جب وہ تم سے شکوہ کرے تو کہنا کہ میں آپ کو نہیں

پہچانتا تھا اب میں نے آپ کو پہچانا ہے اگلی بار آپ کے شایان شان تحفے لے آؤں گا فی الحال تو آپ کے مناسب میرے پاس کچھ نہیں ہے چنانچہ اس قائد نے ایسا ہی کیا اس کے بعد وہ قائد واپس آ گیا اور اس نے پوری کارگزاری حضرت معاویہؓ کو سنائی۔ انہوں نے پہلے سے کئی گنا زیادہ مال و دولت اور تحفے تحائف دے کر اسے کہا کہ روم واپس جاؤ دوسروں کے ساتھ ساتھ اس سپہ سالار کو بھی تحفے دینا اور واپسی کے وقت اسے کہنا کہ میں تم سے خصوصی مگر خفیہ دوستی رکھنا چاہتا ہوں تمہیں جس چیز کی ضرورت ہو مجھے بتا دو میں تمہارے لئے لے آؤں گا تاکہ پہلے والی کمی کی تلافی ہو سکے۔ اس سپہ سالار نے ایک رنگ برنگی ریشمی چادر کی فرمائش کی اور اس کی لمبائی چوڑائی بھی بتائی۔ وہ قائد جب واپس آئے تو حضرت معاویہؓ نے مطلوبہ چادر تیار کروانے کا حکم دیا اور ایسی چادر تیار کروائی جسے دیکھنے والے حیران رہ جاتے تھے۔ حضرت معاویہؓ نے یہ چادر اسے دے کر فرمایا کہ جب تم قسطنطنیہ کے ساحل کے قریب پہنچنا تو اس چادر کو کشتی کے اوپر بچھا دینا اور اسے کسی طرح اپنی کشتی پر بلوا لینا۔ جب وہ آ جائے تو اسے یہ چادر اور دوسرے تحفے دے کر باتوں میں لگا دینا اور اپنے ساتھیوں کو حکم دے دینا کہ وہ خفیہ چپو چلا کر کشتی کو کھلے سمندر میں لے آئیں۔ وہاں آ کر کشتی کے بادبان کھول لینا اور سپہ سالار کو باندھ کر میرے پاس لے آنا۔ عسکری قائد چادر لے کر روانہ ہو گیا۔ رومی سپہ سالار کو جب کشتی کے آنے کی اطلاع ملی تو اسے دیکھنے کے لئے نکل آیا۔ جب اس نے وہ ریشمی چادر دیکھی تو اس کی عقل اڑ گئی اور وہ خود اس کشتی پر جا پہنچا۔ خفیہ چپو چل رہے تھے اور رومی کو کچھ پتہ نہیں تھا جب کشتی کے بادبان کھلے تو اس نے حیرانی سے پوچھا یہ کیا ہوا؟ مسلمانوں نے اسے اس کے ساتھیوں سمیت باندھ دیا اور حضرت معاویہؓ کے پاس لے آئے۔ آپ نے اس قریشی مسلمان کو بلوایا اور فرمایا کیا اس نے تمہیں تھپڑ مارا تھا؟ اس نے کہاں ہاں فرمایا کہ اٹھو اور ویسا ہی تھپڑ تم بھی مار لو مگر اس سے زیادہ نہیں۔ قریشی نے اٹھ کر تھپڑ مار دیا تو آپ نے عسکری قائد سے کہا کہ اب اس رومی کو وہ چادر دے کر واپس چھوڑ آؤ اور اس رومی سے کہا کہ اپنے بادشاہ کو کہہ دینا کہ مسلمانوں کا خلیفہ اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ تمہارے تخت پر بیٹھنے والے تمہارے سپہ سالاروں اور سرداروں سے اپنے مسلمان کا بدلہ لے سکے۔ جب کشتی والے اسے لے کر قسطنطنیہ پہنچے تو دیکھا کہ رومیوں نے ساحل پر حفاظتی زنجیریں لگا دی ہیں چنانچہ انہوں نے اس رومی سپہ سالار کو وہیں پھینکا اور اسے چادر بھی دے دی۔ جب یہ واقعہ رومی بادشاہ تک پہنچا تو اس کے دل میں امیر معاویہؓ کی عظمت و ہیبت اور زیادہ بڑھ گئی۔

(مرسلہ: حاجرہ بنت شاہنواز)

❄♦❄

گوشۂ خواتین

عورت کے حقوق

تحریر: بیگم قدوائی

یہ بات ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ دورِ جاہلیت کے عرب دختر کشی اور قتلِ اولاد جیسے مہیب گناہوں میں ملوث تھے۔ اور گناہوں پر فخر بھی کرتے تھے۔ عرب میں یہ رواج کیوں پڑا تھا؟ اس کی کئی وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔ عرب میں اولاد کی کثرت تھی مگر ان کی پرورش کے قدرتی وسائل محدود تھے۔ اس کے بڑے حصے کو وادی غیر ذی زرع کہا گیا ہے۔ یہاں کی قدرتی پیداواریں بہت ہی کم تھیں۔ خود حضور رسولِ مقبول ﷺ کی خوراک میں جن چیزوں کا ذکر ہم پاتے ہیں وہ وہی ہیں جو عام طور پر وہاں کثرت سے پیدا ہوتی تھیں اور عوام کی بنیادی خوراک تھیں۔ یعنی کھجور اور جو۔ جس شخص کے پاس کچھ تھوڑا بہت اثاثہ ہوتا، وہ مویشی بھی پال لیتا تھا اور تجارت میں بھی شریک ہوتا تھا۔ لیکن زراعت اور تجارت بھی محدود سطح پر تھیں۔ اور ان باتوں کا قدرتی نتیجہ یہ تھا کہ لوگوں کے وسائل معیشت وسیع نہ تھے۔ اور دس بارہ اولادوں کا پالنا محال ہو جاتا تھا۔ مرد تو پھر بھی کاروبارِ حیات میں کارآمد رکن بن سکتے تھے۔ مگر لڑکیاں گھرانہ کا بوجھ ہی ثابت ہوتی تھیں۔ اور دورِ جاہلیت میں ان کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دینے کا گناہ شاید اس وجہ سے بھی پیدا ہوا۔ پھر عرب یہ بھی سوچتے تھے کہ لڑکے تو میدان کارزار میں ہمارے دوش بدوش لڑ سکتے ہیں، یہ لڑکیاں کس مرض کی دوا ہیں۔ جنگ وجدال قبائلی زندگی کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ ہزیمت خوردہ قبیلہ کی لڑکیاں دشمن کے حوالہ کر دی جاتی تھیں۔ جس سے باپ کی عزت پر حرف آتا تھا۔ اگر کوئی اس ذلت سے بچنا چاہتا تھا تو زرِ نقد بطور فدیہ دے کر اپنی لڑکیاں چھڑا لیتا تھا۔ لیکن جو نادار ہوتے تھے وہ تو اپنی لڑکیوں کو دشمن کے حوالہ کرنے ہی پر مجبور تھے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے ان لوگوں نے یہی بہتر سمجھا کہ لڑکیوں کو پیدائش کے بعد یا تو

زندہ دفن کر دیا جائے یا کسی پہاڑ کی چوٹی سے نیچے گرا دیا جائے۔

پیدائش سے قبل بیٹا ہونے کے ارمان ہوتے تھے اور بتوں سے دعائیں مانگی جاتی تھیں کہ اولادِ نرینہ تولد ہو۔ یہ لوگ بت پرستی میں ڈوبے ہوئے تھے اور ایک ان دیکھے خدا کے تصور سے کبھی آشنا نہ ہوئے تھے، اس لئے قدرتی بات تھی کہ اپنے ہی ہاتھوں سے بنائے ہوئے پتھروں کو معبود سمجھنے کی لعنت میں گرفتار تھے۔ ان کے ذہن میں فرشتوں کا بھی ایک تصور تھا مگر یہ تصور بھی بہت ہی حقیر تھا۔ وہ انہیں اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے۔ (نعوذ باللہ) اور چونکہ ان کے نزدیک وہ فرقۂ اناث سے تھے، اس لئے وہ ان کو بھی حقیر مخلوق جانتے تھے۔

یہ صحیح ہے کہ اسلام سے پہلے عربوں کے معاشرہ میں عورت ضرور موجود تھی مگر اسے کوئی معزز و مؤقر مقام حاصل نہیں تھا۔ یہ لوگ عورت کو اپنی شاعری کا موضوع بناتے تھے۔ عورت سے متعلق عشق و محبت کے قصے بھی ان کے ہاں مشہور تھے۔ بعض قصص و حکایات ایسی بھی ملتی ہیں کہ جن سے عورت جنگوں میں جوش دلانے والے ایک وسیلہ کی حیثیت سے بھی نظر آتی ہے۔ مگر یہ سب باتیں خال خال ہیں۔

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ کسی مجلس میں آپ تشریف فرما تھے کہ حاضرین سے مخاطب ہوئے۔

"...کیا تم اس بات پر بیعت نہیں کرتے ہو کہ خدا کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرو گے چوری نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اور کسی ایسی جان کو جس کا قتل خدا نے حرام قرار نہ دیا ہو ناحق قتل نہ کرو گے... تم اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور نہ کسی پر تہمت لگاؤ گے۔ حضور سرورِ کائناتؐ نے اسی موقع پر یہ بھی عہد لیا... تم میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ جس شخص نے اس عہد کو پورا کیا، اس کا اجر خدا کے پاس ہے اور جس شخص نے سوائے گناہ شرک کے۔ ان میں سے کسی فعل کا ارتکاب کیا اور اللہ نے اس کا پردہ رکھ لیا تو اس کا فیصلہ اللہ پر ہے، چاہے وہ معاف کرے چاہے سزا دے۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں قتلِ اولاد سے روکا گیا ہے وہ عربوں کی رسم (دختر کشی کی طرف ہی اشارہ ہے۔ مگر قتلِ اولاد کی ایک اور شکل بھی عربوں میں رواج پا گئی تھی۔ اور وہ منت کی رسم قبیح تھی۔ ہوتا یہ تھا کہ عرب منتیں مانگتے تھے اور منت پوری ہونے پر اپنے وعدے کے مطابق قربانی دیا کرتے تھے۔ یہ قربانی اونٹوں کی بھی ہوتی تھی۔ لیکن اسلام نے اولاد کی قربانی کی ممانعت فرما دی ہے۔

غرض اس وقت کی دنیا ایسی ہی برائیوں اور عذابوں میں گرفتار تھی۔ عرب بالخصوص بہت پسماندہ تھا۔ اس لئے قدرتِ حق نے اسی سرزمین کو چنا کہ یہاں محسن انسانیت صلی اللہ

علیہ وسلم پیدا ہوں اور جہل دور ہو۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور بعثت سے منشائے الٰہی پورا ہوا۔ عربوں پر ہی نہیں پوری انسانیت پر رسول اللہ ﷺ کے احسانات ان گنت اور بے شمار ہیں۔ مگر میں خصوصیت کے ساتھ آپؐ کے ان احسانات کا ذکر کرنا چاہتی ہوں جو آپؐ نے طبقۂ اناث پر کئے ہیں۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو عورتوں کے لئے آیۂ رحمت بن کر تشریف لائے تھے۔

مردوں نے عورتوں کو اپنی ضرورتوں کے لئے ایک کھلونا بنا رکھا تھا اور وہ اسے جس وقت چاہتا توڑ دیتا تھا۔ اس کو نہ ماں باپ کے گھر میں عزت کا مرتبہ حاصل تھا اور نہ شوہر کے گھر میں اس کی کوئی عزت تھی۔ لیکن اللہ رب العزت کے حلم اور حضور انور ﷺ کے پُر تاثیر ارشادات نے عربوں کی اس ذہنیت کی کایا پلٹ دی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: [illegible]

.... [illegible] کے ہاں لڑکی پیدا ہو اور وہ اسے زندہ [illegible] نہ اسے ذلیل خیال کرے اور نہ [illegible] اسے حقیر جانے تو ایسا شخص جنت میں [illegible]

اللہ رب العزت کے اس سچے اور عظیم ترین رسول ﷺ نے کس طرح لڑکی کی جان بخشی کرائی اور اس کا معاشرت میں درجہ بلند کیا۔ لڑکیوں کے معاشرتی و قانونی حقوق کی طرف غور کیجئے۔ اسلام سے پہلے لڑکی کو باپ سے کوئی ورثہ نہیں ملتا تھا۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ لڑکی کو معاشرہ میں بیکار فرد مانا جاتا تھا۔ لہٰذا وہ کسی بھی حق کے لئے موزوں نہ سمجھی جاتی تھی۔ مگر حضورؐ نے ہی لڑکیوں کے ورثہ کی نوید بھی سنائی۔ خود اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء میں ارشاد فرمایا:

للرجال نصيب مما ترك الوالدان والاقربون وللنساء نصيب مما ترك الوالدان والا قربون مماقل منه اوكثر، نصيباً مفروضاً (پارہ ۴، سورۂ نساء آیت ۷) اسلام کا حکم یہ ہے کہ ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکہ میں خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ ہو، لڑکیوں کا بھی حصہ ہے اور یہ حصے خدا کی طرف سے مقرر ہیں۔ اس ارشادِ خداوندی کے بعد عورتوں کا مالی مستقبل مستحکم ہو جاتا ہے۔ ان صریح احکام کی خلاف ورزی خیانت ہے اور اس کی جواب دہی اللہ رب العزت کے حضور میں کرنی ہوگی۔

خود رسولِ مقبول ﷺ کا عمل اس سلسلہ میں ملاحظہ فرمایئے۔ ایک دفعہ ایک صحابی حضرت سعدؓ بن ربیعہ غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے۔ اولاد میں صرف دو لڑکیاں چھوڑیں۔ حضرت سعدؓ کے بھائی نے سارے ترکہ پر قبضہ کر لیا۔ اور لڑکیوں کو بالکل محروم کر دیا۔ اس پر حضرت سعدؓ کی بیوہ حضور رسولِ مقبول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور اس واقعہ کی شکایت کی۔ اس پر یہ

آیت جو نیچے درج ہے نازل ہوئی۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کے بھائی کو بلوا کر حکم دیا'' .... سعدؓ کی دونوں بیٹیوں کو ترکہ میں سے دو تہائی اور بیوہ کو آٹھواں حصہ ادا کرو۔ بقیہ خود رکھو.....''

یوصیکم الله فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثنین فان کن نسآء فوق اثنتین فلهن ثلثا ما ترك و ان کانت واحدة فلها النصف ولابویه لکل واحد منهما السدس مما ترك ان کان له ولد.... (الآیۃ پارہ ۴ سورۃ نساء آیت ۱۱) (تمہاری اولاد سے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ تاکیدی حکم ہے کہ ترکہ میں لڑکے کے لئے دو لڑکیوں کے برابر حصہ ہے۔

رقم مہر کے سلسلہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ کا ایک واقعہ یہاں دہرا دینا بے محل نہ ہوگا۔ حضرت فاروقؓ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا:''لوگو! حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحابؓ نے اپنے نکاحوں میں کبھی چالیس اوقیہ یا چار سو درہم سے زیادہ مہر مقرر نہ کیا تھا۔ بلکہ اس سے کم ہی ہوتا تھا۔ اس لئے اگر تم میں سے کوئی اس سے زیادہ مہر مقرر کرے گا تو میں اسے تسلیم نہیں کروں گا اور زائد رقم بیت المال میں داخل کرا دوں گا...!'' یہ خطبہ سن کر مجمع میں سے ایک عورت کھڑی ہوگئی اور اس نے حضرت عمرؓ کو ٹوکا اور کہا،''امیر المومنین! آپ ہمیں اس حق سے محروم رکھنا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم عورتوں کو ملا تھا۔'' پھر اس نے سورۂ نساء کی آیت کا حوالہ دیا جس کا مطلب یہ تھا''اگر مہر میں تم بیوی کو بہت سا مال دے چکے ہو تو وہ اس سے واپس مت لو۔''

حضرت عمر فاروقؓ نے فوراً اپنی غلطی محسوس کی اور فرمایا''مدینہ کی عورتیں تو عمرؓ سے بھی زیادہ فقیہ ہیں!'' مدعا یہ ہے کہ اگر مرد مستطیع ہے تو زیادہ رقم مہر بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ ایامِ جاہلیت میں باپ یا ولی مہر کی رقم وصول کرتا تھا مگر یہ عورت کی ملکیت نہ ہوتی تھی۔ اسلام نے یہ حق عورت کو دلوایا ہے۔ وہ اپنی رقم مہر کی پوری طرح مالک ہے اور جس طرح چاہے اسے خرچ کر سکتی ہے۔ اگر زرِ نقد نہ ملے تو وہ مہر میں جائیداد اور سونا چاندی بھی لے سکتی ہے۔

ان امور کی تشریح سے مطلب یہ ظاہر کرنا ہے کہ عورتوں کے حقوق اور معاشرہ میں اس کے جائز مقام کو صرف اسلامؐ نے پوری طرح دلوایا ہے اور ہم اسلام کی ان برکتوں سے مالا مال ہونے کے لئے خدا کے حضور میں سجدہ ریز ہیں۔ اور اس کے نبی برحق پر درود و سلام بھیجتے ہیں جن کے انسانیت پر احسانات کو دنیا کبھی نہیں بھلا سکتی۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سیدنا و مولانا محمدٍ و علیٰ اٰله واصحَابه وَازواجه وَبارك وَسلِّم۔ ❋◆❋

بے احتیاطی نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے

ادارہ

آپ کا گھر ہی ایسی جگہ ہے جہاں آپ اپنے دن رات کا بیشتر وقت گزارتی ہیں، آپ اپنے گھر میں ہر کام کرنے کے لئے آزاد ہوتی ہیں۔ تو کیوں نہ اپنے آپ کو صحتمند رکھنے کے لئے ورزش کریں۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہ بیٹھی رہیں بلکہ کوئی نہ کوئی ورزش کرتی رہیں، اپنے ہاتھ پیروں کو حرکت دیں تا کہ ہلکی پھلکی ورزش ہوتی رہے۔

اپنے کچن میں چیزوں کو اس طرح رکھیں کہ انھیں اٹھانے میں کوئی دقت نہ ہو اور آپ کی توانائی محفوظ رہے۔ اس بات کا بھی اطمینان کر لیں کہ استری کا اسٹین یا واش بیسن آپ کے قد کے مطابق ہو۔ کوئی چیز اٹھاتے یا رکھتے ہوئے گھٹنوں کو خم دیں اور کمر کو سیدھا رکھیں۔ اگر اپنے گھر سے فرنیچر ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹانا چاہتی ہیں تو اس کو اپنی کمر اور ہاتھوں کے ذریعے سے دھکا لگاتے ہوئے کسی بھی جگہ بہ آسانی لے جاسکتی ہیں۔

کرسیاں: آپ کی کرسی اس طرح کی ہونی چاہئے جو آپ کی ٹانگوں کو زیادہ آرام دہ حالت میں رکھ سکتی ہو۔ بہت اونچی کرسیاں جو آپ کی ٹانگوں کی لمبائی کے مطابق نہ ہوں، آپ کی ریڑھ کی ہڈی کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ بعض لوگ اپنی کمر کے پیچھے ایک تکیہ رکھنے کے عادی ہوتے ہیں، اس سے جسم تنا رہتا ہے اور دوران خون درست طریقے پر ہوتا ہے لیکن جو لوگ کمر کے پیچھے کئی تکیے رکھ کر بیٹھتے ہیں وہ کاہلی اور سستی کا شکار ہو جاتے ہیں آپ اپنے لیے اس کرسی کا انتخاب کریں جس میں ہاتھ رکھنے کے لیے بازو بھی موجود ہوں۔ یاد رکھیں کہ آپ کے ایک بازو کا وزن آپ کے سر کے برابر یعنی تقریباً چودہ پونڈ ہوتا ہے۔ لہٰذا جب بھی آپ بیٹھیں تو اپنے دونوں بازوؤں کا وزن کرسی پر ڈال دیں۔

بستر: آپ کے بستر کا آرام دہ ہونا بہت ضروری ہے، ہم رات بھر میں تقریباً چالیس بار کروٹ بدلتے ہیں۔ نیند دراصل جسم کا ایک ایسا عمل ہے جس کے دوران جسم اپنے ٹوٹے پھوٹے خلیات (Cell) کی مرمت کرتا ہے۔

اگر بستر غیر لچکدار ہے تو اس سے محض آپ کی توانائی ضائع ہوتی ہے اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ آپ کی ٹانگیں ناکارہ یا مفلوج ہیں تو آپ کو عام طریقے سے ہٹ کر بستر پر لیٹنا ہوگا۔ پہلے آپ بستر کے ایک جانب قریب کھڑے ہو جائیے اب اچانک ہی بستر پر بیٹھ جائیں۔ آپ اپنے جسم اور سر کو پیچھے کی جانب کھینچیں۔ اس طرح آپ کے جسم کا وزنی حصہ یعنی سر بستر پر پہلے آ جائے گا اور اس کے بعد ٹانگیں بھی خود بخود بستر پر آ جائیں گی۔

اسی طرح اپنے بستر سے بہ حفاظت اترنے کے لئے اپنے بازوؤں کو اوپر کی جانب دھکیلیں تو اس طرح آپ کی ٹانگیں خود بخود بستر سے نیچے آ جائیں۔ اس دوران اپنا سر اوپر کی جانب رکھیں چند منٹ بعد اپنے گھٹنوں کو موڑیں اور آہستہ آہستہ کھڑے ہو جائیں۔ اس سارے عمل سے آپ کا دوران خون بھی درست کام کرتا رہے گا۔

سونے کا کمرہ: سونے کے کمرے میں ہوا کی آمد و رفت کے لئے کھڑکیاں ضرور ہونی چاہئیں۔ روزانہ بستر کی چادر اتار کر کسی کرسی یا صحن میں لٹکا دینی چاہیے تاکہ اس میں ناخوشگوار بو نہ پیدا ہو۔ بعض لوگ رات کے وقت کھڑکیاں پوری طرح کھول کر سونے کے عادی ہوتے ہیں حالانکہ اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہوا کی معمولی آمد و رفت کافی ہوتی ہے۔

حفاظت: ہر سال سڑکوں پر ہونے والے حادثات کی تعداد گھروں میں ہونے والے حادثات کے مقابلے میں بہت کم ہوتی ہے۔ سڑکوں کے حادثات کے مقابلے میں گھر میں بے احتیاطی زیادہ مہلک ثابت ہوتی ہے۔ ذیل میں گھروں میں احتیاطی تدابیر کے بارے میں مفید مشورے درج کئے جا رہے ہیں۔

☆ جب آپ چائے بنانے یا گرم پانی کی بوتل تیار کرنے کے لیے پانی گرم کر رہی ہوں تو پانی کو اپنے جسم سے دور رکھیں، بوتل میں پانی بھرنے سے قبل اس کو ہموار سطح پر ڈال کر اس کے اندر موجود ہوا کو خارج کریں اس طرح کی احتیاط سے پانی باہر پھیلنے اور گرنے کا اندیشہ نہیں رہے گا۔

☆ جب آپ اپنے ہاتھ میں گرم برتن یا گرم سالن والا برتن تھامے ہوئے کچن سے کمرے میں جا رہی ہوں تو توجہ ادھر ادھر مبذول نہ کریں۔ ایسے وقت میں چھوٹے بچوں کو اپنے قریب نہ آنے دیں۔

برتن کو مضبوطی سے دونوں ہاتھوں سے پکڑیں۔ صرف انگلیوں سے گرم برتن کو تھامنا خلاف احتیاط ہے۔ اپنے ہاتھوں میں گرم برتن کو پکڑنے کے لئے موٹا کپڑا استعمال کریں۔

☆ اگر آپ کوئی چیز تل رہی ہوں تو فرائی پین سے اپنی توجہ نہ ہٹائیں۔ اگر کوئی آپ کو دوسرے کمرے میں بلائے تو پہلے چولہا بند

کریں۔ کچن میں ایسی چیز ضرور رکھیں جس سے فوری طور پر آگ بجھانے میں مدد مل سکتی ہو۔

☆ اگر آپ کا ہاتھ جل جائے تو اپنا ہاتھ فوراً ٹھنڈے پانی میں ڈالیں۔ اگر پاؤں جل گئے ہوں تو تولیہ ٹھنڈے پانی میں بھگو کر پاؤں میں لپیٹ لیں۔ اگر آپ نے موزے پہنے ہوئے ہیں تو موزے اتارنے کی کوشش نہ کریں۔ صرف جوتے اتار دیں۔

☆ روز مرہ استعمال کی اشیاء جو بوتلوں میں بند ہوتی ہیں انہیں مناسب ترتیب سے رکھیں، تاکہ ضرورت پڑنے پر آپ لیبل کو احتیاط سے دیکھ کر مطلوبہ چیز ہی استعمال کریں، گھر میں ہونے والے اکثر حادثات بے دھیانی میں غلط چیز استعمال کرنے سے پیش آتے ہیں۔

☆ اپنے کچن میں فرش صاف رکھیں۔ کوئی چکنی چیز فرش پر نہ بکھرنے دیں۔ پالش کیے ہوئے فرش زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔

☆ الیکٹرک پوائنٹس کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہوتا ہے۔ بجلی کا ہلا ہوا بٹن یا پلگ آپ کی زندگی کے لیے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔

☆ اپنی دواؤں کو الگ خانے میں رکھیں اور ضرورت سے زائد خوراک استعمال نہ کریں، غیر ضروری دوائیں جو آپ کے استعمال میں نہ ہوں، انہیں کسی دوسری جگہ پر رکھیں، جب دواؤں کی تاریخ استعمال گزر چکی ہو تو انہیں ضائع کردیں۔

دینی باتیں

☆......سب سے پہلی الہامی کتاب توریت ہے۔

☆......سب سے آخری الہامی کتاب قرآن مجید ہے۔

☆......جنت کے لغوی معنی 'باغ' ہیں۔

☆......نمازِ جمعہ قبا (مدینہ) میں فرض ہوئی۔

☆......اجتماعی نماز کا ثواب ستائیس گنا زیادہ ہے۔

☆......روزے ۲ ہجری کو فرض ہوئے۔

☆......اعتکاف کے لغوی معنی ہیں رک جانا۔

☆......جہاد کے لغوی معنی ہیں کوشش۔

(محمد صہیب، کانپور)

☆ اگر آپ کے قریب بچے ہوں تو اس وقت اپنے قریب کوئی تیز دھار آلہ یا اوزار اور دوائیں نہ رکھیں۔ بچے ان چیزوں سے اپنے آپ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

❊♦❊

نئی تہذیب کے پرستاروں سے

مشرقی نو دولیتے پر مغربیت چھا گئی
لعنتی تہذیب قلب و ذہن پر لہرا گئی

دشمنِ انسانیت ہے جن کا دستور حیات
اس کو اپنانے ہی میں اپنی سمجھتا ہے نجات

مغربی آقاؤں کی عادات کا شوقین ہے
ان کی پوری نقل کرنے میں اسے تسکین ہے

کاش اتنا جانتا دنیا اسے کہتی ہے کیا؟
محض اک ناپختہ، مفلس ذہن کا بہروپیا

اٹھ رہی ہے جو نئی پود اک نئے انداز سے
وہ ہے اس کی پیروی میں فتنہ گر آغاز سے

کچھ نہ پوچھو مجھ سے کیا کچھ دیکھتا جاتا ہوں میں
اک ہلاکت خیز طوفاں کے نشاں پاتا ہوں میں

اے نئی تہذیب و دولت کے پرستارو سنو
ملت نادار کے زر دار مختار و سنو

کیا یہ خوشحالی ملی خر مستیوں کے واسطے
چھائے ہو ملت پر چیرہ دستیوں کے واسطے

جن کے صدقہ میں تمہیں حاصل ہوا سب کچھ یہاں
ان کی سب قربانیاں کرنے لگے ہو رائیگاں

تم نے جو پایا تصور میں بھی لا سکتے نہ تھے
ان مناصب پر کسی صورت بھی آسکتے نہ تھے

کر رکھا ہے فیصلہ کیا ہر غلط اقدام کا
شکر کرتے ہو یہ تم اللہ کے انعام کا

تم جنم لے کر اٹھے جس قوم کی آغوش سے
کر رہے ہو اب اسے محروم خورد و نوش سے

جھانک لو اپنے گریبانوں میں گر توفیق ہو
میرے کہنے کی مکمل طور پر تصدیق ہو

ہر قباحت کو یہاں ارزاں کئے جاتے ہو تم
کیا یہ اپنی نسل پر احساں کئے جاتے ہو تم

حال سے کچھ اپنے مستقبل کا اندازہ کرو
زندہ رہنا ہے تو اندازِ کہن تازہ کرو

اک بھیانک شکل میں ڈھلنے لگی آدم کی ذات
یاد رکھو ڈوب جانے کو ہے نبض کائنات

ظہیر نیاز بیگی

خواتین کی چند عادتیں

چغل خوری

یہ ایک ایسی بیماری ہے جو کسی عورت کو لگ جائے تو وہ سارا دن بے چین رہتی ہے۔ اس کے جسم پر خارش سی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ کھانا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتا۔ وہ آنے بہانے کسی کے گھر جانا چاہتی ہے اور اسے اپنی راز دار دوست سے ملنے کی شدید خواہش ہوتی ہے۔

علاج: اس طرح کی عورت کو فوراً کسی کے گھر بھیج دیں یا کسی ہمسائی کو اپنے گھر بلا لیں، جب وہ چغلی کرے گی تو اس کی طبیعت سنبھل جائے گی اور اس کا دن بڑا اچھا گزرے گا۔ ضروری ہے کہ جب بھی کسی عورت کو اس بیماری کا خدشہ ہو تو فوراً اس کا سدباب کیا جائے، ورنہ اس کے پیٹ میں مروڑ اور درد کی شکایت بڑھ بھی سکتی ہے۔

حسد

یہ بیماری اس وقت اپنا زور پکڑتی ہے جب ایک عورت، دوسری عورت کے پاس کوئی اچھی چیز دیکھ لے یا اس کے گھر میں کوئی قیمتی شے آ جائے تو اس کے دل میں ٹیسیں اٹھنا شروع ہو جاتی ہیں کہ وہ چیز میرے پاس بھی ہو، بلکہ اس سے زبردستی حاصل کر لی جائے۔ ایسی عورت کی راتوں کی نیند حرام اور اس کو چپ سی لگ جاتی ہے۔ وہ اس بیماری میں اپنا سب کچھ بھول جاتی ہے اور سارا دن گھر میں بولائی بولائی پھرتی ہے یہ بیماری آج کل بہت عام ہے۔

علاج: اگر آپ صاحب حیثیت ہیں تو اسے فوراً وہ شے لا کر دیں، جو اس کی بیماری کا سبب بنی ہے۔ اگر آپ نہیں خرید سکتے تو اس کا گھر سے نکلنا بند کر دیں تا کہ وہ دوسروں کی چیزیں نہ دیکھ سکے۔ اسے اللہ کے عذاب سے ڈرائیں، حسد کرنے والوں کا انجام بتائیں۔ اگر پھر بھی بیماری کنٹرول نہ ہو تو اس سے زندگی کی ساری سہولتیں واپس لے لیں اور ہمیشہ کے لئے اس کی آنکھوں پر کالی پٹی باندھ دیں۔ ایسا کرنے سے شاید اس کی

ماں کی شان

اے اللہ میرے ماں باپ پر رحمت فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھے پالا۔ (القرآن)

ماں کی نافرمانی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (حدیث شریف)

ماں کے بغیر گھر ایک قبرستان ہے۔ (برنارڈ شا)

ماں کی نافرمانی کرنا کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ ہے۔ (حدیث نبویؐ)

ماں کو مصیبت کے وقت یاد کرتا ہوں تو مجھے سکون ملتا ہے۔ (شیلے)

ماں کی خوشنودی دنیا میں باعث دولت اور آخرت میں باعث نجات ہے۔ (شیخ سعدیؒ)

ماں کی دعا میری کامیابی کا راز ہے۔
(جرمن نازی چانسلر ایڈولف ہٹلر)

ماں کی اصل خوبصورتی اس کی محبت ہے اور میری ماں دنیا کی خوبصورت "ماں" ہے۔ (مولانا محمد علی جوہر)

ماں کی آغوش انسان کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے۔
(ارسطو)

عقل ٹھکانے آجائے، بیماری بھی ختم ہوجائے اور وہ اللہ کی شکر گزار بندی بن جائے۔

احساسِ برتری

یہ ایک مہلک بیماری ہے، اس میں مبتلا عورت اپنے آپ کو کسی دوسری دنیا کی مخلوق سمجھنا شروع کر دیتی ہے۔ اسے لگتا ہے کہ بس میں ہی سب کچھ ہوں، میرے علاوہ تو سب لوگ حقیر اور بدترین ہیں۔ اس کے مزاج آسمان پر پہنچے ہوتے ہیں، وہ اپنے آپ کو بلندیوں میں اڑتا ہوا محسوس کرتی ہے۔ اگر کوئی اس سے سلام دعا کرنے کی غلطی کرلے تو اس کا پارہ ہائی ہو جاتا ہے اور وہ نخوت سے اپنا منہ پھیر لیتی ہے۔ اگر ایسی عورت کو اس کی اوقات یاد نہ دلائی جائے تو وہ ساتویں آسمان پر بھی پہنچ سکتی ہے۔ ایسی عورت کو سنبھالنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی ہو جاتا ہے۔

علاج: سب سے پہلے اس عورت کو آسمان سے اتارنے کا انتظام کریں، اس کے لئے آپ کو راکٹ یا پیراشوٹ کی ضرورت نہیں بلکہ اس سے صفائی کروانا ہی کافی ہے۔ اس کو یاد دلائیں کہ وہ بھی ایک عام سی عورت ہے۔ ایسی بیماری میں مبتلا عورت کو غریب اور ضرورت مند لوگوں کی مدد کرنے کو کہا جائے، نماز، روزے کا اہتمام کروایا جائے، اسے موت کا وقت یاد دلائیں، اس کا فیشن اور بیوٹی پالرز جانا بند کر دیں، ہر کسی سے السلام علیکم کہنے کی عادت ڈالیں، معذور اور مصیبت زدہ لوگوں سے ملاقات کروائی جائے، ہر وقت اسے اس کی اوقات یاد دلاتے رہیں.... امید ہے کہ اتنا کچھ کرنے کے بعد وہ ضرور راہ راست پر آجائے گی۔

(بیگم ظفر چودھری)

❋◆❋

خواتین ہدیٰ کا دستر خوان

فرحت صدیقی

پین کیک

اشیاء: تین کپ میدہ، ڈھائی چمچہ بیکنگ پاؤڈر، شکر باریک پسی ہوئی آدھا کپ، مکھن ایک ٹکیہ، انڈے دو عدد، تھوڑا سا دودھ، نمک ایک چٹکی، کریم ایک پیکٹ، اورنج جوس ایک کپ، کیلے دو عدد، جیلی ایک کپ، کوکو پاؤڈر تین ٹیبل اسپون۔

ترکیب: سب سے پہلے انڈے کو خوب اچھی طرح پھینٹ لیں۔ پھر اس میں مکھن اور شکر ڈالیں، اور خوب مکس کریں۔ نمک اور میدہ بھی ملا دیں اور اچھی طرح سے مکس کرتے جائیں۔ اب کوکو پاؤڈر اور دودھ بھی ملا دیں۔ سب چیزیں بہت اچھی طرح سے مکس کریں۔ یہ مکسچر اتنا گاڑھا ہو کہ چمچہ کو اوپر لے جا کر اگر گرائیں تو باریک سا گرے، نہ زیادہ گاڑھا ہو نہ زیادہ پتلا۔ اب ایک فرائی پین میں ایک ٹی اسپون گھی ڈالیں۔ گرم ہونے پر بڑے چمچہ سے یہ آمیزہ اس میں ڈالیں۔ یہ ایک چھوٹی روٹی کے برابر ہونا چاہئے۔ ایک طرف سے ہلکا سا پک جائے تو پلٹ دیں۔ جب دونوں طرف سے ہلکا براؤن ہو جائے تو اُتار لیں۔ ٹھنڈا کریں۔ کریم کو خوب پھینٹ لیں۔ پہلے اس پر اورنج جوس لگائیں۔ پھر ایک تہہ کریم کی لگائیں، اوپر کیلے اور جیلی سے سجا کر پیش کریں مزیدار پین کیک تیار ہے۔

مرغ پالک

اشیاء: ہلدی آدھا ٹی اسپون، پسی لال مرچ ایک ٹیبل اسپون، لونگ 4 عدد، بڑی الائچی ۳ عدد، چھوٹی الائچی 5 عدد، نمک حسبِ ذائقہ، دہی دو کپ، ادرک لہسن دو ٹیبل اسپون، ٹماٹر 3 عدد، ہری مرچیں 6 عدد، پالک آدھا کلو، مرغ ایک کلو، تیل دو سو گرام، پیاز دو عدد، ہرا دھنیا تھوڑا سا، باریک کٹی ادرک۔

ترکیب: کڑاہی میں دو سو گرام تیل گرم کریں۔ ادرک اور لہسن ڈال کر بھونیں۔ پھر اس میں پیاز شامل کر دیں۔ جب پیاز تھوڑی سی لال ہو جائے تو اس میں چکن ڈال دیں۔ تھوڑا سا بھون کر دہی شامل کر دیں۔ پسا ہوا دھنیا، ہلدی،

مرچ، نمک، لونگ بڑی الائچی، چھوٹی الائچی سب ڈال کر گوشت گل جانے تک پکائیں۔ بھونتے وقت ٹماٹراور ہری مرچیں کاٹ کرڈالیں اور مزید بھون کر پالک شامل کردیں۔ جب پالک اپنے پانی میں پک جائے اور تیل اوپر آجائے تو اوپر سے باریک ادرک اور ہرا دھنیا چھڑک دیں۔

انڈونیشین پائن ایپل رائس

اشیاء: ایک کپ بون لیس چکن، چاول باسمتی ایک کپ، اناناس 1 عدد ثابت، آئل تین ٹیبل اسپون، پیاز باریک کٹی ہوئی ایک عدد، لہسن دو عدد جوے باریک کاٹ لیں۔ مونگ پھلی 6 ٹیبل اسپون، مرغی کی یخنی ڈیڑھ کپ، تازہ لال مرچ 1 عدد، نمک حسبِ ذائقہ۔

ترکیب: مونگ پھلی کے دانوں کوتوے پر گولڈن براؤن بھون لیں۔اب دو ٹیبل اسپون مونگ پھلی کو باریک پیس لیں اور باقی کو چوپ کر لیں۔ اب تیز چاقو سے اناناس کو درمیان سے کاٹیں۔اب اس کے گودے کی صفائی کرلیں۔ تھوڑا سا بھی گودا نہ لگا رہے۔ 1/2 کپ اناناس کو باریک کاٹ لیں۔

اب ایک ساس پین میں تیل گرم کریں۔ اس میں پیاز اور لہسن ڈال کر 3 سے 4 منٹ تک فرائی کریں۔اب اس میں مرغی کا گوشت ڈال کر گولڈن براؤن ہونے تک پکائیں۔ بھیگے ہوئے چاولوں کونتھار کر فرائی پین میں ڈالیں اور مرغی کے ساتھ مکس کردیں۔اب مرغی کی یخنی اور نمک ڈال کر تیز آنچ پر ایک مرتبہ چاولوں کو اُبال لیں۔ اب ڈھکن ڈھک کر دھیمی آنچ پر انھیں 10 یا 12 منٹ تک پکائیں۔

مونگ پھلی اور اناناس ڈال کر مکس کر دیں۔ دم دے کر پسی ہوئی مونگ پھلی اور لال مرچ چھڑک دیں۔ سلاد اور رائتہ کے ساتھ پیش کریں۔

پاؤ بھاجی

اشیاء: آلو (ابال کر میش کیے ہوئے) ایک پاؤ، مٹر (ابال کر میش کیے ہوئے) 100 گرام، گوبھی (ابال کر میش کی ہوئی) 100 گرام گاجر (اُبال کر میش کی ہوئی) 2 عدد، ٹماٹر (بلینڈ کیے ہوئے) ایک پاؤ، پیاز (آملیٹ کی طرح کٹی ہوئی) ایک عدد، شملہ مرچ (آملیٹ کی طرح کٹی ہوئی) آدھی، نمک ایک ٹی اسپون، لال مرچ پاؤڈر ایک ٹیبل اسپون ادرک لہسن پیسٹ ایک ٹی اسپون، سفید زیرہ پاؤڈر ایک ٹی اسپون، آئل چوتھائی کپ، لیموں کا رس ایک ٹیبل اسپون، کری پاؤڈر ایک ٹیبل اسپون، مکھن دو ٹیبل اسپون۔

ترکیب: آئل گرم کر کے اس میں پیاز فرائی کریں۔ اس میں شملہ مرچ ڈالیں۔ساتھ میں نمک، لال مرچ پاؤڈر، ادرک لہسن پیسٹ

اور سفید زیرہ پاؤڈر ڈالیں۔ اس کے بعد ٹماٹر ڈالیں اور مصالحہ بھون لیں۔ پھر میش کی ہوئی سبزی ڈال کر مکس کریں۔ پھر کری پاؤڈر ڈالیں ساتھ میں لیموں کا رس اور مکھن ڈال کر 5 منٹ دم پر رکھیں اور چھوٹی ڈبل روٹی یا بن کو بھی مکھن میں سینک کر ساتھ میں پیش کریں۔

بگھارے بینگن

اشیاء: چھوٹے سائز کے بینگن ایک کلو گرام، تیل 250 گرام، کھوپرا 250 گرام، مونگ پھلی 250 گرام، پیاز ایک کلو، املی کا گودا 100 گرام، لال مرچ پاؤڈر 50 گرام، ہلدی 10 گرام، دھنیا پاؤڈر 20 گرام، زیرہ 20 گرام، پیاز کے بیج 20 گرام، ثابت زیرہ 20 گرام، سرسوں 20 گرام، کوکنگ آئل 250 ملی لیٹر، ادرک لہسن کا پیسٹ ایک ٹیبل اسپون، نمک حسبِ ذائقہ۔

ترکیب: بینگن کو چار حصوں میں کاٹ لیں اور انہیں ڈیپ فرائی کریں۔ مونگ پھلی اور زیرہ کو بھون لیں۔ اس کے بعد بھونا ہوا زیرہ، مونگ پھلی، پیاز اور کھوپرے کا ایک پیسٹ بنا لیں اور آخر میں املی کا گودا بھی شامل کر لیں۔ اب پہلے والے مکسچر میں ادرک اور لہسن کا پیسٹ، لال مرچ پاؤڈر، ہلدی، زیرہ پاؤڈر، دھنیا پاؤڈر اور نمک شامل کر کے ایک بار پھر اچھی طرح ان تمام اشیاء کو مکس کر لیں۔ ایک کڑاہی میں تیل گرم کریں، اس میں پیاز کے بیج، ثابت زیرہ اور سرسوں ڈال کر لال کریں۔ اس کے بعد مذکورہ مکسچر کو اس میں ڈال کر اس وقت تک ہلاتی رہیں جب تک کہ مسالے سے تیل الگ نہ ہو جائے۔ اب اس میں بینگن شامل کر لیں اور اچھی طرح پکا لیں۔ پیش کرنے سے قبل اس پر بھنی ہوئی پیاز اور دھنیے کے پتے چھڑک دیں۔

آم کا حیدرآبادی اچار

اشیاء: کچے آم پچاس عدد، رائی 250 گرام، سرخ مرچ سوا کلو گرام، نمک 500 گرام، تیل سرسوں ڈیڑھ لیٹر، ہلدی 60 گرام، خشک دھنیا 60 گرام، لہسن 125 گرام، زیرہ سفید 30 گرام، میتھی 60 گرام۔

ترکیب: آموں کو دھو کر خشک کر کے چار چار ٹکڑے کر لیں۔ ہلدی اور لہسن بھون لیں پھر لہسن پیس لیں۔ سوائے نمک اور مرچ کے تمام مسالے چھان لیں۔ اب تیل کڑکڑائیں اور اس میں تمام مسالے ملا دیں۔ آم کے ٹکڑوں پر یہ مسالا مل کر مٹی کے مرتبان میں ڈالتی جائیں۔ باقی جو تیل بچ جائے اسے اوپر سے ڈال دیں۔ مرتبان کا منہ کھول کر پندرہ دن تک دھوپ میں رکھیں لیکن اُس پر کپڑا ڈھانپ دیں۔ آم گل جائیں تو استعمال کریں۔

❄♦❄

چھوٹی چیز بڑے فائدے.....

"زیرہ"

تحریر: علی اسامہ

آپ میں سے کون ہے جو چاٹ، دہی بڑوں اور آلو کے سموسوں کے مسر در کن ذائقے سے واقفیت نہ رکھتا ہو؟ منہ میں پانی بھر لانے والی غذاؤں میں اگر زیرہ شامل نہ ہوتا تو شاید ان کی لذت دو بالا نہ ہو سکتی تھی۔

زیرے کی دو اقسام ہیں۔ ایک سیاہ زیرہ اور دوسرا سفید زیرہ۔ یہ نا صرف چاٹ وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے بلکہ عام سالن کی تیاری میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ زیرے کے سوپ، کیک، ڈبل روٹی، پنیر، اچار اور ٹافیوں میں اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔

زیرے کے بیجوں سے ہوا میں بخارات بن کر اڑ جانے والا تیل Volatile (2.4%) نکالا جاتا ہے جس کا ذائقہ ناخوشگوار اور کسیلا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے تازہ رنگ زرد تیل میں (جو ہوا میں آتے ہی سیاہ رنگت اختیار کر لیتا ہے) الڈی ہائڈ Aldehyde (زیرے کا الڈی ہائڈ) اس کے اہم ترین جز کی حیثیت رکھتا ہے۔

سفید زیرے کو عام طور پر کھانوں کی تیاری میں لذت و ذائقے کے اضافے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے بہت سے طبی فوائد بھی ہیں۔ مثلاً زیرے کا تیل دافع ریاح ہوتا ہے اور قبض کو دور کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے بطور لیپ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ زیرے کے الڈی ہائڈ کو اکثر خوشبویات میں اور مشروبات میں (ذائقہ پیدا کرنے کے لئے) استعمال کیا جاتا ہے۔

سیاہ زیرہ کے بیجوں کا ذائقہ تیز، چٹ پٹا اور چھبتا ہوا ہوتا ہے۔ اس کی خوشبو بھی دل کو بھاتی ہے۔ اسے بھی عام طور پر اچاروں اور مختلف سالنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

سیاہ زیرے کے بیج سائز میں چھوٹے ہوتے ہیں یعنی اس کی جسامت سفید زیرے جتنی ہی ہوتی ہے لیکن اس کی رنگت سیاہ ہوتی ہے اور اس کی سطح بھی ہموار ہوتی ہے۔ اس کا ایک سرا گول ہوتا ہے جب کہ دوسرا سرا نوکیلا ہوتا ہے۔

سیاہ زیرے کا تیل زرد رنگ کا ہوتا ہے اور خاصا تلخ ہوتا ہے۔ سیاہ زیرے کے بیج بھوک آور، اشتہا آور، پیشاب آور اور دافع ریاح ہوتے ہیں۔ اس کے ذریعے کچھ بیماریوں کا بھی علاج کیا جاتا ہے۔ سیاہ زیرے کے پاؤڈر کو تل کے بیجوں کے پاؤڈر سے ملا کر اکثر پھٹنے والی جلد پر اس کا پیسٹ بنا کر لگایا جاتا ہے۔ زیرے کے بیجوں سے حاصل ہونے والا الکوحل اینٹی بیکٹریائی سرگرمی رکھتا ہے۔ جدید تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ سیاہ زیرے کے بیج کینسر کے مرض میں بھی شفایابی بخشتے ہیں۔ اسی طرح اگر بیجوں کو ململ کے کپڑے میں باندھ کر سونگھا جائے تو اس سے بند ناک کھل جاتی ہے اور بخار میں افاقہ ہوتا ہے۔

اس کے طبی استعمالات کے علاوہ زیرے کو کیڑے مار دوا کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگر سوتی یا اونی کپڑوں کے درمیان اس کے بیج بکھیر دیئے جائیں تو کپڑوں میں لگنے والے کیڑے قریب نہیں پھٹکتے ہیں۔

❄◆❄

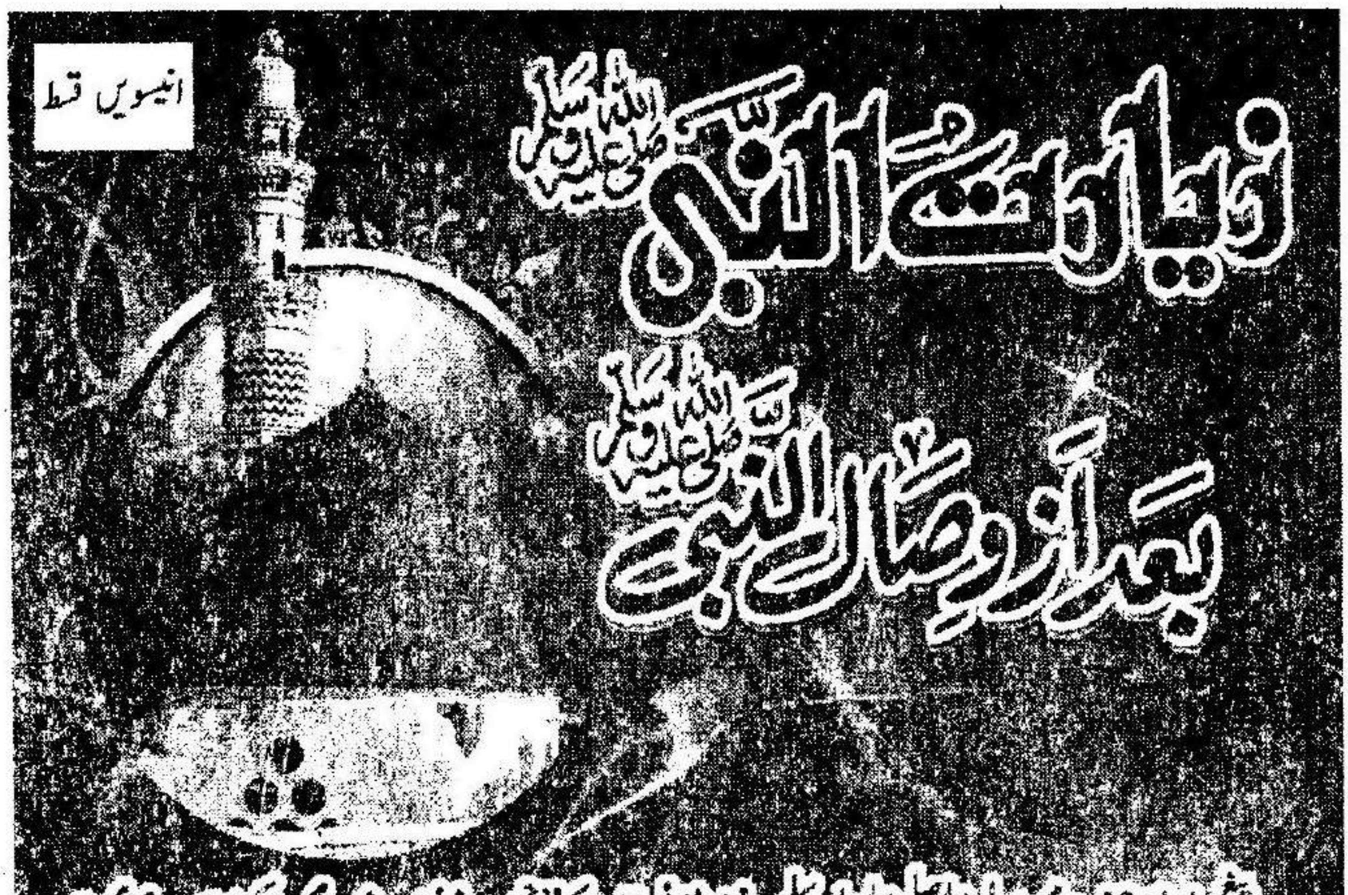

زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

پیغمبرِ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا“۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

ایک اور جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے صحیح دیکھا“۔ (بخاری، مسلم، موطاء امام مالک، نسائی)

اللہ کے محبوب پیغمبر اور بندے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے فیضیاب ہونا دنیا و آخرت کے لیے بڑی سعادت مندی ہے۔ اس نعمت کے سامنے دنیا بھر کی دولت اور نعمتیں ہیچ ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین، اولیاء اللہ، صوفیاء کرام اور علمائے دین کے ایمان افروز واقعات پر مشتمل سلسلہ وار تحریر جس میں پاکیزہ نفس حضرات دورانِ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مقدسہ سے فیضیاب ہوئے ہیں۔

مرتبہ: احمد مصطفیٰ صدیقی راہی

خواب میں عدل و انصاف کی ہدایت

ایک بار شیر شاہ سوری نے خواب میں دیکھا کہ دربار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے۔ نصیر الدین ہمایوں بھی موجود ہے جس نے تاج پہنا ہوا ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمایوں کے سر سے تاج شاہی اتار کر شیر شاہ کے سر پر رکھ دیا اور فرمایا ”عدل و انصاف سے حکومت کرنا“۔ پھر شیر شاہ کی آنکھ کھل گئی۔ اس خواب کے تھوڑے عرصہ بعد شیر شاہ کی قلیل اور ہمایوں کی کثیر فوج کے درمیان زبردست مقابلہ ہوا جس میں شیر شاہ

سوری کامیاب رہا اور ہمایوں شکست کھا کر بمشکل جان بچا کر ایران چلا گیا (ماہنامہ ''سیارہ ڈائجسٹ'' کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمبر۔ لاہور) شہنشاہ جہاں گیر کے عدل وانصاف کے واقعات کی طرح شیر شاہ کے عدل وانصاف کے واقعات بھی مشہور ہیں۔

درد کو رفع کرنے کے لئے بشارت

حضرت سید عبدالقادر ثانی فرزند بزرگ سید محمد غوث حلبی گیلانیؒ سے غیاث الدین لنگاہؒ کو بہت عقیدت تھی اور وہ بھی نہایت متقی و پرہیزگار تھے اور ہر شب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بانس کا ٹکڑا ایک ہاتھ لمبا ان کو دیا کہ ہمارے فرزند عبدالقادر کو دے دو اور یہ بشارت دو کہ جس جگہ درد ہو اس جگہ اس کو رکھ کر ۱۰ بار سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ احد) پڑھو تو اللہ تعالیٰ شفا بخشے گا اور خود سید عبدالقادر ثانیؒ کو بھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے بشارت ہوئی کہ غیاث الدین کو امانت دے دی ہے وہ لے لو اور عمل کرو۔ اس قدر آثار و اسرار اس سے ظاہر ہوئے کہ تحریر و تقریر سے باہر ہیں اور یہ حکایت دیار ملتان میں اب تک مشہور ہے۔ ملتان میں اس زمانہ میں درد استخوان ایسا پیدا ہوا کہ اس کے ہوتے ہی آدمی مر جاتا تھا۔ اس زمانہ میں یہ خواب دیکھا اور اس روز سے ہزاروں لوگوں کو مرض ذات الجنب سے صحت ہونے لگی۔ سید عبدالقادرؒ کی ولادت ۸۶۲ھ میں ہوئی اور وصال ۱۸ ربیع الاول ۹۴۰ھ میں ہوا۔ مزار اوچ شریف میں ہے (تذکرۂ اولیاء ہند جلد سوم تالیف مرزا محمد اختر دہلوی صفحہ ۲۰)۔ (ریاض الفقر معروف بہ ''دفتر حقیقت'' از حافظ محمد امداد حسین ظہور و عرفانی ساکن میرٹھ صفحہ ۶۱ یہ کتاب سید محمد غوث علی شاہ پانی پتیؒ کے حالت پر مشتمل ہے۔

کنواں کھودنے کے لئے نشان لگایا

حضرت شیخ عبدالجلیل المعروف بہ لقب قطب العالم جو ہر بندگی شاہ لاہوریؒ کا روضہ لاہور میں واقع ہے۔ آپ حضرت حاکم کے صاحبزادے تھے۔ شیخ جمال الدین ابوبکر بن ابوالفتح حضرت شیخ عبدالجلیل کے بھائی تھے اور آپ ہی سے خرقۂ خلافت حاصل کیا تھا۔ سلطان سکندر لودھی نے جب اپنا دارالخلافہ آگرہ مقرر کیا تو غالباً اس کے ساتھ ہی شیخ ابوبکر بھی آگرہ چلے گئے تھے۔ وہیں عہد شیر شاہ سوری میں واصل بحق ہوئے (شیر شاہ ۱۵۴۰ء سے ۱۵۴۱ء تک حکمران رہا)۔ آپ کا مزار شہر آگرہ کے اطراف میں محلّہ جوگی پورہ میں مشہور ہے۔ مؤلف تاریخ جلیلہ فرماتے ہیں کہ ۲۴ ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کو میں حافظ محمود الحسن صاحب شیرانی کے مکان متصل میوہ منڈی لاہور پر حاضر ہوا اور ان کے یہاں ایک

کتاب ''اذکارابرار'' مطبوعہ مطبع مفید عام، آگرہ دیکھی جو کسی صاحب نے فارسی کے اصل غیر مطبوعہ نسخہ سے اُردو میں ترجمہ کی تھی۔ اس کے مصنف مولوی محمد غوثی بن حسن بن موسیٰ شطاری ہیں جو ۹۶۲ھ میں (جبکہ ہمایوں نے تخت دہلی دوبارہ حاصل کیا تھا) قصبہ مانڈو میں پیدا ہوئے اور کتاب ۱۰۱۴ھ میں بعہد جہانگیر تالیف کی۔ اس کے صفحہ ۲۲۶ پر بہ عنوان ''یادشیخ ابوبکر قریشی'' حسبِ ذیل لکھا ہے، آپ نے سکندر لودھی کے زمانہ میں اصلی وطن سے آکر دارالسلطنت آگرہ میں اقامت اختیار کی۔ رسمی علوم میں آپ کو تبحر حاصل تھا۔ اپنے وقت کے پرہیز گار تھے۔ وصایائے امام محمد اور بروذی پر ایک شرح لکھی جو مشکلوں کو حل کرنے والی اور نکتہ آراء ہے۔ کہتے ہیں شہر آگرہ کے تمام کنوؤں کا پانی نمکین تھا اور [illegible] جا سکتا تھا۔ آپ نے چاہا کہ میٹھے پانی کا [illegible] کھدوائیں پس آپ کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ وہ زمین جس [illegible] گاڑ دیا ہے اس میں ایک کنواں کھدواؤ۔ صبح زمین جاکر دیکھی تو ایک گڑھا نمناک پایا جو گاڑے ہوئے عصا کی نوک کی مقدار کے برابر تھا۔ آپ نے حکم کی تعمیل نہایت تندہی سے کی۔ اب اس جگہ ایک کنواں ہے جو ہمیشہ شیریں پانی سے بھرا رہتا ہے۔ آپ کا کنواں اور خانقاہ محلہ جوگی پورہ آگرہ میں مشہور

صدقہ کا قبول نہ ہونا

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی بندہ حرام مال کما کر اس میں سے صدقہ کرے گا تو وہ قبول نہ ہوگا اور اس میں سے خرچ کرے گا تو برکت نہ ہوگی اور مرنے کے بعد اس کو اپنے پیچھے چھوڑے گا تو وہ مال اس کے لئے دوزخ کا سامان ہوگا۔ ایک بزرگ نے فرمایا جو شخص نیک کام میں حرام مال خرچ کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص پیشاب سے کپڑا پاک کرے۔ بہت سے لوگ حرام کما کر لاتے ہیں اور نفس کو سمجھانے سے تھوڑا سا اس میں سے کسی فقیر کو دے کر یہ خیال کر لیتے ہیں کہ اب سارا مال پاک ہو گیا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے اور شیطان کا دھوکہ ہے۔ صدقہ خود تو قبول ہی نہیں ہوا باقی مال کیسے پاک کرے گا؟ لہٰذا تم حلال مال کا دھیان کرو، تمہارے گھر میں اگر باپ یا بھائی یا شوہر حرام کما کر لائیں جیسے رشوت کا مال لائیں یا سود لیتے ہوں یا سینما میں یا شراب کے محکمہ میں یا انشورنس کمپنی کے ملازم ہوں یا اور کسی گناہ کے ذریعہ سے روپیہ کمایا ہو تو اس میں سے نہ کھاؤ نہ پہنو اور ان سے کہو کہ حلال کما کر لائیں، حرام کو چھوڑ دیں، ہم کو فاقہ سے مرجانا اور موٹا اور پرانا کپڑا اور سوت کا لباس پہننا اور زیور سے ہاتھ خالی رکھنا تو منظور ہے مگر حرام کھا کر اور پہن کر اور استعمال کر کے دوزخ میں جانا منظور نہیں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ آج کل حلال ملتا ہی نہیں پھر حرام سے کیسے بچیں، حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ جو بندے حلال کمانا چاہتے ہیں ان کو حلال ہی ملتا ہے، ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ حلال تھوڑا ہوتا ہے اور اس میں مزے اڑانے اور فضول خرچی کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔ وہ آدمی بڑے مبارک ہیں جو دوزخ سے بچنے کے لئے دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دیتے ہیں اور تھوڑے پر صبر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی حلال کمانے اور کھانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یا رب العالمین۔

(مراسلہ: نبیلہ تاج)

ہے (تاریخ جلیلہ از ابوالافضل غلام دستگیر نامی حاکمی متولی وقف جلیلہ صفحہ ۱۸۰تا۱۸۱)

آپ نے مجدد الف ثانیؒ کی کتاب پسند فرمائی

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا کہ دوستوں نے التماس کی کہ ایسی نصیحتیں لکھی جائیں جو طریقت میں نفع دیں اور ان کے مطابق زندگی بسر کی جائے۔ میں نے جب اس رسالہ کو مکمل کیا تو ایسا معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کے بہت سے مشائخ کے ساتھ جلوہ افروز ہیں اور اس رسالہ کو اپنے دست مبارک میں لئے ہوئے ہیں اور اپنے کمال کرم سے اسے چومتے ہیں اور مشائخ کو دکھاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس قسم کے اعتقاد ہونے چاہئیں اور وہ لوگ جنہوں نے ان علوم سے سعادت حاصل کی وہ ممتاز حضرات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے ہیں۔ قصہ یہ بہت لمبا ہے اور اس مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاکسار کو اس واقعہ کے شائع کرنے کا حکم فرمایا:

برکریماں کارہا دشوار نیست

(مکتوب ۱۶ مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ جلد اول صفحہ ۳۸، اُردو ترجمہ از مولوی قاضی عالم الدین)

فرمایا جلد میرے پاس آ کہ تیرا منتظر ہوں

حضرت شیخ محمد صادق شاہ ابوسعید گنگوہیؒ کے برادرزادہ اور خلیفہ اول تھے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیخ محمد صادقؒ کو حکم دیا تھا کہ اپنے صاحبزادے داؤد کی روحانی تربیت پر خاص توجہ مرکوز رکھو۔ چنانچہ حضرت داؤد بزرگ باپ کی بزرگانہ اور پیرانہ توجہات سے جلد مرتبۂ بلند پر فائز ہو گئے۔ یگانۂ وقت حضرت شیخ داؤد گنگوہیؒ نے تین روز پہلے ہی اپنے مرنے کے انتظامات شروع کر دیئے تھے اور اپنے چھوٹے بھائی شیخ محمد سے کہہ دیا تھا کہ تین روز سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ رہا ہوں۔ فرماتے ہیں اٹھ داؤد اور جلد میرے پاس آ کہ میں تیرا منتظر ہوں۔ اچھے خاصے تھے کوئی مرض نہ تھا کہ ۶ رمضان المبارک ۱۱۰۵ھ کو نماز میں مصروف ہوئے اور وصال فرما گئے۔ عہد اورنگ زیب عالمگیر کے مشہور شیخ تھے (اقتباس الانوار) (ہفتاد اولیاء صفحہ ۳۸۶) (انوار العاشقین صفحہ ۱۰۲)

شیخ اجل حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے شاگرد رشید تھے مولانا عبدالجلیل الہ آبادیؒ۔ مولانا نے زمانۂ طالب علمی میں خواب دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحرائے وسیع میں ابلق گھوڑے پر سوار ہیں۔ مولانا نے شرف قدم بوسی حاصل

کیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علم قیل وقال چھوڑ کر علم حال حاصل کرو اور صورت شیخ محمد صادقؒ دکھا کر فرمایا کہ یہ میری امت کے اکابر اولیاء سے ہیں۔ گنگوہ جا کران کے مرید ہو جاؤ۔ چنانچہ حسب ہدایت مولانا گنگوہ آئے۔ دولت بیعت سے مشرف ہوئے۔ خلافت حاصل کی اور ایک عالم کو دولت فیضان صابری سے مالا مال کر دیا۔(انوار العاشقین صفحہ ۱۰۱)

شاہ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ کا واقعہ

حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ دہلی (شاہ جہاں آباد یا جہاں آباد) میں پیدا ہوئے اور وہیں ۲۴ ربیع الاول ۱۱۴۷ھ مطابق ۱۷۲۹ء میں وصال فرمایا: تعلق سلسلۂ چشتیہ سے تھا۔شہنشاہ اورنگ زیب سے لے کر محمد شاہ تک تمام سلاطین دہلی اس آستانہ کے مرید و غلام رہے۔ مدینہ شریف میں حضرت شیخ یحییٰ مدنیؒ سے بیعت ہوئے اور ایک مدت تک وہیں رہ کر تکمیل کی اور خلافت پائی۔ میر غلام علی آزاد بلگرامی اپنے تذکرہ ''مآثر الکرام'' میں لکھتے ہیں کہ ۱۱۳۵ھ میں جب میں دہلی آیا اور شاہ کلیم اللہ چشتیؒ کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا تو انہوں نے میر عبدالواحد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک رات میں مدینہ منورہ میں سو رہا تھا۔ خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت محبت کے ساتھ ایک شخص کے ساتھ گفتگو فرما رہے ہیں۔ میں نے سید صبغۃ اللہ سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ میر عبدالاحد ہیں۔ یہ خواب بیان کر کے شاہ کلیم اللہؒ نے فرمایا کہ اس خواب کے بعد میر عبدالاحد سے میری محبت اور ارادت کئی گناہ بڑھ گئی۔ شہنشاہ اکبر اعظم نے میر عبدالاحد کو طلب کر کے ۵۰۰ بیگھے اراضی بلگرام میں نذر کی۔ ۳ رمضان المبارک ۱۰۱۷ھ شب جمعہ جب آپ کی عمر ایک سو سال سے تجاوز کر چکی تھی بلگرام (یوپی، بھارت) میں وصال فرمایا (مشائخ سہروردیہ جلد سوم الموسوم تذکرۂ قطب الاقطاب شاہ رکن عالم سہروردیؒ ملتان از مولانا نور احمد خاں فریدی صفحہ ۶۸۱ تا ۶۸۲ ناشر، قصر الادب جگو الا براہ۔ لودھراں ضلع ملتان۔)

خواب میں چہرے پر عطر ملا

سید بہاؤ الدینؒ فرزند سید نصر اللہ علوی کے اور بھائی سید وجیہہ الدینؒ کے تھے۔ نہایت صالح، عاقل، پرہیز گار اور تجیع بزرگ تھے۔ ایک شب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے چہرہ پر عطر مل رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو اس کا اثر ظاہر تھا۔ زمانہ رحلت تک آپ کا چہرہ عطر کی خوشبو سے معطر رہا۔ ۲۷

رات کو سونے سے پہلے

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: رات کو سونے سے پہلے پانچ کام کر کے سویا کرو۔ پہلا کام: چار ہزار درہم صدقہ دے کر سویا کرو۔

دوسرا کام: ایک قرآن پڑھ کر سویا کرو۔

تیسرا کام: جنت کی قیمت ادا کر کے سویا کرو۔

چوتھا کام: جھگڑے والوں کے درمیان صلح کرا کر سویا کرو۔

پانچواں کام: ایک حج کر کے سویا کرو۔

حضرت علیؓ نے فرمایا یہ میں کیسے کر سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا چار مرتبہ الحمد شریف پڑھ کر سویا کرو اس سے چار ہزار درہم صدقہ کا ثواب ملے گا۔ تین مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھ کر سویا کرو ایک قرآن شریف ختم کرنے کا ثواب ملے گا۔ درود شریف پڑھ کر سویا کرو اس سے جنت کی قیمت ادا ہو جائے گی۔
دس مرتبہ استغفار پڑھو اس سے دو لڑنے والوں کے درمیان صلح کرانے کا ثواب ملے گا اور چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو اس سے ایک حج کا ثواب ملے گا۔

برس کی عمر میں جب رحلت فرمائی تو خوشبو جاتی رہی قبر احمد آباد ہندوستان میں ہے (تواریخ الاولیاء حصہ دوم صفحہ ۶۰ ے)

حاکم کی مسند پر بیٹھنے سے زیارت بند ہو گئی

قطب ربانی امام شعرانیؒ ''میزان'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ سید محمد بن زینؒ ایک مداح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور اکثر بحالت بیداری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیا کرتے تھے۔ ایک بار ایک شخص نے ان سے اپنے لیے حاکم کی سفارش چاہی۔ یہ گئے اور حاکم نے ان کو اپنی مسند پر بٹھایا۔ اس دن سے زیارت منقطع ہو گئی۔ پھر وہ ہمیشہ سوال کرتے رہے کہ مجھے اپنے جلوے سے مشرف فرمایئے مگر کامیاب نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ ایک خاص شعر پڑھا تب آپ کو دور سے کچھ دکھائی دیئے اور فرمایا تو دیدار کا سوال کرتا ہے اور بیٹھتا ہے ظالموں کی مسند پر۔ ہمیں خبر نہیں کہ پھر ان کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے ہوں یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ (البراهین القاطعہ از حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ صفحہ ۲۲۲)

❊❊❊

متاعِ آخرت

یہی کلمہ شہادت کا متاعِ آخرت ہوگا
منافع کا ہے یہ سودا متاعِ آخرت ہوگا

ترے دل کا یہ گہوارا متاعِ آخرت ہوگا
یہی ایمان کا جذبا متاعِ آخرت ہوگا

خدا کے نور کا باڑا متاعِ آخرت ہوگا
تمہارا اُسوۂ حسنا متاعِ آخرت ہوگا

بچالیں گے یقیناً دیکھنا نارِ جہنم سے
عبادت اور یہ تقویٰ متاعِ آخرت ہوگا

سمجھ کر جس نے قرآنِ مکرم کو پڑھا ہوگا
کلامِ پاک کا سایا متاعِ آخرت ہوگا

یہ زیور اور زیبائی نہ کوئی کام آئے گی
صلاۃ و صوم کا گہنا متاعِ آخرت ہوگا

بہ روزِ حشر پرسش کے لئے سرکارؐ آئیں گے
خزانہ عشقِ نبویؐ کا متاعِ آخرت ہوگا

ھواللہ احد اُس کے سوا کوئی نہیں اختؔر
یقیناً میرا یہ دعویٰ متاعِ آخرت ہوگا

اختر کاظمی

همدردانِ ملت، معاونین و محسنین سے

ضروری التماس

قرآن وحدیث اور توحید وہدایت کی روشنی پھیلانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیے
آج کے ماحول اور معاشرہ کو اسلامی تعلیمات سے سنوارنا وقت کا
سب سے بڑا مشترکہ ملی فریضہ ہے!

تعلیمات اسلامی کے روشن سفیر "ہدیٰ" کو

گھر گھر متعارف کرا کر اور مندرجہ گزارشات پر عمل پیرا ہو کر اس مشترکہ فریضہ کی ادئیگی میں ملت کا ہر چھوٹا بڑا ہماری مدد کرسکتا ہے۔

(ا) عام فہم اردو زبان میں اسلامی تعلیمات، اسلامی روایات، اسلامی تاریخ، مجاہدین اسلام کے کارناموں اور اولیاء اللہ وصوفیائے کرام کے روحانی فیوض پر طبع زاد اور غیر مطبوعہ مضامین بلا معاوضہ ارسال فرما کر۔

(۲) انفرادی طور پر خود اس کے سالانہ خریدار بنیں اور دوسرے دوست احباب، اسکول، کالجوں، لائبریریوں، اداروں اور جماعتوں کو اس کا خریدار بنوائیں۔

(۳) آپ کے حلقے اور شہر میں اگر "ہدیٰ" کی ایجنسی نہیں ہے، یا کسی وجہ سے بند ہے، تو ایجنٹ حضرات کو توجہ دلا کر ایجنسی قائم کرائیں اور موجودہ ایجنسیوں کو وقت پر بلوں کی ادائیگی کی طرف متوجہ رکھیں۔ اس میں اس شمع ہدایت کو بادِ مخالف سے محفوظ رکھ کر ......روشن رکھنے کی طاقت اور استحکام پوشیدہ ہے......!

تینسویں قسط

قوم یہود اور ہم قرآن کی روشنی میں

جو آج سے کم و بیش چالیس سال قبل ھُدیٰ میں شائع ہوچکا ھے قارئین ھدیٰ کی تحریک پر دوبارہ شروع کیا جارھا ھے۔

تحریر: مفکرِ اسلام مولانا عبدالکریم پاریکھ۔ ترمیم واضافہ: احمد مصطفٰی صدیقی راہی

اسلام کا دورِ عیسوی اور یہود کی کافرانہ روش

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیۡسٰی مِنۡهُمُ الۡكُفۡرَ قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰهِ۔ قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشۡهَدۡ بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ۔ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ وَاتَّبَعۡنَا الرَّسُوۡلَ فَاكۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰهِدِیۡنَ۔

(۳۔آلِ عمران ۵۲۔۵۳)

"پھر جب عیسیٰؑ کو احساس ہو گیا کہ بنی اسرائیل کفر پر آمادہ ہیں تو آپ نے اعلانِ عام کر دیا کہ راہِ خدا میں کون ہے جو میرا مددگار ہوتا ہے۔ تب صرف حواریوں نے اقرار کیا کہ ہم ہیں اللہ کے مددگار اور اللہ پر ایمان لا چکے ہیں اور آپ گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ اے ہمارے رب ہم اس پر ایمان لائے جو کچھ تو نے نازل فرمایا اور ہم رسول کی راہ پر چل پڑے ہیں۔ پس تو ہم کو سچ کی گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔"

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بالمقابل یہود نے کفر کی روش اختیار کی جبکہ ان پر فرض تھا کہ حضرت مسیحؑ کی دعوت کو قبول کریں اور اُن کا ساتھ دیں۔ مگر قوم یہود کا اجتماعی فیصلہ دعوتِ مسیحؑ کو رد کرنے کا ہو گیا اور کھل کر کفر پر آمادہ ہو گئے۔ تب حضرت مسیحؑ نے منادی کر دی۔ بنی اسرائیل اور بھی بھٹک گئے۔ جو نبی زادے تھے وہی جب دعوتِ حق کو رد کرنے لگے تو اللہ نے حواریوں کے دل میں حق بات ڈال

دی اور انھوں نے اُٹھ کر اعلان کر دیا کہ ہم اللہ کے مددگار ہیں (حواری اصل میں دھوبی کو کہتے ہیں) دریا کنارے آبادی کے بہت سے حواری حضرت مسیحؑ کے ساتھ صف اوّل میں کھڑے ہو گئے۔ تب آگے بھی پیروانِ مسیحؑ اسی نام سے متعارف ہوئے۔ یہ ٹھیک اسی طرح کی بات ہے جیسے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم صاحبِ قرآن پر مدینۂ طیبہ کے جو لوگ اوّل اوّل ایمان لائے، اسلامی تاریخ میں انصار کے نام سے مشہور ہوئے ۔ مگر چاہے زمانہ عیسوی ہو یا اس کے قبل کا دورِ موسیٰؑ یا پھر دورِ محمدیؐ ہو۔ صف اوّل کے لوگ جس دین میں داخل ہوئے وہ اسلام ہی رہا۔ بعد کے لوگوں نے بھلے ہی اس اسلام کا نام محدود معنوں میں اپنے اعمال کے نمونے پر رکھ لیا ہو اور کوئی یہودی کوئی عیسائی اور کوئی اور کچھ بن گیا ہو مگر دین تو صرف ایک اسلام اور فقط اسلام تھا، اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام۔

ایک اشکال یہاں یہ ہوسکتا ہے کہ حضرت مسیحؑ کو یہود کے کفر کا احساس ہوا تب آپ نے دعوتِ اسلامی کو حصارِ یہود سے باہر نکالا۔ ورنہ پہلے تو آپ نے خطاب خاص طور پر یہود ہی سے شروع کیا اور غیر یہود تب تک دعوتِ عیسوی کے مخاطف سرے سے تھے ہی نہیں جبکہ دینِ اسلام کی دعوت تو عام ہوتی ہے اور بلا تخصیص خطاب عام کو روزِ اوّل سے جاری رہنا چاہیے تھا۔ بظاہر یہ وسوسہ کو مدلل معلوم ہوتا ہو۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کا کوئی بھی داعی چاہے وہ نبی ہو یا نبی کا پیروکار ہو یا پہلی صف کا مبلغ عام ہو خطاب کے موقع پر اوّل تو انہیں لوگوں کی برائیاں دور کرنے کی فکر کرے گا جو دین و مذہب کے دعوے دار ہوتے ہیں۔ ان کے بگاڑ کو درست کر کے انھیں اپنی صفوں میں کھڑا کر کے باطل کو چیلنج کرے گا۔ لیکن جب یہ حضرات خدا کے دین پر مجتمع نہ ہوں اور داعی کو یہ احساس ہو جائے کہ سابقہ جماعتِ حقہ کے نام دھاری میری مخالفت پر اتر آئے ہیں۔ تب ہی وہ دعوت کو اپنے پہلے دائرے سے نکال کر عام کرے گا۔ اسے تو کارکن چاہیے۔ اگر اپنے دائرہ میں نہ ملیں تو پھر باہر تلاش کرنا پڑے گا۔ ان سطور سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ آج ہم مسلمانوں میں بعض نادان یہ کہتے ہیں کہ دین کی تبلیغ مسلمانوں میں کیسی؟ ـــــ تو انہیں حضرت مسیحؑ کی دعوت کا ابتدائی دور خود ہی جواب دے رہا ہے کہ اوّل خطاب تو انھیں سے ہوگا جو بگڑے ہوئے مسلمان ہیں۔ بعد میں عام لوگوں کو انھیں حضرات کے سدھار کا نمونہ بتا کر اسلام کی طرف بلایا جا سکے گا۔ باقی جب تک نام کے مسلمان کھلا ہوا انکار نہ کریں تب تک تو ساری طاقت انہیں کی اصلاح پر خرچ ہوگی۔ گھر میں اندھیرا ہو تو باہر چراغ کیسے جلائے جا سکتے ہیں۔ یہود نے کھلا ہوا انکار کیا بلکہ قرآن کے الفاظ تو یہ ہیں کہ کفر کیا، مذہب کے نام پر آپسی مارا ماری میں لوگ دوسرے کو کافر

بناتے ہیں۔ مگر یہاں تو خدا کے نبی عیسیٰ علیہ السلام جو خاص الخاص بنی اسرائیل کے لیے بھیجے گئے تھے انہیں کی زبان سے یہود کو کافر بنا دیا گیا۔ پس جس نے بھی مان لیا وہی مسلمان سمجھا گیا چاہے وہ دھوبی ہی کیوں نہ رہا ہو اور جس نے انکار کیا وہ باوجود نبیوں کی اولاد ہونے کے بھی مسلمانی سے خارج کر دیا گیا۔

اسلام کی حقیقت

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔـا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔

(۳۔آل عمران ۶۴)

"آپ فرما دیجئے کہ اے اہلِ کتاب آؤ ایک بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی نہ کریں اور اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ ہم آپس میں ایک دوسرے کو ربّ قرار دیں لیکن اگر یہ لوگ اس بات سے پھر جائیں تو اعلان کر دو کہ اب تم بھی اس بات کے گواہ رہو کہ ہم صرف مسلم ہیں۔"

اسلام کی حقیقت کا جہاں تک تعلق ہے اسے پورے طور پر اس اعلانِ خداوندی میں واضح اور صاف طور پر بیان کر دیا گیا اور یہی حقیقت تما م کتبِ آسمانی میں پہلے سے خدا کی طرف سے بتا دی گئی تھی۔ جس کے تسلیم کرنے میں کوئی یہودی یا نصرانی یا پھر کوئی ایسا گروہ جو کسی آسمانی کتاب کو اپنے دین کی اساس اور بنیاد مانتا ہو انکار نہیں کر سکتا کہ دین اور مذہب نام ہی ایک خدا کی بندگی کرنے کا ہے اور شرک سے کلی طور پر اجتناب ایسا ہو کہ کسی بھی انسان کو اپنا رب و حاجت روا اور مشکل کشا ہرگز تسلیم نہ کیا جائے، اس مختصر سی آیت میں تمام اہلِ کتاب کو ایک کلمۂ جامعہ کی طرف دعوت دی گئی جو تمام اہلِ کتاب کے نزدیک قدرِ مشترک ہے۔ اب اگر کوئی یہودی یا نصرانی اس حقیقت سے روگردانی کرتا ہے تو اسے بھی ہمارے اس عقیدے پر گواہ رہنا چاہئے کہ کوئی نیا دین ہم نے ایجاد نہیں کیا بلکہ قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق ٹھیک اسی ایک دینِ حق کو تسلیم کیا ہے جو تمام کتبِ آسمانی میں باوجود تحریف کے بھی بہت سے مقامات پر اپنی اصل کے اعتبار سے صاف صاف دکھائی دیتا ہے۔ یہ نکتہ بھی خوب ذہن نشین رہے کہ اسلام میں جب بھی شرک کی آمیزش ہوئی اور بندوں کو بندوں نے رب بنا لیا اور مخلوق آپس ہی میں عابد و معبود بن گئی تب اسلام بجائے اسلام کے بہت سے ناموں سے مشہور ہوا اور اس طرح بہت سے مذاہبِ عالم وجود میں آئے جنہیں اسلام کی بگڑی ہوئی شکل کہا جائے تو بیجا نہیں بجا ہے۔ کوئی بھی عادل شخص اگر آج قرآن، توریت و انجیل کا

تباہ کن گناہ

دورِ حاضر کے بعض شدید خطرناک اور گناہ کبیرہ جن کو ترک کیئے بغیر دوزخ سے نجات نہ ہوگی۔

☆سفلی عمل کا کرنا اور کرانا۔

☆غیر مشروعہ تعویذ گنڈے کرنا یا غیر شرعی کاموں کے لئے منت ماننا۔

☆ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔

☆مردوں کا ٹخنوں سے نیچے پاجامہ ہونا۔

☆نامحرم مردوں اور عورتوں کا بے محابا ملنا۔

☆لغو تفریحات میں وقت ضائع کرنا، ریڈیو، ٹیلی ویژن میں فواحشات وشہوانی اور حیا سوز مضامین اور راگ راگنی کا نشر ہونا اور ان کا دیکھنا وسننا، سینما دیکھنا، جوا کھیلنا۔

☆عورتوں کا بے پردہ ہونا۔

☆برہنہ سر رہنا، گلا، بازو اور پیٹ کھلا رکھنا، باریک لباس پہننا۔

☆شوہر کی امانت میں خیانت کرنا۔

☆دفاتر میں نامحرموں کے ساتھ کام کرنا۔

☆بے پردہ بازاروں میں جانا۔

☆نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں کا کالج میں مخلوط تعلیم حاصل کرنا۔

☆رشوت لینا و دینا، سود لینا و دینا، غیبت کرنا یا سننا۔

☆تصاویر کا رکھنا اور دیواروں پر لگانا، شوقیہ کتا پالنا۔

☆تقاریب شادی وغیرہ میں نمائش و زیبائش کیلئے روپیہ صرف کرنا، جو اسراف وتبذیر ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔

مطالعہ کرے گا تو وہ اس حقیقت کو بآسانی معلوم کر لے گا کہ کہیں بت پرستی ہوئی کہیں بچھڑا پوجا گیا تو کسی نے انبیاء اولیاء کو اربابًا مِنْ دُوْنِ اللہ بنا دیا۔ کوئی عُزیر پرستی، مریم پرستی، مسیح پرستی و روح القدس پرستی میں مبتلا ہوا۔ ہر طرح کے جلی وخفی شرک کی ممانعت رہی۔ پھر صاحبِ قرآن کی یہ دعوت بھی کیا خوب روشن ہے کہ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللہ میں ہمارا شمار کیے جانے سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں، جبکہ آپ تو تمام نبیوں کے سردار تھے۔ پھر دوسرے کو یہ حق کیسے پہنچ گیا کہ وہ رب ہونے کا دعویٰ کر بیٹھے یا اس کے غالی معتقد اپنی کفریہ بکواس میں خدا کو چھوڑ کر اُسے رب کا مدمقابل ٹھہرائیں۔ یہود ونصرانی بھی کچھ کر کے دین کی اساس میں تحریف کر چکے ہیں پھر اسلام جیسا مقدس نام ان کے اپنے ایجاد کیے ہوئے مذاہب سے وابستہ بھی رہتا تو کب تک۔ بالآخر سیاہ و سفید کو الگ الگ ہونا پڑا اور محدود معنوں میں اپنے دلفریب مقاصد کے حاصل کرنے کے لیے اسلام جیسے عطیۂ ربانی کا نام ترک کر کے متفرق مذہبی ناموں سے جنون کی حد تک جب محبت کی گئی تو خدا کی دھرتی کے نواسی کئی کئی زنجیروں میں جکڑ دیئے گئے اور جب اس پر مدت دراز گزر گئی تو اسلام بے چارہ اپنے ہی لوگوں میں اجنبی ہو کر رہ گیا۔

(جاری ہے کیا ابراہیمؑ یہودی یا نصرانی تھے؟) ❄♦❄

****

طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ شمس الدین ابو عبد اللہ ابن القیم الجوزیۃ کی عربی تالیف المعروف "طب نبویؐ" کا ترجمہ از حکیم عزیز الرحمٰن اعظمی، تصحیح و تقدیم: جناب مختار احمد ندوی

عشق الٰہی کا بیان

• حسین صورتوں پر جان دینا اور عشق کرنا ایک بلا ہے جس میں وہی دل مبتلا ہوتے ہیں جو محبت الٰہی سے خالی ہوتے ہیں اور خدا سے اعراض کرنے والے ہی اس کا شکار ہوتے ہیں۔ اور جو خدا کی محبت کی تلافی اس کو چھوڑ کر کسی دوسری چیز سے کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جس کسی کے دل میں خدا کی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور خدا سے ملاقات کا شوق موجزن ہوتا ہے، تو پھر صورتوں سے شیفتگی کا مرض ختم ہو جاتا ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ (یوسف۔۲۴)

ہم اس طرح اس کو بچاتے رہے تاکہ برائی اور بے حیائی کو اس سے پھیر دیں۔ کیونکہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اخلاص عشق صوری کے دفاع کا سبب ہے۔ بلکہ اس عشق صوری سے جو برائی اور بے حیائی کے نتائج برآمد ہوتے ہیں اس کا بھی یہ دفاع کرتا ہے۔ اس لئے مسبب یعنی فحشاء کو ختم کر دیا تو اس کے خاتمہ کے بعد

ارمغان حضورؐ رسالت مآب میں

دور سے آیا ہوں ایک جانِ حزیں لایا ہوں میں
ہوں گدائے بے نوا کچھ بھی نہیں لایا ہوں میں

آنکھ میں آنسو ہیں تنہا لے لبِ فریاد پر
یہ جواہر ''نذر'' کو اے شاہِؐ دیں لایا ہوں میں

جن کی قیمت دے نہیں سکتے ہیں شاہانِ جہاں
دامنِ مژگاں میں وہ ، 'درِ ثمیں' لایا ہوں میں

چشم پُرنم ، دامنِ تر، آستینِ خوں چکاں
جانِ مضطر اور دل اندوہ گیں لایا ہوں میں

منفعل ہوں بے نوائی پر کہ اس دربار میں
آپ کے شایان شان ''تحفہ'' نہیں لایا ہوں میں

گرد جسم پر جم رہی ہے آستانِ غیر کی
درگہِ عالی پہ وہ داغ جبیں لایا ہوں میں

شمع افسردہ کو دامن میں چھپا کر دور سے
آپ کی محفل میں اے ماہِ مبیں لایا ہوں میں

دولتِ حسن عمل سے گرچہ ہے دامن تہی
دل میں شوق خدمتِ دینِ متیں لایا ہوں میں

پھر نگاہِ مرحمت سے دیکھئے اس کو جلا
نقش ہے جس پر محمدؐ وہ نگیں لایا ہوں میں

(صلی اللہ علیہ وسلم)

ضیاء ہانی

سبب بھی ختم ہو جائے گا اسی وجہ سے بعض سلف کا قول ہے کہ عشق خالی دل کی حرکت کا نام ہے، یعنی اس کا دل معشوق کے علاوہ ہر چیز سے بالکل خالی ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کا ذکر قرآن میں کیا ہے۔

وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَارِغًا إِنْ كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ (قصص۔۱۰)

اور موسیٰ علیہ السلام کی ماں کا دل ہر چیز سے خالی تھا، مگر محبت کے اظہار کا اندیشہ تھا۔

یعنی ان کا دل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ ہر چیز سے خالی تھا۔ اس لئے کہ ماں کو موسیٰؑ سے بے پناہ محبت اور غیر معمولی تعلق تھا۔

عشق دو چیزوں سے مرکب ہوتا ہے۔ معشوق کو اچھا سمجھنا اور اس تک پہنچنے کی حرص کی حد تک خواہش جب ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز دل سے نکل جاتی ہے تو عشق کا نشہ بھی ہرن ہو جاتا ہے۔ اور مرض عشق نے بہت سے دانشوروں کو بے دست و پا کر دیا اور بعضوں نے اس سلسلے میں ایسی گفتگو اور بحث کی کہ اس کی روشنی میں حقیقت تک رسائی دشوار ترین نظر آئی۔

ہم اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کا ہمیشہ سے اس کے خلق و امر میں یہ انداز رہا ہے کہ ہم جنسوں میں باہمی مناسبت اور وابستگی خود بخود ہو جائے اور طبعی طور پر ہر چیز کا رجحان اور کھنچاؤ اپنے مناسب و ہم جنس کی طرف ہوتا ہے اور اپنے مخالف سے گریز کرتا ہے اور اس سے طبعاً نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے عالم علوی اور عالم سفلی دونوں میں ایک دوسرے کے مزاج سے قربت اور باہم دونوں میں یکسانیت کا راز تناسب و تشاکل میں مضمر ہے۔ اور باہم دوری اور ایک دوسرے سے جدائی کا راز باہمی عدم تناسب اور عدم موافقت میں مضمر ہوتا ہے۔ اسی پر پوری کائنات کا نظام قائم ہے، ایک مثل دوسری ہم مثل چیز کی طرف مائل ہوتی ہے اور اپنے موافق کی طرف اس کا رجحان ہوتا ہے اور مخالف اپنے مخالف سے گریز کرتا ہے اور اس سے دوری اختیار کرتا ہے، خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا (اعراف۔۱۸۹)

وہی وہ معبود برحق ہے، جس نے تم کو ایک جان آدمؑ سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس سے تسکین قلبی حاصل کرے۔

اللہ تعالیٰ نے مرد کے سکون قلبی کا سبب عورت کو بنایا کیونکہ وہ اس کی ہم جنس و ہم جوہر ہے چنانچہ اس مذکورہ سکون کی علت حقیقی مرد وزن کے درمیان باہمی والہانہ محبت و شیفتگی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ علت نہ خوبصورتی ہے اور نہ قصد و ارادہ میں باہمی موافقت ہے اور نہ ہی وجود و ہدایت کی یکسانیت ہے بلکہ یہ تمام چیزیں سکون قلبی اور محبت کے اسباب میں سے ہیں۔

صحیح بخاری کی یہ مرفوع روایت بھی درست ہی معلوم ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا:

اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ

روحیں گروہ در گروہ ہیں ان میں سے جو ایک دوسرے سے متعارف ہوتی ہیں، ان میں محبت ہو جاتی ہے اور جو ایک دوسرے سے نفریں ہوتی ہیں۔ مختلف ہو جاتی ہے اور دور رہ جاتی ہے۔ اور مسند احمد وغیرہ میں اس حدیث کا پس منظر بیان کیا گیا کہ مکہ میں ایک عورت تھی جو لوگوں کو اپنی باتوں سے ہنساتی تھی۔ وہ مدینہ آئی تو اس نے ایک ایسی عورت کے پاس قیام کیا جو خود مسخری تھی اسی موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ

کہ روحیں گروہ در گروہ ہیں۔

خدا نے ہمیشہ شریعت مطہرہ میں ایک چیز کے حکم میں اس کے مثل حکم کا لحاظ رکھا ہے۔ اس لئے شریعت میں وہ متماثل چیزوں کا حکم الگ الگ نہیں ہو سکتا اور نہ دو متضاد چیزیں ایک حکم میں ہو سکتی ہیں، جس نے اس کے خلاف کوئی نئی بات پیدا کی تو اس کا سبب یہ ہوگا کہ شریعت سے وہ ناآشنا ہے یا اسے تماثل واختلاف کا پورے طور پر عرفان نہیں یا وہ شریعت کی طرف ایسی بات منسوب کرتا ہے جس پر خدا کی جانب سے کوئی دلیل و برہان نہیں نازل ہوئی بلکہ وہ لوگوں کی اپنی ذاتی رائیں ہیں، اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ اور اس کے عدل وانصاف کی وجہ سے مخلوق و شریعت دونوں کا وجود ہوا اور اس کے عدل و انصاف اور میزان کی بنیاد پر مخلوق وشریعت کا قیام عمل میں آیا اور وہ عدل وانصاف اور حکمت کیا ہے؟ محض وہ حکمت دو متماثل چیزوں کے درمیان یکسانیت اور دو مختلف چیزوں کے درمیان تفریق ہے۔

اور یہ اصول جس طرح دنیا میں نافذ ہے اسی طرح قیامت کے دن بھی اس کا نفاذ ہوگا خود باری تعالیٰ نے فرمایا:

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ۔ (صافات ۲۲،۲۳)

ظالموں (مشرکوں) اور ان کے ساتھیوں کو اور اللہ کے سوا جن معبودان باطل کی یہ پرستش کرتے تھے سب کو جمع کر کے جہنم کے راستے کی طرف لے جاؤ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس آیت میں، "ازواجھم" سے ان کے ہم مثل اور ہم جنس لوگ مراد ہیں۔

ارشاد باری ہے۔

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (تکویر۔۷)

اور جب نفوس کو ان کے مماثل کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔

یعنی ہر عمل کرنے والے کو اس کے ہم مثل وہم جنس کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ چنانچہ دو محبان خدا جنت میں اکٹھا ہوں گے اور شیطان کی اطاعت میں جان دینے والے جہنم میں ساتھ ساتھ ہوں گے، اسی طرح آدمی اس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے اس کو محبت تھی خواہ بخوشی محبت ہو یا بکراہت۔

اور مستدرک حاکم وغیرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی یہ روایت ہے، آپ نے فرمایا:

لَایُحِبُّ الْمَرْءُ قَوْماً اِلَّا حُشِرَ مَعَهُمْ

آدمی جس قوم سے محبت کرتا ہے، ان ہی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ محبت کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں، ان میں سب سے قابل قدر اور عمدہ وہ محبت ہے، جو خدا کے لئے ہو، اور خدا ہی سے ہو اور یہ محبت محبان خدا سے محبت کو مستلزم ہے اور محبت الٰہی سے رسول خدا کی محبت بھی ثابت ہوتی ہے۔

اور اسی محبت کی ایک قسم اور ہے جو کسی خاص طریقہ، دین یا مذہب یا صلہ رحمی یا پیشہ یا اس طرح کی بہت سی چیزوں میں اتفاق کی بنیاد پر ہوتی ہے۔

ایک محبت محبوب سے کسی غرض کے حصول کی بنیاد پر ہوتی ہے کہ محبوب سے کوئی رتبہ یا مال حاصل ہوگا۔ یا اس سے تعلیم اور رہنمائی حاصل ہوگی، یا اس سے اپنی کوئی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ ایسی محبت عارضی ہوتی ہے۔ جو ضرورت پوری ہوتے ہی زائل ہو جاتی ہے چنانچہ مشہور ہے کہ جس نے کسی ضرورت کے تحت تم سے دوستی کی وہ ضرورت پوری ہوتے ہی تم سے تعلق ختم کر لے گا۔

لیکن محبوب اور عاشق میں باہمی مناسب و یکسانیت کی بنیاد پر جو محبت پیدا ہوتی ہے وہی دائمی محبت ہے، جو جلدی فنا نہیں ہوتی ہاں اگر کوئی عارض پیش آ جائے جس سے وقتی طور پر ختم ہو جائے ایسا ممکن ہے اور عشق والی محبت اسی انداز کی ہوتی ہے اس لئے کہ اس میں روحانی طور پر ایک دوسرے کو بہتر سمجھتے ہیں اور نفسیاتی یکسانیت بھی بدرجۂ اتم موجود ہوتی ہے اس لئے کہ جب محبت ہو گئی تو پھر اس کو وساوس، عذیات، متعلقین سے تعلقات نیز راہ عشق میں پیش آنے والی چیزوں کو ضیاع و برباد کر دینے سے ختم نہیں کیا جا سکتا۔

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ تمہارے بیان کے مطابق جب عشق کا حقیقی سبب اتصال اور روحانی تناسب ہے تو پھر یہ تناسب ہمیشہ عاشق و معشوق دونوں طرف سے کیوں نہیں ہوتا؟ بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ عموماً یہ اتصال و تناسب صرف عاشق کی طرف سے ہی ہوتا ہے، اگر اس تناسب نفسانی اور امتزاج روحانی کو عشق

بے نماز......قرآن وحدیث اور بزرگانِ دین کی نظر میں

☆ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اس نے کفر کیا۔

☆ بادشاہ اسلام بے نماز کے قتل کا حکم دے۔

☆ بے نماز واجب القتل ہے۔

☆ ترک نماز کفر ہے۔

☆ بے نماز سے خنزیر بھی پناہ مانگتا ہے۔

☆ بے نماز مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ ہی اُس کو مسلمان کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

(مرسلہ: حافظ ظہیر)

کے اندر دخل ہے تو پھر محبت دونوں میں یکساں طور پر مشترک ہونی چاہیے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کبھی سبب سے اس کا مسبب متخلف ہو جاتا ہے اس کی وجہ بعض شرائط کا فقدان ہوتا ہے، یا کوئی چیز مانع ہوتی ہے۔ اور دوسری جانب سے محبت نہ ہونے کا سبب تین ہوتا ہے۔

پہلا سبب یہ ہے کہ محبت میں کوئی خرابی ہو وہ یہ کہ محبت عارضی ہو، ذاتی نہ ہو اور عارضی محبت میں اشتراک ضروری نہیں ہوتا، بلکہ ایسی محبت میں محبوب سے نفرت بھی ہو جاتی ہے۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ راہ محبت میں کوئی قوی مانع پیدا ہو جاتا ہے، جو محبوب کی محبت سے روک دیتا ہے مثلاً اس کا اخلاق یا اس کی بناوٹ یا اس کا کوئی طریقہ یا اس کی کوئی حرکت اس کو ناپسند ہو یا اس کا کوئی کام وغیرہ اس کو پسند نہیں، جس کے باعث محبت ہونے سے رہ جاتی ہے۔

تیسرا سبب محبوب سے متعلق ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ محبوب کی محبت میں کسی دوسرے کی شرکت مانع ہو جاتی ہے اور اگر یہ مانع نہ ہو تو پھر عاشق سے اس کو ایسی ہی محبت ہو گی جیسی اس کو اس کے مثل ایک دوسرے عاشق سے تعلق ہے، کیونکہ عاشق راہ محبت میں کبھی شرکت گوارہ نہیں کر سکتا اگر یہ مواقع ختم ہو جائیں اور محبت ذاتی ہو تو پھر اس صورت میں جانبین سے یکساں طور پر محبت پائی جائے گی اور حقیقت تو یہ ہے کہ کبر و حسد اور ریاست کا لالچ اور کفار کی دشمنی مانع نہ ہوتی تو انبیاء و رسل ان کی نگاہوں میں ان کے نفسوں، مالوں اور اہل و عیال سے زیادہ محبوب ہوتے چنانچہ ان کے بعد آنے والی نسل سے یہ چیز جب ختم ہو گئی تو رسولوں اور پیغمبروں سے محبت میں اس قدر آگے بڑھ گئے کہ ان کو اپنے اموال، جان اور اہل و عیال کی مطلق پرواہ نہ رہی۔

(اگلے ماہ "علاج عشق")

89 ویں قسط

قاہرہ کا قہر

معظم جاوید کے قلم سے .... تلخیص احمد مصطفیٰ صدیقی راہی

دشت قپچاق کی یادیں ہی اس کا کل سرمایہ حیات تھیں جنہیں وہ کبھی بھی فراموش نہیں کر پایا۔ اس کی ننھی آنکھوں نے سلطنت خوارزم کی تباہی دیکھی تھی۔ مسلمانان اسلام کی کٹی پھٹی لاشیں اور ان کی کھوپڑیوں کے مینار اس کے ذہن میں آج بھی محفوظ تھے۔ اسے وحشی تاتاریوں سے سخت نفرت تھی جنہوں نے اسے گھر بار سے اکھاڑ کر غلام بنا ڈالا۔ اس کی ماں اور بہنوں کو روند ڈالا۔

ہلاکو خان تیزی رفتاری کے ساتھ صحرائے گوبی کی جانب بڑھ رہا تھا۔ وہ جلد از جلد تقریب قرولتائی میں شمولیت کے لئے مراغہ پہنچنے کا خواہش مند تھا۔ مراغہ (آذر بائیجان) ایل خانی سلطنت کا دارالخلافہ تھا۔ اس کی تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ یہ بہت مختصر وقت میں ارض فلسطین سے سینکڑوں میل دور نکل آیا۔ وہ قہستان کے پہاڑوں کے دامن میں پہنچ چکا تھا۔ قہستان سے گزر کر وہ کوہ قاف کے نشیب میں موجود گھاس کے میدانوں میں سے ہوتا ہوا صحرائے گوبی کی جانب بڑھنا چاہتا تھا۔ قہستان کے قریب ہی سلطنت ماوراء النہر کے مضبوط قلعے تھے۔ جہاں اس کے چچا زاد بھائیوں کا چغتائی خاندان حکمران تھا۔ کوہ قہستان کے دامن میں ہی اُسے ارضِ فلسطین میں تعینات کئے گئے تاتاری لشکری کی ذلت آمیز شکست کی روح فرسا خبر ملی۔ کتبغا خان کی ذلت آمیز موت اور تاتاری لشکر کی مکمل تباہی کی خبر سننے کے بعد وہ کافی دیر تک سکتے کے عالم میں بیٹھا رہا۔ غم و غصے کے ملے جلے جذبات نے اُس کے دل و دماغ کو بری طرح جھنجھوڑ کر

عظیم والدین نمبر

+ ایک تاریخی دستاویز جو انشاء اللہ یقیناً ہر گھر کی کامیابی اور فلاح کا ذریعہ بنے گی۔

+ جس میں قرآن اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں:

+ والدین کے فضائل، آداب، حقوق، فرائض اور ان کے شایانِ شان مستند مواد اور محکم استنباط پر مبنی واقعات اور دیگر مواد کو یکجا کر دیا گیا ہے۔

خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھایئے

ہر گھر میں پیار و محبت کی تحریک کا آغاز کیجئے

☆ وحدت انسانیت ☆ کلمۂ طیبہ کی شہادت ☆ فرمودات قرآن اور

احادیثِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نادر و نایاب ہفت رنگ وہ تصاویر جو اس سے پہلے آپ کی نظروں سے نہ گزری ہوں گی

ناقابل فراموش واقعات اور ایمان افروز تاریخی مضامین سے آراستہ

باوجود بے شمار خصائص و فضائل کے

ہدیہ صرف سو=/100 روپے (محصول ڈاک علاوہ)

رکھ دیا۔ جو تاتاری یہ بری خبر لایا تھا وہ انعام میں ہلاکو خان کے عتاب کا شکار ہو گیا۔

بلادِ مصر کی دوسری بار جرأت مندی نے اُس کے اعصاب پر گہرا اثر ڈالا تھا۔ وہ متواتر فتوحات کے بعد اس قدر پُر اعتماد ہو چکا تھا کہ شکست کے بارے میں گمان بھی نہیں کر سکتا تھا۔ سلطان الملک المظفر نے تاتاری سفارت کار کے قتل کا ارتکاب کر کے پہلے ہی ہلاکو خان کے غصے کو ہوا دے دی تھی اور اب اس کے لشکر کی شکست و تباہی نے اس کے حسِ خونخواری کو بھڑکا دیا تھا۔ وہ بلادِ مصر پر بسنے والے مسلمانوں کے خون کا پیاسا بن چکا تھا۔

اپنے سب سے مضبوط وفادار سالار کتبغا خان کی ہلاکت کی خبر سن کر اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ اس نے قہستان کے دامن میں ایک مقام پر پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا۔ وہ اپنے عمائدین سے اس بارے میں صلاح و مشورہ کرنا چاہتا تھا۔ ہلاکو خان کے حکم پر کوہ قہستان کے دامن میں خیموں کا شہر آباد ہو گیا۔ اس دوران ہلاکو خان نے کسی سے بھی ملاقات نہیں کی۔ اس کی بیوی دوقوز خاتون نے اس کا غم کم کرنے کی کوشش کی مگر ہلاکو خان نے خلوت میں رہنا پسند کیا۔ وہ اس دوران لگاتار یہی سوچتا رہا کہ اس کا آئندہ اقدام کیا ہونا چاہیے؟ ایک طرف بلادِ مصر سے انتقام لینا مقصود تھا تو دوسری طرف اسے قاآن اعظم کے انتخاب میں مرکزی حیثیت حاصل کرنا تھی۔ پڑاؤ ڈالنے کے بعد سہ پہر کے وقت ہلاکو خان نے اپنے عمائدین و رفقاء کو شاہی خیمے میں طلب کیا۔ سب لوگوں کو تاتاری شکست کی خبر ہو چکی تھی۔ وہ بھی خاصے متفکر اور غم زدہ دکھائی دے رہے تھے۔ ارضِ فلسطین میں موجود تاتاری لشکر میں ان کے کئی عزیز، بیٹے اور بھائی شامل تھے جو موت کے گھاٹ اُتر چکے تھے۔

شاہی خیمے میں جب سب عمائدین و رفقاء جمع ہو گئے تو ہلاکو خان ان سے مخاطب ہوا:

''جاودانی آسمان کی قسم! مسلمانوں نے ہماری غیر موجودگی کا ناجائز فائدہ اُٹھایا ہے اور ہمارے سب سے بہترین شخص دھوکے اور فریب سے ہلاک کیا ہے۔ ارضِ فلسطین پر تاتاری شکست نے بلادِ مصر کی مکمل تباہی پر مہر ثبت کر دی ہے۔ اب جبکہ ہم سینکڑوں میل دور آ چکے ہیں اور ارضِ فلسطین تک رسائی خاصی دشوار دکھائی دے رہی ہے تو ایسے حالات میں کیا بہتر فیصلہ کیا جائے، اس بارے میں آپ لوگوں کو یہاں جمع کیا گیا ہے۔ ہمارے پاس اب بھی اس قدر لشکر موجود ہے کہ ہم مسلمانوں کو کڑا سبق سکھا سکتے ہیں۔''

''خاقان اعظم!'' وزیرِ سلطنت نظام الملک طوسی مؤدب لہجے میں بولا۔ ''جان کی امان پاؤں تو عرض کروں۔'' ہلاکو خان نے اس کی جانب اثبات میں اشارہ کیا تو اس نے سلسلۂ

کلام آگے بڑھایا۔ ”آپ کو ارضِ فلسطین سے نکلتے وقت اس امر کو ذہن نشین رکھنا چاہیے تھا کہ تاتاری لشکر کی ہیبت بے شک بلادِ شرقیہ و شام پر چھائی تھی مگر بلادِ مصر نے ہیبت کے قصے صرف سن رکھے تھے، انہیں کبھی واسطہ نہیں پڑا تھا۔ جب تاتاری سفارت کار کو ہلاک کیا گیا، آپ کو اسی وقت چاہیے تھا کہ وقت ضائع کیئے بغیر اس کو سزا دینے کے لئے نکل پڑتے مگر آپ نے دیارِ بکر کی جانب زیادہ توجہ کی۔“

”طوسی! ہم یہ سننے کی خواہش نہیں رکھتے کہ ہم نے کیا کیا ہے اور کیا کرنا چاہیئے تھا؟ اگر تم موجودہ حالات کے بارے میں کچھ کہو تو زیادہ بہتر ہے۔“ ہلاکو خان نے ناگواری سے کہا۔

”خاقان اعظم! میرا کہنے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ آپ پر تنقید کی جرأت کروں، بلکہ حالات کا وہ رخ سامنے لاؤں جس کے باعث موجودہ حالات وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ دراصل بلادِ مصر ہی باغیوں کی آخری پناہ گاہ ہے، بغداد کی تباہی کے بعد باغی جنگجو وقفے وقفے سے وہاں پہنچتے رہے اور سلطانی پناہ حاصل کرتے رہے۔ یہی وجہ تھی کہ سلطان الملک المظفر نے پورے اعتماد سے سفارتی وفد کے قتل کا سنگین قدم اُٹھایا۔ باغی تو عرصے سے اسی موقعے کی تلاش میں تھے کہ کب انہیں کوئی خلاء دکھائی دے تو وہ تاتاریوں پر چڑھ دوڑیں۔ اب بلادِ مصر کے بارے میں آپ کو گہری سنجیدگی سے فیصلہ کرنا ہوگا۔ وہاں باغیوں کی بہت بڑی جماعت موجود ہے۔ بہتر یہی ہے کہ آپ مراغہ کے بجائے قاہرہ کی طرف روانگی اختیار کریں۔“

”ہم جانتے ہیں کہ قاہرہ باغیوں کا گڑھ بن چکا ہے مگر اس وقت جو معاملہ درپیش ہے وہ نئے قاآن اعظم کے انتخاب کا ہے، ہم نہیں چاہتے کہ ایل خانی سلطنت پر کوئی نا اہل شخص بٹھا دیا جائے، اس لئے ہمارا مراغہ پہنچنا بے حد ضروری ہے۔“

”خاقان اعظم!“ نظام الملک طوسی نے بات جاری رکھی۔ ”یہ بڑا نازک وقت ہے، تاتاری شکست کی خبر ہر سو پھیل چکی ہے ممکن ہے کہ مقبوضہ علاقوں میں بھی تاتاری سیادت کے خلاف بغاوتیں جنم لیں۔ ایسے حالات میں ٹھوس اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔“

”قاآن اعظم!“ ایک منگول سردار جوشیلے لہجے میں بولا۔ ”یہ وقت تاسف سے ہاتھ ملنے کا نہیں بلکہ حکم دینے کا ہے۔“

”کیا کہنا چاہتے ہو....؟“ ہلاکو خان اس جوشیلے منگول کی جانب متوجہ ہوا۔

”آپ مجھے اجازت دیں کہ میں تاتاری دستوں کے ساتھ بلادِ مصر روانہ ہو کر انہیں چھٹی کا دودھ یاد دلا سکوں تا کہ انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ ایک کتبغا خان کے مرجانے سے منگول جرأت و بہادری ختم نہیں ہوگئی ہے۔“

ہلاکو خان اس کی بات سن کر سوچ میں پڑ

گیا۔ کئی دوسرے منگول سرداروں نے بھی اس مہم کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ کچھ توقف کے بعد ہلاکو خان نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''بلادِ مصر کے بارے میں بعد میں فیصلہ کیا جائے گا۔ اس وقت میں کچھ لشکر خراسان کی جانب روانہ کر رہا ہوں جو وہاں پہنچ کر تاتاری قیادت کو استحکام دیں گے اور وہاں کسی قسم کی شورش کو سر اُٹھانے نہیں دیں گے۔ قاہرہ کے بجائے مراغہ پہنچنا ضروری دکھائی دے رہا ہے۔ قرولتائی سے فرصت کے بعد ہم خود تمام لشکر لے کر قاہرہ روانہ ہوں گے اور اسے ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر ڈالیں گے۔''

زیادہ تر منگول سردار بلادِ مصر کی مہم پر روانگی کا اصرار کرتے رہے مگر یہاں ہلاکو خان نے بڑی سوچ بچار کے بعد مراغہ کی جانب سفر جاری رکھنے کا حکم دیا۔ وہ سب سے زیادہ برقائی خان کی جانب سے متفکر تھا۔

658ھ کی عید الفطر بلادِ مصر میں بڑی مسرت سے منائی گئی۔ مختلف علاقوں سے آئے ہوئے پناہ گزیں مہاجرین کے پژمردہ چہرے تاتاری شکست کا سن کر کھل اُٹھے۔ سلطان الملک المظفر نے عید الفطر کے موقع پر خزانوں کے منہ کھول دیئے۔ مفلوک الحال اور سہمی ہوئی رعیت نے سلطان الملک المظفر اور فاتح بیبرس کے حق میں خصوصی دعائیں کیں۔ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جس فتح سے نوازا تھا، اس کے انتظار میں مسلمانوں کی آنکھیں پچھلے پچاس سال سے پتھرا چکی تھیں۔ تاتاری آفت، صلیبی غارت گری اور نااہل و خود غرض مسلمان حکمرانوں نے رعیت کو بری طرح روند ڈالا تھا۔ رعایا یکے بعد دیگرے مشکلات و مصائب کی چکی میں پس پس کر نڈھال ہو چکی تھی۔ سلطان الملک المظفر نے کسی حد تک ٹیکسوں کا بوجھ کم کرنے کا اعلان کیا اور بلادِ شرقیہ و شام میں مہاجرین کو ان کی تباہ شدہ املاک کی واپسی کی یقین دہانی بھی کرائی۔

عید کے دوسرے روز بیبرس کا روانہ کیا ہوا قافلہ قاہرہ پہنچا۔ اس قافلے میں مال غنیمت اور بڑی تعداد میں تاتاری قیدی شامل تھے۔ سلطان الملک المظفر نے شاہی دربار کے باہر دیوان پر قیام کرتے ہوئے مال غنیمت کی بڑی مقدار مستحق لوگوں میں تقسیم کی اور تمام تاتاری قیدیوں کو پابہ زنجیر قاہرہ کے گلی کوچوں میں گھمانے کا حکم دیا۔ تاتاری قیدی مسلمانوں کی گرفت میں سہمے دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں سے کچھ قیدی اپنے فطرتی گھمنڈ کا اظہار کرتے رہے۔ قیدیوں کا قافلہ جہاں سے گزرتا، مشتعل رعیت انہیں گالیاں دیتی اور سنگ زنی کرتی رہی۔ کئی تاتاری قیدی اس دوران زخمی ہو گئے۔ اس حکم کا مقصد صرف یہ تھا کہ رعیت کے دلوں میں موجود اس پختہ یقین کو شکستہ کر دیا جائے کہ تاتاری قوم ناقابل تسخیر و شکست ہے۔ لوگ گلی کوچوں میں چہ

خشکی اور سمندر

سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"تم نے سنا ہے ایسا شہر جس کے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے؟"

صحابہ کرامؓ نے کہا "کہ ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے سنا ہے۔" (یعنی قسطنطنیہ ہے)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس شہر سے اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے ستر ہزار لڑیں گے، پس جب اس شہر کے پاس آئیں گے تو اتر پڑیں گے بس ہتھیار سے نہ لڑیں گے اور نہ تیر ماریں گے بلکہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی طرف جو دریا میں ہے گر پڑے گی۔ پھر دوسری بار لا الہ الا واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی دوسری طرف گر پڑے گی۔ پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ہر طرف سے کھل جائے گا پس وہ اس شہر میں گھس پڑیں گے اور لوٹیں گے جب وہ مال غنیمت کو بانٹ رہے ہوں گے تو اچانک ایک چیخنے والا آئے گا اور کہے گا کہ دجال نکل آیا ہے تو وہ ہر چیز کو چھوڑ دیں گے اور دجال کی طرف پلٹیں گے۔"

(صحیح مسلم)

میگوئیاں کرتے تھے کہ تاتاری ہی دراصل یاجوج ماجوج ہیں جن کے خروج کی خبر پہلے سے دی جاچکی ہے۔ اس قوم کو صرف اللہ تعالیٰ ہی کسی معجزے سے ختم کرے گا ورنہ یہ عام انسانوں کے بس کا روگ نہیں۔ اس قسم کے کئی اور اقوال لوگوں کے ذہنوں میں پنپتے رہتے تھے۔

سلطان الملک المظفر نے تاتاریوں کو گھمانے پھرانے کے بعد حوالۂ تیغ کرنے کا حکم دیا۔ کسی بھی تاتاری قیدی کو معافی نہیں دی گئی بلکہ سب کے سب بلادریغ موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ تاتاری سالار کتبغا خان کا بریدہ سر قاہرہ کے صدر دروازے پر لٹکا دیا گیا تاکہ تاتاریوں کے عبرت ناک انجام کی شہرت ہر سو پھیل جائے۔ لوگ فرطِ اشتیاق سے کتبغا خان کے کٹے ہوئے سر کو دیکھنے کے لئے جمع ہوتے۔ ان میں کئی ایسے بھی تھے جنھوں نے اسے زندہ ظلم وستم کی بجلیاں گراتے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ بیبرس کے اس قدم نے جہاں عالم اسلام کے زوال کو روکنے کی کوشش کی تھی وہیں لوگوں کے ذہنوں میں نئی جہت پیدا کردی تھی کہ تاتاری کوئی آسمانی مخلوق نہیں اور نہ ہی وہ ناقابل تسخیر ہیں۔ مسلمان آج بھی اپنا سویا ہوا جذبہ ایمانی بیدار کرلیں تو کوئی وجہ نہیں کہ دوسری قومیں ان کے قدم چاٹتی ہوئی دکھائی نہ دیں۔

ان امور سے فارغ ہوکر سلطان الملک المظفر اپنے محل میں چلا آیا۔ وہ کچھ دیر آرام کرنا

چاہتا تھا۔ وہ یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ عید کے چوتھے دن مملوک افواج کو ساتھ لے کر بلادِ شرقیہ و شام کی جانب روانہ ہو جائے گا۔ اس کے دل میں جو خواہش پیدا ہوئی تھی، اللہ تعالیٰ نے بیبرس کے ہاتھوں اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا تھا۔ وہ بلادِ شرقیہ و شام کو اپنی سلطنت کا حصہ بنانا چاہتا تھا مگر تاتاری قوت کا خوف دامن گیر رہتا تھا۔ بیبرس نے تاتاری لشکر کو شکست دے کر اس خوف کو زائل کر دیا تھا۔ وہ اپنے اندر خود اعتمادی کی نئی لہر دوڑتی محسوس کر رہا تھا۔ سلطان الملک المظفر بھی یہی چاہتا تھا کہ تاتاری شکست کے بعد اسلامی ریاست سے تاتاریوں کو مار بھگایا جائے، بیبرس نے اس کے خیال کو عملی صورت دے دی۔ وہ خود مجاہدین کے لشکر کے ساتھ بلادِ شرقیہ و شام میں تاتاریوں کا وجود مٹا رہا تھا۔ سلطان الملک المظفر کو بیبرس کی جانب سے مختلف کارروائیوں کی خبریں موصول ہوتی رہیں۔ وہ بیبرس کو کسی حد تک پسند کرنے لگا مگر اس کی ذہانت و بہادری سے خائف بھی تھا۔ اس کی نگاہوں میں بیبرس کا تشکیل دیا ہوا لشکر بری طرح چبھتا رہا۔ رعیت اور امراء کے حلقوں میں بھی اب بیبرس کی تعریف و توصیف کے چرچے عام سنائی دے رہے تھے جو کہ سلطان الملک المظفر کے لئے لمحۂ فکریہ بنتے جا رہے تھے۔

''سلطان محترم! کن خیالوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔'' اچانک ملکہ بدر منیر کی کھنکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ سلطان الملک المظفر چونک کر تیزی سے سنبھل گیا۔

''ہم حالات کی نئی کروٹ کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔''

''حالات تو بے حد خوش کن ہیں، رعیت بھی خوش ہے اور امراء بھی.....'' ملکہ بدر منیر معنی خیز لہجے میں بولی۔ سلطان الملک المظفر نے سوالیہ انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

''جو شہرت آپ کے حصے میں آنا چاہیے تھی، وہ کسی اور کو مل چکی ہے!'' ملکہ بدر منیر نے زلفوں کو ایک ادا سے جھٹکتے ہوئے کہا۔

''میں سمجھ رہا ہوں تم جو کہنا چاہتی ہو، میں بھی اسی بارے میں سوچ رہا ہوں کہ بیبرس جیسا معمولی سالار کہیں اس شہرت و مقبولیت کا ناجائز فائدہ نہ اٹھا لے۔'' سلطان الملک المظفر نے جواب دیا۔

''آپ اُسے کسی جرم کی پاداش میں سزا دینے کے بارے میں سوچ رہے تھے۔''

''اس جرم کی نوعیت اتنی اہم نہیں۔ اگر موجودہ صورت حال میں ایسا کوئی قدم اُٹھایا گیا تو امراء کا حلقہ مخالفت پر اتر آئے گا۔'' سلطان الملک المظفر نے نفی میں سر جھٹکا۔

''یہ کوئی مشکل کام نہیں.....'' ملکہ بدر منیر کا لہجہ پُراسرار ہو گیا۔

''کیا مطلب.....؟''

''آپ بلادِ شرقیہ و شام روانہ ہو رہے

ہیں، وہاں تو آپ کو روکنے والا کوئی نہیں۔ خاص خادمین کا استعمال کیجئے اور بیبرس کو راہ سے ہٹا دیجئے، بعد میں کہہ دیجئے کہ دشمنوں سے جھڑپ میں بیبرس مارا گیا۔ کچھ دن رنج و غم کا مظاہرہ کیجئے پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"میرے ساتھ مملوک امراء بھی موجود ہوں گے۔ انہیں معلوم ہو گیا تو.....؟"

"سلطان محترم! خدشات کو دل سے نکال دیجئے اور اس ضمن میں غور کیجئے کہ اگر بیبرس بلادِ شرقیہ و شام کو اپنے تصرف میں لے کر خود مختاری کا اعلان کر دے تو آپ کیا کر سکتے ہیں؟ پھر اس کے قدم بلادِ مصر کی جانب اُٹھ سکتے ہیں۔ آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ نے خود ایسے لوگوں کو اس کے ساتھ کیا ہے جو دل میں آپ سے بغض رکھتے ہیں اور سرکشی اختیار کرنے میں ذرا نہیں چوکتے۔"

"میرا خیال تھا تاتاری یلغار میں ان سب کا صفایا ہو جائے گا مگر نتیجہ اس کے برعکس نکلا۔"

"سلطان محترم کو اپنے اختیارات کے تحفظ کا پورا حق ہے، اس سے پہلے کہ کوئی آپ کے اقتدار پر نقب لگائے اس کا نام و نشان مٹا دینا ہی امور جہانبانی کا پہلا قاعدہ ہے۔"

"ممکن ہے کہ بیبرس ایسا نہ ہو، یہ سب شیطانی وسوسے ہوں۔"

"سلطان محترم! بلی کو دیکھ کر کبوتر کی مانند آنکھیں مت بند کیجئے بلکہ حقیقت کی دنیا میں رہ کر حالات کو اپنے مطابق ڈھالنے کی کوشش کیجئے۔ آج بیبرس وفادار ہے تو کل باغی بھی ہو سکتا ہے، کل تک وہ معمولی سا سالار تھا مگر اب اُسے اپنی قوت کا احساس ہو چکا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ اس کا وجود فوراً مٹا دیا جائے۔ آپ کے ترکش میں ابھی کئی اور بیبرس موجود ہیں۔" ملکہ بدر منیر کا لہجہ بدل گیا۔ اس کا چہرہ سلطان الملک المظفر کی نادانی پر بگڑ سا گیا۔

سلطان الملک المظفر سوچ میں پڑ گیا۔ ملکہ بدر منیر کی باتیں اس کے ذہن میں پیدا ہونے والے خدشات کو ہوا دے رہی تھیں۔ بیبرس کے حریف امراء بھی اسی قسم کے تبصرے کر چکے تھے۔ سلطان الملک المظفر کے دل میں یہ یقین جڑ پکڑ چکا تھا کہ بیبرس بہت جلد سرکشی کرتے ہوئے بلادِ شرقیہ و شام پر قابض ہو جائے گا۔ وہ بیبرس کے خاتمے کے بارے میں غور کرنے لگا۔

بیبرس نے معرکہ عین جالوت میں تاتاریوں کو شکست دے کر ان کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دی تھی لیکن اس کا کام ہنوز تشنۂ تکمیل تھا۔ کیونکہ بلادِ شرقیہ و شام میں تاتاری قوت موجود تھی۔ تاتاری حلب، حماۃ، دمشق، بصریٰ اور کوئی اہم شہروں پر قابض تھے۔ وہاں ان کے پاس بھرپور عسکری قوت موجود تھی۔ بیبرس کے ذہن میں یہ بات آئی کہ اگر اسلامی لشکر عین جالوت

سے قاہرہ واپس روانہ ہو گیا تو ممکن ہے کہ تاتاری قوتیں اکٹھی ہو کر بلادِ مصر پر چڑھ دوڑیں۔ ہلاکو خان بھی ہزیمت کی خبر پا کر واپس لوٹ سکتا تھا۔ اس نے اپنے ساتھی مملوک امراء سے اس بارے میں صلاح ومشورہ کیا۔ سلطان الملک المظفر کی جانب سے وہ بے فکر ہو چکا تھا کیونکہ علاء الدین لولو حلب کی ولایت کے لالچ میں بیبرس کی سفارش میں کوئی کسر نہیں چھوڑنے والا تھا۔ مملوک امراء نے بیبرس کے اقدام کی بھرپور حمایت کی۔ بیبرس اسلامی لشکر کے ساتھ ارضِ فلسطین سے نکلا اور بلادِ شرقیہ وشام پر ٹوٹ پڑا۔ اس نے ایک طوفانی یلغار میں ان تاتاریوں کو جا لیا۔ تیز رفتاری سے سفر کرتا ہوا وہ بہت جلد مختلف مقامات پر پہنچ جاتا۔ ایک کے بعد ایک قلعہ فتح ہوتا چلا گیا۔ تاتاری سپاہیوں کو بے دریغ موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ بے شمار تاتاری بیبرس سے مرعوب ہو کر راہِ فرار اختیار کر گئے۔ بیبرس نے حلب، حماۃ، دمشق پر قبضہ کر کے تاتاری سیادت کو کچل ڈالا۔ بیبرس نے اپنی اس طوفانی مہم میں تمام غداروں کو چن چن کر قتل کیا جنہوں نے تاتاریوں کے ساتھ تعاون کیا تھا۔ ایک ماہ کی مدت میں وہ بلادِ شام کی سرحدوں تک پہنچ گیا اور ان تمام علاقوں سے تاتاریوں کو مار بھگایا۔ تاتاریوں کے انخلاء کے بعد بیبرس نے ان علاقوں پر اپنے ساتھی مملوک امراء کو مقرر کیا اور لشکر کے بہترین مجاہد رضا کار سپاہی ان کے پاس چھوڑے۔ وہ مملوک فوج کو وہاں ٹھہرا نہیں سکتا تھا کیونکہ معاہدہ کی رو سے یہ تمام فوج اسے قاہرہ واپس لے کر جانا تھی۔ بیبرس کی فہم، فراست و بہادری سے بلادِ شرقیہ وشام تاتاری غارت گروں اور ان کی حمایت کا دم بھرنے والے نام نہاد مسلمانوں سے یکسر پاک ہو چکا تھا۔

بیبرس حمص میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا۔ یہاں بھی تاتاری سیادت کو شکست فاش ہوئی۔ تاتاری جنگی قیدیوں کے ساتھ بلارعایت ایک سا سلوک کیا گیا۔ انہیں صفائی کا موقع دیئے بغیر تہہ تیغ کر دیا گیا تھا۔ بیبرس مزید آگے بڑھنے کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اسے اطلاع ملی کہ ایک قاصد اس سے ملنے کے لئے بے تاب ہے۔ بیبرس نے فوراً اسے حاضر کرنے کا حکم دیا۔

تھوڑی دیر بعد ایک قاصد بیبرس کے خیمے میں داخل ہوا۔ بیبرس پہلی نظر میں اسے پہچان گیا کہ وہ سلطان الملک المظفر کے خاص تربیت یافتہ محافظ غلاموں کی جماعت میں سے ایک تھا۔ بیبرس کے ساتھی مملوک امراء اس کی صورت دیکھ کر مضطرب دکھائی دیئے۔

''کہو قاصد! سلطان محترم کا کیا پیغام لائے ہو؟'' بیبرس نے اس سے دریافت کیا۔ اس نے اپنے پہلو سے شاہی نامہ نکالا اور بیبرس کی جانب بڑھا دیا۔ بیبرس نے مراسلے کی

جانب دیکھتے ہوئے قاصد کو ہی پڑھنے کا حکم دیا۔ مملوک امراء مراسلے کا متن سننے کے لئے بے تاب ہو رہے تھے۔ قاصد لحہ بھر سوچا اور پھر مراسلہ کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔

''بلادِ مصر کے بہادر فرزند بیبرس کو سلطان الملک المظفر کا سلام!

تمہاری خدمات کی جس قدر تعریف کی جائے وہ کم ہے، تم نے سلطنت کے استحکام کے لئے وفاداری کا جو عملی نمونہ پیش کیا ہے، اس سے ہم بے حد مسرور ہیں اور بارگاہ خداوندی میں دعا گو ہیں کہ تمہاری کامیابی کا سلسلہ بہ احسن طریقے سے انجام تک پہنچے اور تاتاری دشمنوں سے اسلامی ریاست مکمل طور پر پاک ہو جائے۔ ہم نے تمہاری سابقہ غلطی کو نظر انداز کر دیا ہے اور پوری امید رکھتے ہیں کہ مستقبل میں تم سے کوئی ایسی غلطی سرزد نہیں ہوگی۔ ہم خود تمہاری مدد کے لئے بلادِ شام میں پہنچ چکے ہیں۔ تمہیں اگر مزید عسکری کمک کی ضرورت ہو تو تم ہم سے رابطہ کر سکتے ہو، ہم دمشق میں قیام پذیر ہیں۔ بلادِ شرقیہ و شام کے انتظامات کے بارے میں تمہیں متفکر ہونے کی ضرورت نہیں ہے، یہ کام ہم بخوبی کر رہے ہیں۔ تم تندہی سے اپنی عسکری مہمات جاری رکھو۔''

شاہی مراسلے کے متن سے آگاہی پر سب لوگوں کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے اور چہروں پر گہرا اطمینان چھا گیا۔ وہ قاصد کی اچانک آمد پر مختلف قسم کے خدشات کا شکار ہو رہے تھے۔ قاصد نے خاموشی سے شاہی مراسلے کو لپیٹا اور آگے بڑھ کر مراسلہ بیبرس کے ہاتھ میں تھما دیا۔ بیبرس نے مراسلہ اس کے ہاتھ سے لے کر ایک جانب رکھ دیا۔ وہ سلطان الملک المظفر کی جانب سے بھیجے گئے پیغام پر خود کو بے حد ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا۔ قاصد بدستور اس کے سر پر کھڑا تھا۔ بیبرس نے اس کی جانب نگاہ ڈالی پھر خود ہی اس کا مدعا جان کر مسکرا اُٹھا۔ اُس نے اپنے ہاتھ سے ایک قیمتی انگوٹھی اُتاری اور اس کی جانب بڑھا دی۔ قاصد کی نظر جب قیمتی انگوٹھی پر پڑی تو اس کا ستا ہوا چہرہ کھل اٹھا۔ اس نے جلدی سے بیبرس کے ہاتھ سے انگوٹھی لے لی اور اسے اُلٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔ مملوک امراء قاصد کی حرکت پر مسکرانے لگے۔ قاصد نے انگوٹھی اپنے پہلو میں بندھے پٹکے میں اڑس لی اور تعظیم کے لئے جھکتا چلا گیا۔ بیبرس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے منع کرنا چاہا۔ دوسرے ہی لمحے سب لوگوں کے منہ تعجب سے کھلے رہ گئے۔ قاصد نے اُٹھتے ہوئے کمال سرعت سے ایک لمبے پھل والا خنجر بیبرس کے جسم میں اُتار دیا تھا۔ بیبرس اس غیر متوقع حملے کے لئے بالکل تیار نہیں تھا۔ وہ خنجر کے وار سے گھائل ہو کر زمین پر گرتا چلا گیا۔

(جاری ہے اگلے ماہ) ❋◆❋

حل المشکلات

آپ پوچھئے ہم جواب دیں گے، کسی بھی سوال پوچھنے والے کا نام شائع نہیں کیا جائے گا۔
نوٹ: ہدیٰ میں شائع ہونے والے ہر عمل ''حل المشکلات'' سے ہر ضرورت مند کو استفادہ کی اجازت ہے۔

پانچ روپے

سوال: میں نے خواب دیکھا کہ میں اپنے اسکول کے صحن میں کھڑا ہوں اور میرے پڑوس میں رہنے والی ایک لڑکی میرے پاس آتی ہے اور مجھ سے اپنا ایک روپیہ لیتی ہے تو میرے پاس پانچ روپے بچ جاتے ہیں۔ پھر منظر بدلتا ہے اور میں اپنی کلاس میں بیٹھا ہوتا ہوں کہ میری مس جو کہ دو بہنیں ہیں بڑی والی کا نام (ز) اور چھوٹی والی کا (ا) ہے۔ (ا) میرے پاس بیٹھ کر مجھے دیکھتی ہے اور (ز) جو تھوڑی دور بیٹھی ہوئی ہوتی ہے وہ دونوں ہنستی ہیں اور میں کہتا ہوں، مس کیا ہوا ہے۔ پھر میں کہتا ہوں ٹیچر کل میں اپنی امی کو بلاؤں گا کہ میری مس تمہیں بلا رہی ہے۔ پھر وہ دونوں ہنستی ہیں اور میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ دونوں مس مجھے بہت اچھی لگتی ہیں؟

جواب: آپ کے خواب میں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ 5 نمازوں کو اہتمام سے ادا کرنے کی کوشش کریں کیونکہ کسی پریشانی کے آنے کا ڈر ہے۔ نیز ''یا حفیظ'' کا کثرت سے ورد کریں۔

توبہ

سوال: مذکورہ صورت میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لینی چاہئے اور سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔ نماز پنجگانہ کی پابندی کی جائے اور اللہ کے اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے؟

شادی

سوال: ہمارے ہاں ایک ذکری فرقہ ہے جو نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جہاد سب کا منکر ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا ہے۔ کیا کوئی مسلمان ان سے شادی کر سکتا ہے؟

جواب: جو لوگ ارکان اسلام کا انکار کرتے ہوں وہ لوگ مسلمان نہیں ہیں، ایسے لوگوں میں شادی کر جائز نہیں۔

مسجد میں داخلہ کے وقت

سوال: مسجد میں داخل ہوتے وقت بلند

آواز سے سلام کرنا کیسا ہے؟

جواب: مسجد میں داخل ہوتے وقت ان لوگوں کو تو سلام کیا جا سکتا ہے جو اس کے ساتھ ہی مسجد میں داخل ہو رہے ہیں۔ مسجد میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو بلند آواز میں سلام کرنا صحیح نہیں ہے۔

مخصوص ایام میں

سوال: عورتیں اپنے مخصوص ایام میں یا حالت جنابت میں قرآن پاک کی آیات کی تلاوت کر سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: مذکورہ ایام میں اور حالت جنابت میں قرآن حکیم کی تلاوت نہیں کی جا سکتی۔

داڑھی

سوال: کیا داڑھی نہ رکھنے والے شخص پر اس حدیث کا اطلاق ہوگا جس میں جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ "جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں"۔

جواب: یقیناً داڑھی نہ رکھنے والے شخص پر بھی اس حدیث کا اطلاق ہوگا۔ داڑھی رکھنا بعض علماء کے نزدیک سنت مؤکدہ اور بعض کے نزدیک واجب ہے۔ داڑھی شعائر اسلام میں سے ہے۔ داڑھی نہ رکھنا درحقیقت اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ ہے کہ اللہ تعالیٰ داڑھی نکالنا چاہتا ہے اور بندہ اس پر استرا چلا کر یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم اس داڑھی کو نکلنے ہی نہیں دیں گے۔ داڑھی نہ رکھنے والے شخص کے نامۂ عمل میں سوتے جاگتے، چلتے پھرتے ہر وقت یہ گناہ لکھا جاتا رہتا ہے۔ اس لئے ایک مسلمان کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی سے بچنا چاہئے اور داڑھی رکھنی چاہئے۔

وکالت

سوال: وکالت یا قانون کے شعبے کو عورتوں کا اختیار کرنا اسلامی تعلیمات کی رو سے ٹھیک ہے یا نہیں؟

جواب: عورتیں بھی وکالت اور قانون کے شعبے کو اختیار کر سکتی ہیں۔

جائداد

سوال: میں نے اپنی ذاتی رقم سے ایک مکان خریدا۔ اس میں میرے بہن بھائی حصہ مانگتے ہیں تو کیا مجھ پر لازم ہے کہ میں ان کا حصہ دوں؟

جواب: مذکورہ صحت میں آپ پر لازم نہیں ہے کہ آپ اس مکان میں سے اپنے بہن بھائیوں کو بھی حصہ دیں۔

سوال: اگر میں اپنے بہن بھائیوں کو اپنی خوشی سے حصہ دینا چاہتا ہوں تو ترکے کی تقسیم کس طرح ہوگی؟

جواب: ترکہ کی تقسیم کسی شخص کے انتقال کے بعد عمل میں آتی ہے۔ زندگی میں ترکہ کی تقسیم نہیں ہوتی۔ آپ اگر اپنی خوشی سے اپنے بہن بھائیوں کو حصہ دینا چاہیں تو وہ آپ کی مرضی پر ہے کہ آپ کس کو کتنا حصہ دیں۔ شرعی طور پر اس سلسلے میں آپ پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

مدت رضاعت

سوال: مدت رضاعت کیا ہے؟ یعنی بچہ کتنی عمر تک کسی عورت کا دودھ پی لے تو وہ اس کی رضاعی ماں بن جاتی ہے؟

جواب: رضاعت کی زیادہ سے زیادہ مدت ڈھائی برس ہے یعنی کوئی بچہ اگر اس مدت کے اندر اندر کسی عورت کا دودھ پی لے تو وہ عورت اس کی رضاعی ماں بن جائے گی اور اگر اس کے بعد وہ دودھ پیئے گا تو اس عورت سے اس کا رضاعت کا رشتہ قائم نہیں ہوگا۔ آپ نے جو بقیہ تفصیل لکھی ہے، اس سے نکاح میں کوئی فرق نہیں آتا۔

نماز میں قرأت

سوال: نماز میں قرأت کے سلسلے میں یہ معلوم کرنا ہے کہ فرض اور وتر کی ہر رکعت میں الگ الگ سورۃ پڑھنا ضروری ہے۔ اور سنت اور نفل میں ایک ہی سورۃ پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: فرض نماز ہو یا وتر اور سنت ہو یا نفل، ان میں سے ہر ایک نماز میں الگ الگ سورۃ پڑھنی چاہیئے۔ اگر کسی کو زیادہ سورتیں یاد نہ ہوں تو پھر جو بھی یاد ہوں ان میں سے پڑھ لی جائیں۔

سوال: نماز میں سورتوں کی ترتیب کا کیا مطلب ہے؟

جواب: قرآن شریف میں سورتیں جس ترتیب سے ہیں اسی ترتیب سے پڑھنی چاہئیں یعنی پہلے کی سورتیں پہلی رکعتوں میں اور بعد کی سورتیں بعد کی رکعتوں میں پڑھی جائیں۔ فرض پڑھتے وقت اس کی دو رکعتوں میں ترتیب وار سورتیں پڑھی جائیں۔ جب فرض مکمل کرنے کے بعد سنتیں پڑھنی شروع کی جائیں تو اب ان میں ترتیب کو قائم رکھا جائے جو فرضوں کی ترتیب سے مختلف بھی ہوسکتی ہے یعنی ایک سلام سے جو نماز پڑھی جائے گی اس میں ترتیب کا خیال رکھا جائے گا۔ جب سلام پھیرنے کے بعد نئے سرے سے نماز شروع کی جائے گی تو اس میں نئی ترتیب سے پڑھا جائے گا۔

سوال: نماز کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ پڑھ لی جائے تو کیا نماز ہو جائے گی یا نماز دہرانی پڑے گی؟

جواب: مذکورہ صورت میں نماز ہو جائے گی اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔

ٹیلی فون پر

سوال: میرے شوہر نے دوسرے شہر سے

ٹیلی فون پر مجھے طلاق کے الفاظ کافی زیادہ دفعہ کہہ دیئے تھے اس طرح طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟ شوہر کہتے ہیں کہ اس طرح طلاق نہیں ہوتی؟

جواب: ٹیلی فون پر طلاق دینے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے۔ طلاق کی زیادہ سے زیادہ حد تین ہے اس سے زائد لغو ہے۔ تین طلاق کے بعد مصالحت کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ اسی لئے مذکورہ صورت میں آپ کو اپنے شوہر سے فوراً علیحدگی اختیار کر لینی چاہیئے۔ آپ کے شوہر کا یہ کہنا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے کہ اس طرح طلاق نہیں ہوتی۔ مذاق ہی مذاق میں بھی طلاق کے الفاظ استعمال کر لئے جائیں تب بھی طلاق ہو جاتی ہے۔

سنتوں سے غفلت

سوال: میں نے دیکھا کہ میں ایک میدان کی طرف جا رہا ہوں، اس میدان میں ایک دو منزلہ سفید مکان ہے جس کے دروازے اور کھڑکیاں ہرے رنگ کی ہیں، مکان کے باہر چار میتیں رکھی ہیں، کچھ عرب لوگ بالکل خاموش کھڑے ہیں، میں ان سے پوچھتا ہوں تو وہ کہتے ہیں، یہ بیبیوں کی میتیں ہیں، انھیں پھر سے دفن کرنا ہے، میں مکان کے اندر جاتا ہوں وہاں پر بھی چار میتیں رکھی ہیں، پوچھنے پر بتایا جاتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی میتیں ہیں۔ پھر مکان کی بالائی منزل پر جاتا ہوں تو وہاں ایک بہت بڑی میت رکھی ہے جو اوپر سے گولائی میں سفید پلاسٹک سے ڈھکی ہوئی ہے، لوگ ایک دروازے سے آتے ہیں اور پیروں کی طرف سے ہوتے ہوئے دروازے سے نیچے اتر جاتے ہیں۔ لوگ بتاتے ہیں کہ یہ رسول پاکؐ کی میت ہے۔ میں دوڑ کر سرہانے کی طرف بیٹھ جاتا ہوں اور سب کو کہتا ہوں کہ درود شریف پڑھیں، میں بھی زور زور سے درود پڑھتا ہوں، اتنے میں میرے بڑے بھائی جن کا انتقال ہو چکا ہے، آتے ہیں اور پلاسٹک کو پھاڑتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ نہیں نہیں بے ادبی مت کرو، وہ کہتے ہیں کہ مختار یہی یہی موقع ہے زیارت کرنے کا۔ میں انہیں دیکھتا ہوں۔ اس کے بعد میں پلاسٹک بند کرتا ہوں اور درود شریف پڑھتا ہوں، اتنے میں اذان کی آواز پر آنکھ کھل جاتی ہے؟

جواب: آپ کے خواب کے مطابق آپ کو دینی ترقی نصیب ہوگی بشرطیکہ آپ سنتوں سے غفلت ترک کر دیں اور کثرت سے درود شریف کا اہتمام کریں، انشاء اللہ زیارت حرمین شریفین نصیب ہونے کا بھی اشارہ ہے۔

ترکہ

سوال: ہمارے والد صاحب نے دو شادیاں کی تھیں۔ پہلی بیوی سے ہم دو بھائی اور دو بہنیں ہیں جبکہ دوسری بیوی سے پانچ بیٹے اور

ایک بیٹی ہے۔ شہر کی جائداد انہوں نے ہماری سوتیلی ماں کے نام گفٹ کر دی۔ جبکہ گاؤں کی زمین کے بارے میں یہ کہا کہ یہ دونوں بیویوں کی اولاد کے درمیان تقسیم کر دی جائے، دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا والد صاحب کا یہ عمل درست تھا؟

جواب: آپ کے والد صاحب نے آپ کی سوتیلی والدہ کے نام جو جائداد گفٹ کی۔ کیا صرف زبانی طور پر ایسا کیا یا اس کے انہوں نے باقاعدہ کا غذات تیار کروا دیئے تھے؟ اگر صرف زبانی ہی بات کی تھی تب تو وہ جائداد اور گاؤں کی جائداد ان کے سب ورثا میں تقسیم ہوگی اور اگر شہری جائداد کے کاغذات بنوا کر انہوں نے وہ آپ کی سوتیلی والدہ کے نام کروادی تھی تو پھر اس کی مالک صرف وہی ہوں گی۔ اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہوگا۔ اس ناانصافی کی سزا انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھگتنی ہوگی۔ بہرحال اس صورت میں صرف گاؤں کی جائداد آپ لوگوں میں اور آپ کے سوتیلے بھائی بہنوں میں تقسیم ہوگی۔ آپ اور آپ کے سوتیلے بھائیوں کو دوگنا حصہ اور آپ کی حقیقی اور سوتیلی بہن کو اکہرا حصہ ملے گا۔

خیالی محبت

سوال: میں نے خواب دیکھا کہ میں اپنی کار کے ساتھ کھڑا ہوں (جبکہ میری اصل میں کوئی کار نہیں ہے) اور وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ کتابیں اٹھا کر آ رہی ہوتی ہے اور میں اس کے انتظار میں کھڑا ہوتا ہوں اور وہ میرے پاس آکر کھڑی ہو جاتی ہے اور اس کی سہیلیاں نہیں اور چلی جاتی ہیں اور میں اس سے اپنے دل کا اظہار کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور یوں لگتا ہے کہ وہ بھی چاہتی ہے کہ میں اسے بارے میں بات کروں کہ میں اس سے اس پسند کرتا ہوں مگر بہت کوشش کے بعد بھی میں اس سے اپنے دل کا اظہار نہیں کرسکتا۔ اصل میں بھی میں نے کئی بار اسے اپنے دل کی بات بتانے کی کوشش کی مگر ہمت نہیں ہوئی، اتنے میں وہ کہیں پڑھنے چلی جاتی ہے اور میں اس جگہ (جہاں وہ پڑھنے جاتی ہے) تین راتوں تک کھڑا رہتا ہوں پھر میری امی مجھے لے جاتی ہیں، پھر میں سوچتا ہوں چلو، جب وہ واپس آئے گی پھر بات کروں گا:

جواب: آپ کے خواب کے مطابق آپ جسے پسند کرتے ہیں اس سے آپ کا رشتہ نہ ہو سکے گا اور نہ ہی وہ آپ کے ساتھ اور آپ کے خاندان والوں کے ساتھ نباہ کر سکے گی اس لئے بہتر ہے خیالی طرز محبت کے بجائے حقیقت پسندی اختیار کریں اور گھر والوں کے مشورے سے اور ان کی رضامندی کے ساتھ شریک حیات کا انتخاب کریں۔ واللہ اعلم

شہادت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا جو صدق دل سے شہادت طلب کرتا ہے اس کو شہادت کا درجہ مل جاتا ہے اگر چہ وہ شہید نہ ہو۔ حضرت جابرؓ بن عتیکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا تم لوگ شہادت کسے شمار کرتے ہو؟ عرض کیا گیا کہ خدا کے راستے میں قتل ہو جانے کو۔ آپﷺ نے فرمایا خدا کے راستے میں قتل ہو جانے کے علاوہ سات اور شہادتیں ہیں۔ ۱۔ مرض ہیضہ سے مرنے والا ۲۔ ڈوب کر مرنے والا ۳۔ نمونیہ سے مرنے والا ۴۔ طاعون سے مرنے والا ۵۔ جل کر مرنے والا ۶۔ عمارت کے نیچے دب کر مرنے والا ۷۔ وہ عورت جو بچہ کے پیٹ ہی میں رہ جانے اور پیدا نہ ہونے کی وجہ سے مر جائے۔ یہ سب شہید ہیں (معارف الحدیث)

غیر ملک میں تعلیم

سوال: کسی غیر مسلم ملک میں جا کر تعلیم حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔

ٹوٹا ہوا گلاس

سوال: ٹوٹے ہوئے یا چٹخے ہوئے گلاس یا کپ میں پانی یا چائے پینا کیسا ہے؟

جواب: ٹوٹے ہوئے یا چٹخے ہوئے گلاس یا کپ میں پانی پینے یا چائے پینے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

قسم

سوال: بعض لوگ غصے میں اس طرح کی قسم کھا لیتے ہیں کہ اگر میں نے فلاں کام نہ کیا تو میری بیوی کو طلاق، اگر وہ کام نہ کیا جائے تو کیا بیوی کو طلاق ہو جاتی ہے؟

جواب: اس طرح کی طلاق مشروط طلاق کہلاتی ہے۔ شرط پوری ہونے کی صورت میں طلاق ہو جاتی ہے۔ طلاقوں کی تعداد ذکر کی جائے تو اس کے مطابق ورنہ ایک طلاق ہو جائے گی۔ ایک طلاق کی صورت میں رجوع کی گنجائش ہے۔

ناپ تول

سوال: کوئی شخص اس خیال سے کہ وزن کرنے والا باٹ پرانا ہونے کی وجہ سے گھس گیا ہے، اس لئے مقررہ وزن سے کچھ زیادہ دیدے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: کم نہ دیا جائے، زیادہ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

تعلیمات نبویؐ

سوال: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کن امور کی دعوت دی۔ ان میں سب سے مہتم

بالشان امور کون سے ہیں؟

جواب: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں کی دعوت دی ان میں سب سے مہتم بالشان امور تین ہیں۔

(۱) پہلی چیز تصحیح عقائد (۲) دوسری چیز اعمال کا صحیح طور پر اور سنت کے موافق ان سب کو ادا کرنا۔ (۳) تیسری چیز اعمال میں اخلاص۔ اخلاص واحسان ایسی عظیم چیز ہے کہ علوم واعمال کی ان کے بغیر کوئی حیثیت ہی نہیں۔ اخلاص ایمان واسلام کی صحت کے لیے شرط ہے۔ اخلاص کے بغیر اسلام وایمان دونوں صحیح نہیں ہوتے اور عمل کی قبولیت بھی اسی پر منحصر ہے۔

والدین کی نافرمانی

سوال: والدین کی نافرمانی کتنا بڑا گناہ ہے؟

جواب: حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی (اس طویل حدیث قدسی کا آخری حصہ یہ ہے) اے موسیٰ! ماں باپ کی نافرمانی کا ایک کلمہ بھی تمام زمین کے ذروں سے زیادہ وزنی ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا۔ ماں باپ کا نافرمان کون ہے؟ ارشاد ہوا جو اپنے ماں باپ کو یوں جواب دے ”لا لبیک“ یعنی ماں باپ کسی کام کے لئے اس کو بلائیں تو وہ انکار کردے۔ (ابن عساکر)

نزول عذاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مال غنیمت کو دولت قرار دیا جائے، جب امانت کو مال غنیمت سمجھ کر ہضم کیا جانے لگے اور جب زکوٰۃ کو تاوان سمجھ کر ادا کیا جائے، جب علم کی طلب دین کے لئے نہیں بلکہ محض دنیا طلبی کیلئے ہونے لگے اور جب مرد عورت کی اطاعت شروع کردے، جب بیٹا ماں کی نافرمانی اور اس سے سرکشی کرنے لگے اور جب آدمی اپنے دوست سے زیادہ قریب ہونے لگے مگر باپ سے اتنا ہی دور ہوتا جائے اور مسجدوں میں آوازیں زور سے بلند ہونے لگیں، جب قوم کی سرداری اور سربراہی قوم کے فاسق کرنے لگیں اور جب کسی انسان کی عزت محض اس کے شر سے بچنے کے لئے کی جائے، جب گانے والیاں اور باجے عام ہوجائیں اور جب اعلانیہ شرابوں کا دور چلنے لگے، جب امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں پر طعن وتشنیع کرنے لگیں تو پھر تم انتظار کرو تند وتیز سرخ آندھی کا، زلزلوں کی تباہ کا، ریوں کا زمین میں دھنسنے، صورتوں کے مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش کا، اللہ کی جانب سے پے در پے اس طرح نزول عذاب کا جیسا موتیوں کی لڑی ٹوٹ گئی ہو اور پیہم و مسلسل دانے گر رہے ہوں۔

پڑھیئے نماز

پڑھیئے نماز کیجئے عزت نماز کی
عشقِ خدا دراصل ہے چاہت نماز کی

توشہ ہے آخرت کا یہ ثروت نماز کی
محبوب کردگار ہے رفعت نماز کی

دنیا کا مال و زر ہے فقط عارضی تمام
عقبیٰ میں کام آئے گی دولت نماز کی

دعویٰ ہے تنگ دست نہ ہوگا کوئی کبھی
پڑھ کر نماز دیکھئے برکت نماز کی

محفوظ ہو سکو گے قیامت کی دھوپ سے
سایہ فگن رہے گی جو رحمت نماز کی

روکیں گے گر گناہ ترے راستہ وہاں
جنت میں لے کے جائے گی طاقت نماز کی

ہر قوم نے طریق عبادت بدل لئے
قائم ہے آج بھی وہی عظمت نماز کی

اب وقت ہے نماز کا اختر چلو چلیں
دیتی ہے اذان آپ کو دعوت نماز کی

اختر کاظمی

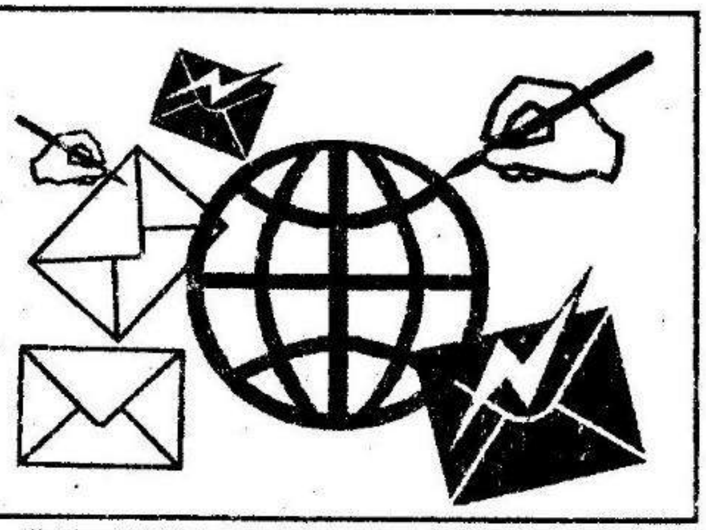

قارئین ہدیٰ کے مراسلات

محکمۂ ڈاک وتار توجہ دے

مکرمی!

قومی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ محکمۂ ڈاک وتار نے ملک کے مشہور مجاہد آزادی حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کے تعلق سے ایک یادگاری ڈاک ٹکٹ کا اجرا کیا ہے، تاہم یہ ٹکٹ ملک کے چھوٹے ڈاک خانے تو دور بڑے بڑے پوسٹ آفسوں میں بھی دستیاب نہیں ہے، ممکن ہے محکمۂ ڈاک نے یہ ٹکٹ محدود تعداد میں چھپوایا ہو، جس پر یہ محاورہ 'اونٹ کے منہ میں زیرہ' صادق آتا ہے۔

میری محکمۂ ڈاک وتار سے اپیل ہے کہ حضرت شیخ الہندؒ پر جاری کردہ ڈاک ٹکٹ کی کثیر تعداد میں اشاعت عمل میں لائے، تاکہ شیخ الہندؒ کے ہر شیدائی کو ٹکٹ ہر جگہ دستیاب ہو۔ توقع ہے محکمۂ ڈاک اولین فرصت میں اس طرف توجہ دے گا۔

ظفر عالم قاسمی

جی پی، او، حیدرآباد، اے پی

عظیم اولیاء اللہ نمبر جلد سولہ

زیر نظر شمارہ 'عظیم اولیاء اللہ نمبر'' ہے، جو مستقل عنوانات کے علاوہ متعدد اولیاء وصالحین کے حالات و واقعات کے ذکر جمیل پر مشتمل ہے۔

مذکورہ نمبر کے مندرجات اور واقعات کو دیکھ کر یہ تأثر پیدا ہوتا ہے کہ غالباً ''ہدیٰ'' کے قارئین کے مسلکی، مکتبی اور فکری تنوع کو سامنے رکھتے ہوئے مدیر نے متعدد ایسی چیزیں بھی شاملِ اشاعت کر لی ہیں جو پورے طور پر پایۂ استناد کو نہیں پہنچتیں، ظاہر ہے کہ مذکورہ نمبر کی حیثیت کسی جامع تحقیقی کتاب کی نہیں ہے، بلکہ اخلاقی واصلاحی نقطۂ نظر سے اولیاء کے تعلق سے احوال و واقعات کو یکجا کیا گیا ہے، اسی لئے کچھ ایسی چیزیں بھی شامل اشاعت ہو گئی ہیں جن سے احتیاط کیا جاتا تو بہتر ہوتا، تاہم بحالت موجودہ بھی یہ کاوش بہت قابل قدر ہے، ناول اور افسانوں پر مشتمل ڈائجسٹوں کے ہجوم میں

دینی واسلامی معلومات پیش کرنے والا رسالہ اس آب وتاب سے نکالتے رہنا یقیناً احمد مصطفیٰ صدیقی راہی صاحب کا لائق ستائش کارنامہ ہے، ہم تحقیقی واستنادی معیار پر خاص توجہ دہانی کے ساتھ موصوف کو اس پیش کش پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مولانا محمد اسجد قاسمی ندوی
مدیر ''دوماہی فکر اسلامی''، البستی (یوپی)

ایمان والے کہاں جائیں گے

محترم مدیر صاحب ہدیٰ اسلامی ڈائجسٹ
ذوالقعدہ وذوالحجہ کے خوبصورت شمارے موصول ہوئے، دوسری تحریروں کے علاوہ حقیقت کے قریب تر تحریر'' ایمان والے کہاں جائیں گے'' بہت پسند آئی۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک مختصر مضمون ارسال ہے۔

والسلام
بنت عمر فاروق

علم وہدایت سے لبریز

مکرمی! ہدیٰ نظر نواز ہوا۔ از اول تا آخر صرف علم وہدایت سے لبریز ہے، اشتہار کا نام بھی نہیں۔ ہدیٰ جیسے بے مثال رسالہ میں اشتہار کا نہ ہونا کسی معجزہ سے کم نہیں۔ جبکہ آج کل اکثر وبیشتر رسالوں کی زندگی اشتہارات پر قائم ہے۔ گویا رسالے نہ ہوئے، اشتہارات کا پلندہ ہو گئے۔ تاہم آپ ہدیٰ کے صفحات پر اشتہارات کو بھی جگہ دیجئے لیکن بہت کم۔ اس سے ان کے صفحات پر بار بھی نہ ہوگا اور پرچہ کی افزائش میں بھی کچھ کچھ مدد ملے گی۔

خلیل احمد، سرگاؤں

خونِ جگر سے لکھی تحریر

محترم ومکرم ایڈیٹر ہدیٰ صاحب!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
ایک پڑھی لکھی خوبصورت سی بھابھی کا سندر سپنا دیکھا تھا۔ مگر جب آنکھ کھلی تو تہیر پر رونا آیا۔ ''ہم بھابھی لائے'' کے عنوان سے یہ دلچسپ روداد لکھ کر بھیج رہی ہوں اسے ادبی اور معیاری وغیر معیاری پیمانوں سے ناپئے گا نہیں کیونکہ یہ خونِ جگر سے لکھی جانے والی حدیث دل ہے۔

اگلے ماہ کی پہلی اشاعت میں ضرور شائع کر دیجئے گا اگر ہو سکے تو وہ الفاظ اور طریقہ بھی بتا دیں جن کے ذریعہ میں آپ کی خدمت میں گزارش کرسکوں کہ آپ میری اس تحریر کو نا قابل اشاعت قرار نہ دیں بلکہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے شائع فرمادیں۔

اللہ آپ کو وہ نعمتیں عطا فرمائے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھی ہوں اور نہ کسی کان نے سنے ہوں۔ آمین۔

فقط والسلام

رقیہ خانم
آر، ایس، رام پور (یو۔پی)

اسم بامسمّیٰ

مکرمی! آپ نے ہدیٰ کی شکل میں جو عظیم تحفہ اس کے قارئین کو پیش کیا ہے اس کی جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ ہدیٰ ایک جامع و مستند کتاب بلکہ Magna Charta ہے۔ تمام کے تمام مضامین پڑھے، پھر دو بارہ، سہ بارہ پڑھے اور انشاء اللہ آئندہ بھی پڑھتا رہوں گا۔ شاید ہی کوئی قاری ایسا ہوگا جس نے اسے ایک ہی مرتبہ پڑھنے پر اکتفا کیا ہو۔ یہ ہدیٰ صرف علم ہی نہیں سکھاتا بلکہ عمل کی بھی ترغیب دیتا ہے اور واقعی ''اسم بامسمّیٰ'' ہے۔ الفاظ دل کا ساتھ نہیں دیتے، سمجھ میں نہیں آتا کہ ہدیٰ کی تعریف میں کون سے لفظ استعمال کروں۔

''کچھ اور چاہئے وسعت مرے بیاں کے لئے''۔

ہدیٰ پر اقبالؒ کا یہ شعر بھی منطبق کیا جاسکتا ہے:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

خدا سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اور ہدیٰ کے متعلقین و ہمدردوں کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

محی الدین ہاشمی، ریسرچ سینٹر ممبئی

قلبی سکون

مکرمی!

اسلام دین فطرت ہے، یعنی اگر انسان قلبی سکون محسوس کرنا چاہتا ہے تو اسی دین فطرت کی وجہ سے ممکن ہو سکتا ہے، آج ہماری زندگی سکون سے خالی نظر آرہی ہے کیوں کہ ہم دین سے بہت دور جا چکے ہیں، اگر ہمارے دل میں دین اسلام کی محبت جاگزیں ہو جائے تو ہمیں زندگی گزارنے کا لطف اور مزہ آنے لگے، آج ہم نے سکون و راحت کو مال و دولت میں تلاش کرنا شروع کر دیا ہے جس کی وجہ سے ہماری روحانی مسرت جاتی رہی، ہمیں قلبی سرور کا احساس ہی نہیں۔ کلام پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: سن لو! دلوں کو سکون اللہ کے ذکر و اذکار ہی سے ہوتا ہے، بہر حال اگر ہم روحانی و قلبی سکون چاہتے ہیں تو ہمیں دین اسلام سے محبت اور اس سے عشق کرنا ہوگا۔ قرآنی رنگ میں رنگ جانا ہوگا، اللہ کے رسولؐ کی ایک ایک سنت کو اپنی زندگی میں نافذ کرنا ہوگا، سارے معاملات قرآن و حدیث کے مطابق انجام دینا ہوں گے، اگر ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر چلے تو ہمیں دنیا و آخرت میں ہر طرح کی خوشی اور مسرت ملے گی۔

ملک عبدالحفیظ
سدھارتھ نگر، یوپی

مہتر کے ذریعہ سفلی عمل

قبلۂ محترم کرم گستر جناب احمد مصطفیٰ صدیقی راہی صاحب!

سلام مسنون وخلوص بے پایاں

میں حمید الدین قادری آپ سے ادباً دست بستہ گزارش کرتا ہوں کہ مہتر کے ذریعہ کرائے گئے کافی پرانے سفلی اور زبردست عمل کے توڑ کے لئے تیر بہدف، سریع التاثیر اور مجرب وظائف اپنی ادارت وسرپرستی میں شائع ہونے والے ماہنامہ ہدیٰ میں شائع فرمائیں اور ساتھ ہی ساتھ ہمارے تمام کاموں میں رکاوٹیں حائل ہیں اس کے لئے بھی کوئی تیر بہدف سریع التاثیر اور پُراثر وظیفہ بعد از مطالعہ مذکورہ بالا شمارہ ہدیٰ ڈائجسٹ میں ضرور شائع فرمائیں اور رب کریم سے اجرِ عظیم پائیں۔ مذکورہ بالا دونوں کٹھن اور سخت ترین مشکلات سے گزرتے گزرتے ہم بہت ذلت ورسوائی کا سامنا کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ہم سخت پریشان ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے لئے ان پریشانیوں سے نجات کا راستہ پیدا کرے۔

فقط

راہی مدینہ طیبہ

اکبر باغ جدید ملک پیٹ حیدرآباد، دکن،
آندھرا پردیش

روشن مستقبل کا جوان

مکرمی!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کو ایک ایسی عمر عطا کی جس میں وہ اپنی خواہشات و جذبات اور تمناؤں کو پورا کر سکتا ہے۔ اپنے ارادوں اور مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتا ہے، وہ عمر جس میں انسان کے اندر طاقت وقوت کارفرماں ہوتی ہے اس کو ہم جوانی کی عمر سے تعبیر کرتے ہیں، جوانی کی بہت سی خصوصیات اور امتیازات ہیں، اس عمر میں انسان مختلف تبدیلیوں سے گزرتا ہے جس کے اثرات اس کی زندگی پر گہرے نقوش چھوڑ جاتے ہیں۔ ا۔ نوجوان خیالوں کی دنیا سے نکل کر حقیقی دنیا میں قدم رکھتا ہے، بچپن کے خیالات اور تصورات کمزور پڑتے ہیں اور حقیقت اس کے سامنے آشکار ہو جاتی ہے۔ ۲۔ اس عمر میں متعدد اور گہری دوستی بنتی ہے، دوست اچھے بھی ہو سکتے ہیں اور برے بھی ہو سکتے ہیں ۳۔ کسی نظریہ، جماعت یا ارادہ کی خود اپنی طرف سے تشکیل کرتا ہے یا کسی تحریک کے ساتھ منسلک ہو جاتا ہے اور اس میں فخر محسوس کرتا ہے، ہو سکتا ہے یہ تحریک اسلامی ہو یا غیر اسلامی، مفید ہو یا مضر، نافع ہو یا غیر نافع، صالح ہو یا غیر صالح الغرض اس کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لئے کسی نہ کسی تحریک اور نظریہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ ۴۔ ہر چیز پر تنقید

کرنے اور تبدیلی لانے کی خواہش انسے حد سے زیادہ رہتی ہے اور کچھ کر دکھانے کا وصف اور جذبہ کارفرما ہوتا ہے، جوانی کی عمر بڑی حساس ہوتی ہے۔ جو اس زندگی میں اپنی تعمیر اور ترقی کرتا ہے وہ اگلی اور آنے والی زندگی میں صالح اور مصلح بن کر زندگی بسر کرتا ہے اور جو انسان اس عمر میں بگڑ جاتا ہے وہ خود اپنے لئے اور اپنے معاشرہ کے لئے، اپنی قوم اور اپنی امت کے لئے نقصان دہ ثابت ہو جاتا ہے، وہ اس زمین پر ایک بوجھ بن جاتا ہے، اسی وجہ سے اس نازک عمر میں سب سے زیادہ توجہ دینے کی اشد ضرورت ہوتی ہے تاکہ ہمارا ہر نوجوان نیک اور صالح، باصلاحیت اور قابل انسان بنے اور اس کی ذات سے ہر کس و ناکس کو خوب فائدے ملے۔ جوانی انسان کی زندگی میں کھلے پھول اور پختہ لدے پھلوں کے مانند ہے، وہ دلوں کی خوشی اور لذات کا سامان ہے اور دنیا کی تعمیر و ترقی اور زندگی کے قافلہ کو آگے بڑھانے کے لئے سن رسیدہ لوگوں کو نگاہوں کا مرکز اور چھوٹوں کی نگاہوں میں زندگی کا مستقبل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سچ فرمایا ہے: کیا ہو گیا ہے تم کو؟ اللہ سے بڑائی کی کیوں نہیں امید نہیں رکھتے اور اس نے تم کو مرحلوں میں پیدا کیا۔

جوانی کی اہمیت کو جاننے کے لئے انسان کو خود اپنی تخلیق پر غور و تدبر کرنا چاہئے، یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو اس کی ماں کے پیٹ میں جنین کی شکل میں پیدا کیا، پھر اس کو دنیا میں دودھ پیتے بچے کی شکل میں بھیجا، پھر وہ بچہ ہوا اور پھر وہ ممیز بنا، پھر نوجوان ہوا، نوجوان ہونے کے بعد انسان کے اندر طاقت و قوت پیدا ہو جاتی ہے، اس کے جذبات ابھرنے لگتے ہیں، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے انسان کی زندگی کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے،

ا۔ بچپن ۲۔ جوانی ۳۔ بڑھاپا۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت جانو۔ اسی طرح انسان کی تخلیق کے تین مرحلے ہوتے ہیں تخلیقی مرحلہ، صفاتی مرحلہ اور نعمتوں والا مرحلہ اور اس میں بھی ایک طرح کی نصیحت ہے کہ ہمیں اپنے مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے، جوانی میں انسان کی عقلی و فکری اور جسمانی و بدنی نشو و نما ہوتی ہے، فارغ اوقات کو استعمال میں لانے کے لئے مقاصد متعین کرنا ہوں گے، مقاصد کی تکمیل کا منصوبہ بنانا ہوگا اور اسی کے ساتھ ساتھ وقت کو خوب منظم کرنا ہوگا، اگر ایسا نہیں کریں گے تو ہم اوقات کا صحیح استعمال نہیں کر پائیں گے اور ہمارا قیمتی سے قیمتی وقت بیکار ضائع ہو جائے گا، حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں پڑے ہوئے

ہیں، صحت اور فراغت۔'' صحیح بخاری۔

فراغت کی بھی دو قسمیں ہیں ایک ایسی فراغت جو عمل صالح سے معمور ہو، اس سے معاشرہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ یہ نافع بھی ہے اور قابل تعریف بھی، اسی کے ذریعے زمین میں سعی وکوشش سے انسان کی عبودیت اور بندگی پایۂ تکمیل تک پہنچتی ہے، انسان کی تخلیق کی یہی حکمت ہے۔ دوسری وہ جو عمل صالح سے خالی ہو اور اس میں صرف گناہ کا کام ہو یہ بہت ہی مضر اور نقصان دہ ہوتی ہے۔ جو انسان جوانی میں کسی چیز کی حفاظت کرتا ہے بڑھاپے میں جوانی انسان کی حفاظت کرتی ہے۔ زندگی عزت کے خیال سے آتی ہے، زندگی زندہ دلی کا نام ہے، ہر موقع پر جرأت اور چستی سے کام لینا چاہئے، مومن کا وجود پر کشش ہونا چاہئے، ان کے اندر توانائی اور قوت ہونی چاہئے، نبی کے ہر عمل کو حتی المقدور اسوہ اور نمونہ بنانا چاہئے، کاش کہ ہم جوانی کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کو نیک اور صالح ومفید کاموں کے استعمال میں صرف کریں۔

ملک عبدالحفیظ

سدھارتھ نگر (یوپی)

جزا وسزا

مکرمی! جزا کب ملتی ہے اور سزا کب؟ اس کی تفصیل میں جاتے ہیں۔ اگر ہم ان چند عالم گیر سچائیوں کو اپنا لیں تو بے شک ہم سزا سے بچ سکتے ہیں اور جزا کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ہمیشہ سچ بولنا جس طرح غازی علم دین شہید نے سچ بولا تھا۔ دیانت داری، رزق حلال، انسانیت کی عزت واحترام، انسان کی تکریم محض اس کے انسان ہونے سے کی جائے نہ کہ رنگ، نسل، خطہ، عہدہ ودولت کی حیثیت سے کی جائے۔ غریب لوگوں کے لئے فلاح و بہبود کے کام کرنا۔ لوگوں کی اصلاح کرنا، یہ عالم گیر سچائیاں ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزادؒ سے کسی نے پوچھا کہ بڑا آدمی کیسے بنا جاتا ہے تو آپ نے فرمایا'' آپ چند عالم گیر سچائیاں اپنالیں بڑے آدمی بن جائیں گے۔''

آپ اختیار ارادہ کی بات کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انسان کو کسی بھی عمل کرنے کا مکمل اختیار ارادہ دیا ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ ہر عمل نتیجہ خیز ہوگا۔ لیکن انسان کے پاس یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی بھی عمل کا ریزلٹ اپنی آرزو یا مرضی کے مطابق حاصل کرے ناممکن، اس کا عمل کے مطابق نتیجہ مرتب ہوگا۔

یہ عام محاورہ ہے کہ ''جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے''، یعنی گندم کاشت کرکے آپ گندم ہی کاٹیں گے نہ کہ چاول۔

اب بات واضح ہوگئی ہے کہ ہر اچھے اور صالح عمل کا نتیجہ حیات دنیا میں خوشگواریوں اور مسرتوں کی صورت میں نکلے گا اور حیات اخروی

میں بھی جنت کی صورت میں آئے گا۔ اور ہر وہ عمل جو اچھے نہ ہوں گے، معاشرے میں بگاڑ پیدا کریں گے ان کا ریزلٹ حیات دنیا میں پریشانیاں، مصیبتوں، ذلت، رسوائی، عذاب، جہاں زندگی کی شیرینیاں چھن جائیں گی کی صورت میں نکلے گا اور حیات اخروی میں جہاں نشو ونما رک جائے گی نہ موت آئے گی اور نہ زندگی ملے گی کی صورت میں نکلے گا۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ غلط کام کرنے والے کو فوراً سزا کیوں نہیں ملتی۔ دراصل غلط عمل اور سزا کا درمیانی عرصہ ایک تو مہلت ہوسکتی ہے کہ انسان بہتری کی طرف لوٹ آئے اور دوسرا جس طرح پانی جب اُبلنے کے لئے رکھا جاتا ہے تو وہ فوراً نہیں اُبلتا بلکہ بتدریج اس کا درجۂ حرارت بڑھتا ہے اور مقررہ درجۂ حرارت پر ہی اُبلنا شروع کرتا ہے۔

اب ہم انسان کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو مختلف زمانوں میں مختلف وحی خداوندی کے ساتھ پیغمبر آئے جو لوگوں کو غلط روش اور زندگی کے بُرے نتائج سے آگاہ کرتے تھے اور یہ بتاتے تھے کہ غلط روش کو چھوڑ کر صحیح روش کی طرف آجاؤ ورنہ تم پر عذاب آجائے گا لیکن مشرکین اپنی غلط روش سے باز نہ آئے تو پھر دیکھا فرعون کس طرح غرق ہوا اور قوم نوحؑ کس طرح غرق ہوئی اور پیغمبر اور ان کے ساتھیوں کو کس طرح اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا اور اب ہم پر بھی یہ مہنگائی، لوڈ شیڈنگ، خودکش حملوں، نشو ونما کے سامان کی قلت جو پیدا ہوئی ہے یہ کسی عذاب سے کم نہیں ہے۔ ہمیں کہیں رک کر یہ سوچنا چاہئے کہ ہم سے کہاں غلطی ہو رہی ہے کہ ہم اتنے مسائل میں گھرے ہوئے ہیں کیونکہ اللہ کے قوانین اقدار میں کہیں غلطی نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ یہ بھی کہتا ہے کہ میں انسانوں کی خواہشات کے مطابق فیصلے نہیں کرتا بلکہ ان کے عملوں کے مطابق فیصلے کرتا ہوں۔

علامہ اقبالؒ نے کہا ہے:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

احمد فراز صاحب کا شعر ہے:

شکوہ ظلمت شب سے کہیں بہتر تھا
کہ ہم اپنے حصے کی شمع جلاتے جاتے

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے عمل کرنے کی توفیق دے کہ ہم اس کی سزا سے محفوظ رہیں اور جزا کے مستحق ہوں۔ آمین!

محمد ارشد اقبال

تحریک اصلاح معاشرہ

واجب التکریم حضرت مدیر صاحب:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مزاج بخیر! رب کریم آپ حضرات کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نواز دے۔ اللہ تعالیٰ راقم کو اس سلسلہ میں قبول فرمالیں، ہم نے یہاں معروف علماء کرام کے زیر

اللہ کے غلام

حضرت عثمان غنیؓ کے غلام سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان غنیؓ کے پیچھے سوار تھا کہ بیت المال کے مویشی خانے کے قریب پہنچے۔ اس دن بڑی شدید گرمی تھی اور بہت گرم ہوائیں چل رہی تھیں۔ ہم نے اچانک ایک شخص کو دیکھا جو تہبند باندھے ہوئے اور ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا۔

وہ اپنا سر اس چادر میں چھپائے ہوئے تھا اور اونٹ کو ہانکتا لا رہا تھا۔ اس نے اونٹ کو مویشی خانے میں داخل کیا حضرت عثمانؓ نے کہا "یہ کون ہے؟" ہم چل کر جب مویشی خانے کے قریب آئے تو "یہ عمر بن خطابؓ" تھے۔

"یہ کام کسی غلام سے لیا ہوتا۔" حضرت عثمانؓ نے عرض کیا۔

حضرت عمرؓ نے جواب دیا۔ "مجھ سے زیادہ اللہ کا غلام کون ہے؟"

مرسلہ: مسز نگہت غفار

سرپرستی "تحریک اصلاحِ معاشرہ" کی داغ بیل ڈالی ہے۔

ہماری تحریک کے مقاصد میں جہاں معاشرہ کی اور بہت ساری برائیوں کو ختم کرنا شامل ہے وہیں اہم ٹارگیٹ دو ہیں، وہ ہیں امت کو شادی اور غمی کی رسومات سے بچانا جس پر امت کے لاکھوں، کروڑوں روپے برباد ہو رہے ہیں اور ایسے لوگ (خسر الدنیا والآخرۃ) کا مصداق بنتے جارہے ہیں (اعاذنا اللہ منہ)۔ ہمارے پاس تشہیر کا کوئی اور ذریعہ ہے نہیں کہ جس سے امت کے افرادِ کثیر کو پیغام حق پہنچا سکیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو چونکہ یہ ذریعہ عنایت فرمایا ہے اس لئے میں نے یہ چند سطور پر مشتمل کاوش آپ کے ہاں بھجوائی ہے جسے اگر شائع کیا گیا تو رب کریم سے امیدوار ہوں کہ بہتوں کو نفع پہنچے گا (انشاء اللہ) بندہ پنے طور پر جمعہ کو مختلف مساجد میں جا کر امت کو ان رسومات سے کنارہ کش ہونے کی دعوت دے رہا ہے، دعا فرمائیں کہ خالقِ کائنات جب تک کام لے دل میں اخلاص کی دولت سے بھی نوازے رکھے۔ کہانی لکھنا بندہ کا مشغلہ نہیں اس لئے بہت ممکن ہے کہ بندہ نے بہت جگہ ٹھوکر کھائی ہو آپ خود ہی اصلاح فرما کر اشاعت کے قابل بنا دیں اور پھر شائع فرما کر اصلاحِ معاشرہ میں مزید معاونت فرمائیں۔ تحریک کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اس سلسلے میں چند ہدایات سے بھی نواز دیں تو بہتر ہوگا۔

آپ سے شفقت کی امید کرتا ہوں۔

والسلام.....آپ کا بھائی

محمد نصر اللہ غفرلہٗ

❄◆❄

اخبار ملت

اکبرآبادی مسجد معاملہ

نئی دہلی: سپریم کورٹ کے چیف جسٹس التمش کبیر کی قیادت والی سہ رکنی آئینی بنچ نے آج مسجد اکبرآبادی سے متعلق پٹیشن پر سماعت کے دوران اوم جی سائیں بابا اور جن جاگرن منچ کی درخواستوں کو خارج کر دیا جبکہ ممبر اسمبلی شعیب اقبال کی سیکورٹی واپس لیے جانے پر جواب طلب کیا ہے۔ اس کے علاوہ سبھاش پارک میں اکبرآبادی مسجد کے مقام پر اسٹے برقرار رکھا ہے۔ اس معاملے کی آئندہ سماعت اب 5 دسمبر کو ہوگی۔ چیف جسٹس التمش کبیر کی عدالت میں آج صبح تقریباً 45 منٹ تک اس معاملے کی سماعت ہوئی۔ عدالت نے اوم جی سائیں بابا کی اس درخواست کو خارج کر دیا کہ وہ عدالت میں اپنی طرف سے خود جرح کریں گے۔ واضح ہو کہ گزشتہ سماعت کے دوران عدالت نے انہیں سرکار کی جانب سے وکیل مہیا کرانے کی پیش کش کی تھی لیکن انہوں نے اس پیش کش کو نہیں مانا، جس کے بعد عدالت نے ان کی درخواست کو خارج کر دیا۔ عدالت نے ان کی اس گزارش کو بھی رد کر دیا کہ اس کیس کی سماعت کسی اور عدالت میں منتقل کر دی جائے۔ اس پر اوم جی سائیں بابا نے حسب عادت ہنگامہ کرنے کی کوشش کی تو عدالت کے حکم پر انہیں باہر کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ عدالت نے ایک ہندو تنظیم جن جاگرن منچ کی جانب سے اس کیس میں پارٹی بننے کی درخواست کو بھی خارج کر دیا۔

شعیب اقبال کے وکیل ایم ایم کشیپ اور چندر شیکھر کے مطابق عدالت نے شعیب اقبال کی سیکورٹی اچانک واپس لیے جانے کی درخواست پر سنجیدگی سے غور کرتے ہوئے اس معاملے میں دہلی سرکار سے جواب طلب کیا ہے کہ شعیب اقبال کی سیکورٹی کیوں واپس لی گئی اور ان کی سیکورٹی کو کیوں نہ بحال کر دیا جائے۔ اس پر ایڈیشنل سالیسٹر جنرل سدھارتھ لوتھرا نے عدالت سے کہا کہ آئندہ سماعت پر اس سلسلے میں مکمل تفصیلات عدالت کے سامنے پیش کر دی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے کو دہلی سرکار کی اس کمیٹی کے سامنے بھی رکھا جائے گا جو سیکورٹی فراہم کرانے کا فیصلہ کرتی ہے۔ مسٹر لوتھرا نے کہا کہ اگر درمیان میں ضرورت پیش آتی ہے تو شعیب اقبال کو سیکورٹی مہیا کرائی جائے گی۔ اس سلسلے میں شعیب اقبال کے وکلاء نے ایک درخواست پیش کر کے عدالت کو

بتایا کہ دہلی پولیس کی جانب سے ان پر یہ دباؤ بنایا جا رہا تھا کہ وہ سبھاش پارک میں مسجد اکبر آبادی کے مقام پر ہوئی تعمیر کو خود اپنے ہاتھوں سے توڑ دیں لیکن شعیب اقبال کے انکار کر دینے پر اچانک ان کی سیکورٹی واپس لے لی گئی، جبکہ شعیب اقبال کو 2004 سے سیکورٹی ملی ہوئی ہے جب وہ دہلی اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر تھے۔ اس وقت بھی وہ عوام کے منتخب ایم ایل ہیں۔

عدالت نے ایڈوکیٹ امن لیکھی سے سوال کیا کہ کیا آپ نے حلف نامہ داخل کر دیا تو انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ اسی دوران جن جاگرن منچ کے وکیل اور کچھ دیگر وکیلوں کے درمیان تکرار کا ماحول بنا تو عدالت نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر وکلاء کی چپقلش یونہی جاری رہی تو وہ اس معاملے کو ایک سال کے لیے ٹال دیں گے۔ اس کے بعد عدالت نے حکم دیا کہ سبھاش پارک میں صورتحال جوں کی توں برقرار رہے گی۔ اس سے قبل عدالت کی اجازت سے شعیب اقبال نے تمام ثبوت عدالت میں پیش کر دیئے۔

سعودی شہری کو مطلقہ کو 24 ملین ریال دینے کا حکم

لندن (ایجنسیاں)

سعودی عرب کے ایک شہری کو بیوی کو طلاق دینا اتنا مہنگا پڑا کہ اسے عدالت سے مدد مانگنی پڑی۔ برطانوی ہائی کورٹ نے ایک سعودی خاتون کی درخواست پر اس کے سابق شوہر کو 24 ملین ریال فوری طور پر اور 9 لاکھ ریال سالانہ تاحیات ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اخبار الحیا کے سعودی ایڈیشن نے طلاق اور عدالت کے اس انوکھے فیصلے کی اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ لندن ہائی کورٹ کی خاتون جج بارون نے مطلقہ خاتون کی درخواست پر فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ شوہر کو اپنی آمدنی کے مطابق اپنی اہلیہ اور پورے خاندان کو خوشحال رکھنا چاہیے اور اہلیہ کو شوہر کی دولت سے خوشحال زندگی گزارنے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔ اسی اصول کے تحت مطلقہ خاتون کو بھی اپنے شوہر کی دولت سے استفادے کا حق تھا۔ رپورٹ کے مطابق مطلقہ کے وکیل نے بتایا کہ اس کی موکلہ لندن میں ایک مہنگے فلیٹ میں تنہائی کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ خاتون نے عدالت سے استدعا کی کہ اسے اپنے سابق شوہر سے 42 ملین ریال دلوائے جائیں۔ رپورٹ کے مطابق 48 سالہ شوہر نے اپنے وکیل کے ذریعے عدالتی فیصلے پر عمل میں کہا ہے کہ عدالت اسے سابق اہلیہ کو اتنی خطیر رقم خرچ کرنے پر مجبور نہ کرے، کیونکہ وہ اپنی مطلقہ کو پہلے ہی لندن میں 15 ملین ریال کا فلیٹ، اخراجات کے لیے ماہانہ 60 ہزار ریال اور دیگر اخراجات کے لیے 9 ملین ریال کی رقم ادا کر چکا ہے۔

ابوالہول کا مجسمہ منہدم کرنے کا مطالبہ

قاہرہ (اے ایف پی)

مصر کی دعوت سلفی جہاد تنظیم کے رہنما مرجان سالم الجوھری نے نجی ٹی وی 'ڈریم' سے بات کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ملک میں ابوالھول کے مجسمے سمیت اہرام مصر کو منہدم کر دیا جائے۔ الشیخ الجوہری کا کہنا تھا، مصری مسلمانوں شرعی لحاظ سے ملک کے طول وعرض میں بت شکنی کے پابند ہیں۔ اس لیے فوری طور پر ابوالھول اور اہرام مصر کو مسمار کیا جائے کیونکہ اللہ کے سوا بتوں کی عبادت گناہ عظیم ہے۔ ڈریم ٹی وی کے پروگرام میں شریک صحافی نبیل شرف الدین نے سلفی رہنما کے اس نقطۂ نظر کی ایک تاریخی حوالے سے تردید کرتے ہوئے بتایا کہ فاتح مصر صحابی عمرو بن العاصؓ جب مصر میں داخل ہوئے تو انھوں نے بت شکنی نہیں کی کیونکہ یہ معاملہ عبادت سے متعلق تھا۔ اس وقت بتوں کی پوجا نہیں ہوتی۔ یہ انسانی میراث ہے جو تمام مصریوں کی اجتماعی پراپرٹی کا درجہ رکھتی ہے۔ ہم کسی کو اس تاریخی میراث کو تہہ و بالا کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ پروگرام کے دوران ٹیلی فون پر اپنے تبصرے میں تیونس کی تحریک نہضۃ اسلامی کے نائب صدر الشیخ عبدالفتاح مورو نے الشیخ الجوہری کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ ایسا کرنے والے کون ہوتے ہیں۔ کیا سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصر میں داخلے پر بت توڑے؟، الشیخ مورو نے کہا کہ نبی آخر الزماں نے اپنے دور میں بت شکنی کا فریضہ اس لیے سرانجام دیا کہ لوگ ان کی عبادت کرتے تھے، تاہم ابوالھول اور اہرام مصر میں اب ایسا کچھ نہیں ہوتا۔

شاتم رسول فلم ساز کو ایک سال کی سزا

لاس اینجلس (ایجنسیاں)

امریکہ میں ایک عدالت نے مبینہ طور پر اسلام مخالف فلم بنانے والے شخص نیکولا بیسیلی کو اپنی رہائی کی شرائط کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں ایک سال قید کی سزا سنائی ہے۔ یاد رہے کہ پیغمبر اسلامؐ پر بنائی گئی متنازع فلم کے خلاف اسلامی ممالک میں پرتشدد مظاہروں کے دوران جان و مال کا نقصان ہوا تھا۔ کیلیفورنیا کی ایک عدالت نے نیکولا بیسیلی کو اپنی مشروط رہائی کے 4 شرائط کی خلاف ورزی کرنے کے اعتراف کے بعد ایک سال کی سزا سنائی۔ ان کو سنائی گئی سزا کا تعلق اسلام مخالف فلم انوسینس آف مسلم سے نہیں ہے بلکہ ان پر 2010 میں بنے ایک فراڈ کیس سے ہے۔ یاد رہے کہ اسلام مخالف فلم کے خلاف مظاہروں میں مشرق وسطیٰ میں درجنوں افراد ہلاک ہوئے۔ سزا سناتے

ہوئے جج کرسٹینا سنائلڈر نے کہا کہ نیکو لا کو 12 مہینے جیل میں گزارنے ہوں گے اور رہائی کے بعد 4 سال تک ان کی نگرانی کی جائے گی۔ استغاثہ کے وکلاء نے عدالت سے دوسال کی سزا مطالبہ کیا تھا۔ نیکو لا مختلف جعلی ناموں پر بینک اکاؤنٹ کھولنے جیسے فراڈ میں بھی ملوث رہے اور انھیں ان جرائم پر 2010 میں سزا بھی ہوئی۔ امریکی اخبار لاس انجلس ٹائمز کے مطابق نیکو لا نے جیل میں قرآن کا مطالعہ کیا اور اسلام پر تنقید کرنے کے طریقے ڈھونڈنے۔

شہزادہ محمد نائف سعودی وزیر داخلہ مقرر

ریاض (ایجنسیاں)

سعودی عرب کے شاہ عبداللہ نے شہزادہ محمد بن نائف بن عبدالعزیز کو ملک کا نیا وزیر داخلہ مقرر کیا ہے۔ 50 سالہ شہزادہ محمد کو ان کے چچا شہزادہ احمد بن عبدالعزیز کی جگہ پر مقرر کیا گیا ہے۔ شاہ عبداللہ کے فرمان کے مطابق شہزادہ احمد کو الٰہی کی درخواست پر اس عہدہ سے ہٹایا جا رہا ہے۔ شہزادہ محمد وزارت داخلہ میں کئی سالوں سے انسداد دہشت گردی کے محکمہ میں فرائض انجام دے رہے تھے۔ 2011 کے حملوں کے بعد شہزادہ محمد نے اسلامی شدت پسندی کے خلاف کارروائی کی اور ان کارروائیوں کی مغربی ممالک میں ستائش کی جاتی ہے۔ 2009 میں شہزادہ محمد کو خودکش حملے میں ہدف بنایا گیا تھا۔ شہزادہ محمد نے 13 سال اپنے والد ولی عہد شہزادہ نائف کے ساتھ اسسٹنٹ وزیر کے طور پر کام کیا۔ ولی عہد نائف 37 سال تک وزیر داخلہ رہے۔ ولی عہد نائف کی موت کے بعد شہزادہ محمد کو نائب وزیر کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ سعودی تجزیہ نگار جمال خشوگی کا کہنا ہے میرے خیال میں شہزادہ محمد شہزادوں کی دوسری نسل سے ہیں، جو اصلاحات کے حق میں ہیں۔ شہزادہ محمد ہر ایک کو اپنی حمایت کا یقین دلانے میں بہت کامیاب ہیں۔

نہتے مسلمانوں کے قتل عام پر بین الاقوامی برادری کی خاموشی

تہران (ایجنسیاں)

اسلامی جمہوریہ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ ایران، میانمار میں مسلمانوں کے قتل عام پر خاموش نہیں بیٹھے گا۔ ایرانی ذرائع ابلاغ کی رپورٹ کے مطابق اسلامی جمہوریہ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان رامین مہمان پرست نے میانمار میں نہتے مسلمانوں کے قتل عام پر بین الاقوامی برادری کی خاموشی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ میانمار میں جاری نسل کشی سے

مظلوم مسلمان متاثر ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایران ان جرائم کو رکوانے کی خاطر میانمار کے حکام سے رابطوں کا سلسلہ جاری رکھے گا۔ رامین مہمان پرست نے مزید کہا کہ مغربی طاقتیں خطے میں فرقہ واریت اور مذہبی فسادات کروانے کی کوششوں میں لگی ہوئی ہیں اور یہ حکام اور مذہبی رہنماؤں کی ذمہ داری ہے کہ ان سازشوں کی بات ہوشیار رہ کر انہیں ناکام بنائیں۔ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے خطے کے تمام ممالک کو مشورہ دیا کہ آپسی تعاون سے خطہ اور ایشیائی ممالک میں امن واستحکام قائم کریں۔ انہوں نے اسلامی ممالک سے بھی مطالبہ کیا کہ مختلف ممالک بالخصوص میانمار میں مسلمانوں کی صورتحال میں بہتری کے لئے جدوجہد کریں۔

سیل فون سے حمل کے دوران بچوں پر منفی اثر

لندن (پی ٹی آئی)

سیل فون کے استعمال کرنے والی حاملہ خواتین کو متنبہ ہو جانا چاہئے۔ ایک سروے میں پایا گیا ہے کہ دوران حمل سیل فون سے نکلنے والے ریڈی ایشن بچہ کی ذہنی تشکیل اور فروغ پر برا اثر ڈال سکتے ہیں اور اس کا نتیجہ اس کی ذہانت پر پڑ سکتا ہے۔ ییل اسکول آف میڈیسن کے ریسرچ اسکالر ڈاکٹر ہگ ٹیلر نے اس مطالعہ کو ایک مضمون میں پیش کیا ہے۔ یہ مطالعہ دوران حمل سیل فون سے نکلنے والے ریڈی ایشن کا اثر جاننے کے لئے کیا گیا ہے۔ ٹیلر نے کہا' ہمارے پاس پنجروں میں حاملہ چوہے تھے اور ہم نے پنجرے کے اوپر سیل فون رکھ دیا۔ آدھے پنجروں میں سیل فون متحرک تھا جب کہ آدھے پنجروں پر سیل فون بند کر کے رکھا گیا تھا تا کہ اس سے کوئی سگنل نہ نکلے۔ ڈیلی میل کی خبر کے مطابق ریسرچ اسکالروں نے ان چوہوں کے ذریعہ دیئے گئے بچوں کی پیدائش کے بعد ان کے بڑے ہونے تک انتظار کیا۔ اس کے بعد ان چوہوں کے عادات واطوار کو جانچا گیا۔ ٹیلر نے کہا کہ سیل فون کے ریڈی ایشن کے رابطے میں آئے چوہے زیادہ متحرک تھے۔ ان کی یادداشت کچھ کم تھی۔ یہ چوہے دیواروں پر اچھل کود کر رہے تھے اور بے پرواہ نہیں تھے' ٹیلر نے آگے کہا کہ 'یہ مطالعہ سیل فون کے ریڈی ایشن کا اثر حمل پر پڑنے کی ایک زندہ مثال ہے'۔ انہوں نے مریضوں کو آلات کے ساتھ تھوڑا حساس رہنے اور حاملہ خواتین کو اپنے جسم سے فون کو دور رکھنے کا مشورہ دیا۔ اقوام متحدہ ٹیلی کام ایجنسی کے ذریعے شائع حالیہ اعداد و شمار کے مطابق دنیا میں جتنے لوگ ہیں اتنے ہی سیل فون بھی ہیں۔

ھدیٰ اسلامی ڈائجسٹ کے

عظیم اولیائے اللہ نمبرز

بغداد سے لے کر ھندوستان کے گوشہ گوشہ تک

اردو کی تاریخ میں اپنی مثال آپ

پہلا حصہ ہدیہ تیس روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
دوسرا حصہ ہدیہ تیس روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
تیسرا حصہ ہدیہ تیس روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
چوتھا حصہ ہدیہ چالیس روپے (اسٹاک میں موجود نہیں)
پانچواں حصہ ہدیہ ساٹھ روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
چھٹا حصہ ہدیہ پچاس روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
ساتواں حصہ ہدیہ پچاس روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
آٹھواں حصہ ہدیہ پچاس روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
نواں حصہ ہدیہ ساٹھ روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
دسواں حصہ ہدیہ ساٹھ روپے (اسٹاک میں موجود نہیں)
گیارہواں حصہ ہدیہ ساٹھ روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
بارہواں حصہ ہدیہ ساٹھ روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
تیرہواں حصہ ہدیہ ساٹھ روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
چودھواں حصہ ہدیہ ساٹھ روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
پندرھواں حصہ ہدیہ پچھتر روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)
سولھواں حصہ ہدیہ سو روپے (محصول ڈاک چالیس روپے)

نوٹ: مکمل سیٹ یعنی سولہ حصوں کا ہدیہ -/875 روپے محصول ڈاک علاوہ
مکمل سیٹ کا بذریعہ رجسٹری ڈاک خرچ -/370 روپے ہے۔

صدیقی طباعت گھر

J-16، گراؤنڈ فلور، ابوالفضل انکلیو، پارٹ-4، جامعہ نگر، اوکھلا، نئی دہلی - 110025

ھدیٰ اسلامی ڈائجسٹ کی خصوصی اشاعتیں دستیاب ہیں

معجزات و کرامات نمبر ہدیہ -/60 روپے انبیاء ... سے وابستہ معجزات	**عہد ... اسلام نمبر** اسلام کی روشن تاریخ ... افروز اور روح پرور واقعات کی تفصیلات ... ہدیہ -/60 روپے

شیخ عبد القادر جیلانی نمبر	**انبیائے کرام نمبر** ہدیہ -/70 روپے حضرت آدم سے نبی آخرالزماں تک	**ازواج مطہرات نمبر** ہدیہ -/50 روپے اہل ایمان ... امہات المومنین کی ایمان افروز داستانیں
لبیک اللھم لبیک نمبر	**فہم قرآن نمبر** ہدیہ -/60 روپے غارحرا سے نزول قرآن تک	**عظیم قصص القرآن نمبر** ہدیہ -/60 روپے ... قصوں کا مجموعہ
وظائف درود و سلام نمبر ہدیہ ... روپے ... وظائف	**حقوق العباد نمبر** ہدیہ -/100 روپے ابوالبشر سے سلسلہ نبوت تک والدین	**ملائکہ نمبر** ہدیہ -/50 روپے فرشتوں ... میں معلومات سے بھرپور
عظیم جنت الفردوس نمبر ہدیہ ... روپے ... نظارے	**احوال قبور نمبر** ہدیہ -/60 روپے فکر عقبیٰ کے اسباق آغاز موت سے قبر تک	**دیدار نبی نمبر** ہدیہ -/50 روپے ... ملاقات کے ہزاروں پاکیزہ واقعات
اصحاب رسول نمبر ہدیہ -/60 روپے ان ہستیوں کی کہانی جنہوں نے رحمۃ للعالمین کے سائے میں زندگی بسر کی	**امام اعظم نمبر** ہدیہ -/50 روپے جس میں امام اعظمؒ کے بیشمار حالات و اوصاف تفصیلات کے ساتھ یکجا درج کئے گئے ہیں۔	**دین اور فہم دین نمبر** ہدیہ -/50 روپے دینی ... عبادات کے بنیادی مسائل ... حدیث کی روشنی میں
فہم حدیث نمبر ہدیہ -/60 روپے ارشادگرامی ﷺ کا ایک ایک لفظ جوظاہری و باطنی زندگیوں کی ... فلاح کا باعث ہے	**اعمال روحانی اور دعا نمبر** ہدیہ -/60 روپے حیرت انگیز قرآنی اعمال روحانی دعائیں	**محبوب سبحانی شہباز آسمانی نمبر** ہدیہ -/50 روپے ... تصوف اور حقانیت کی ... کے حالات وکرامات
فہم سیرت رسول نمبر ہدیہ -/60 روپے سیرت پاک ... پیدائش سے وفات تک	**نورانی حکایات نمبر** ہدیہ -/60 روپے سبق آموز اور حیرت انگیز واقعات زندگی	**عجائبات اسماء ربانی و اسرار آیات قرآنی نمبر** ہدیہ -/60 روپے

بذریعہ ڈاک منگوانے والوں کے لئے ہر خصوصی نمبر کیلئے محصول ڈاک چالیس (۴۰) روپے ہدیہ کے علاوہ ہے۔

صدیقی طباعت گھر:

J-16 گراؤنڈ فلور، ابوالفضل انکلیو، پارٹ-4، جامعہ نگر، اوکھلا، نئی دہلی-110025

WWW.HUDATAHA.COM

HUDA ISLAMIC DIGEST

R.N.I. No. 16261/68. Regd. No. DL-(S) 01/3124/2012-14

2,3 EVERY MONTH (ADVANCE)

Vol. 45 Jan. 2013 Issue No. 536

Published on 1st of Every month

کیا آپ ''ہدیٰ'' کا مطالعہ کرتے ہیں؟

جواب ہاں میں ہے تو پھر غیر جانب داری سے بتائیں!

○ آپ ہر ماہ اسے کیسا پاتے ہیں؟ ○ کیا آپ کے خیال میں یہ رسالہ آپ کے بہن بھائیوں، دوستوں اور عزیزوں کو پڑھنا چاہیے؟ ○ اگر پڑھنا چاہیئے تو پھر آپ اُنہیں ''ہدیٰ اسلامی ڈائجسٹ'' تحفے میں کیوں نہیں دیتے؟ ○ کیا آپ کی طرف سے یہ اُن کے لئے ایک دینی اور اچھا تحفہ ثابت نہیں ہوگا؟ ○ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اِس تحفہ کا اجر آپ کو قیامت تک ملتا رہے تو آپ اُن کو اس دینی اور تبلیغی تحفہ سے متعارف کیوں نہیں کراتے؟ ○ کیا آپ نہیں چاہتے؟ آپ کے بہن بھائی، دوست احباب اور رشتے دار معیاری دینی ادب پڑھیں۔ ایسا تبلیغی اور دینی ادب جو آپ کو کچھ نہ کچھ دے جائے۔

یقیناً آپ اس بات کو پسند کریں گے۔

تب پھر آج سے یہ کام شروع کردیں۔

آپ ''ھدیٰ'' کا ساتھ دیں ''ھدیٰ'' آپ کا ساتھ دے گا